www.nafseislam.com

۷۸۶

علمائے حرمین محترمین کا ایک مبارک فتویٰ جس میں اللہ و رسول جلّ وعلا وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے ماننے والوں کو ان کا سچّا ایمان دکھایا اور اللہ و رسول کی شان میں گستاخی کرنے والوں پر حجّتِ الٰہیہ تمام کردی

یعنی

حُسام الحرمین علیٰ مَنحر الکفر والمَین

۱۳۲۴ھ

مع ترجمہ اردو

مُبین احکام وتصدیقات اعلام

۱۳۲۵ھ

خوشی وشادمانی اسے کہ سُنے اور مانے۔ اور حسرت وپشیمانی اسے کہ نہ سُنے یا سُن کر حق نہ پہچانے۔

بفیضِ حضور مفتیٔ اعظم حضرت علّامہ شاہ محمد مصطفےٰ رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

باہتمام

نُوری دار الافتا۔ مانا پار بہریا حسین آباد گرنٹ ضلع بلرامپور۔یوپی ۲۷۱۶۰۴

ناشر:۔ رضا اکیڈمی ۵۲ ڈونٹاڈ اسٹریٹ، ممبئی۔ ۹

سن اشاعت ہذا ـــــ محرم الحرام ۱۴۳۰ھ
جنوری ۲۰۰۹ء

قیمت ۱۰۰ روپے
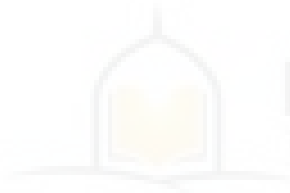
نسخۂ تازہ

از نوری دار الافتاء

سنہ ۱۴۳۰ھ
۲۰۰۹ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ المختار وعلی الہ واصحابہ الاطہار ۔

" حُسَامُ الْحَرَمَیْنِ عَلٰی مَنْحَرِ الْکُفْرِ وَالْمَیْنِ " جسے خود امام اہل سنّت قدس سرہٗ نے ترتیب دیا کہ " خلاصہ فوائد فتوے " میں فرماتے ہیں

" ایک بندۂ خدا یہاں بین الحرمین بھی تصدیقات فتویٰ کی تلخیص و ترتیب میں مصروف "

اس کی زیر نظر طباعت کو حتی الامکان اعلیٰ صحت کے ساتھ اور اصلی صورت میں پیش کرنے کی خاطر بالخصوص یہ نسخے سامنے رکھے گئے (۱) " طبع مطبع اہل سنت وجماعت بریلی جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ " کہ قدیم تر نسخہ ہے۔ (۲) طبع حزب الاحناف لاہور (۳) باہتمام رضوی کتب خانہ بریلی مطبوعہ بدایوں ۱۳۷۱ھ (۴) باہتمام رضوی کتب خانہ بریلی مطبوعہ کانپور ۱۳۸۷ھ ۔

حواشی سب لائے گئے جن پر کوئی نام تحریر نہ تھا وہ بھی اور جن پر " مصحح " یا " مترجم " تحریر تھا وہ بھی ۔

جدید حواشی جو لکھے گئے ان میں وسطی وطرفی رموز یہ ہیں

ن نوری دار الافتاء

ق القاموس المحیط

ت تاج العروس

ص صراح

م المعجم الوسیط

سہولت کی خاطر بیشتر مقامات پر اعراب لگا دیئے گئے ۔ تقریظ ۳۱ صـ ۱۰۲ میں ہے تحرق بھا طوائف

الطغیان فیحوروا رمم۔ تحرق دعا کے حکم میں ہو تو " فیحوروا " بتقدیر اِن مجزوم ہے یعنی اِن تُحرَقُوا فیحوروا
رِمَم۔ اس وقت یحوروا فعل ناقص ہوگا اور یہ رِمَم رِمَّۃ کی جمع، جس کا معنیٰ ہے بوسیدہ ہڈی۔ رہا فاء۔
توجزا جب مضارع ہو تو شرط خواہ کچھ ہو جزا میں فاء لانا نہ لانا دونوں جائز ہے۔ شرح جامی ص۳۰۶ میں اس پر
یہ آیات کریمہ تلاوت فرمائیں

اِن یَّکُن مِّنکُم اَلفٌ یَّغلِبُوا اَلفَینِ (پ۱۰ ع۵)	اگر تم میں کے ہزار ہوں تو دو ہزار پر غالب ہوں گے۔
وَمَن عَادَ فَیَنتَقِمُ اللّٰہُ مِنہُ (پ۷ ع۳)	اور جو اب کرے گا اللہ اس سے بدلا لے گا۔

رہا یہ کہ اس صورت میں رِمَماً الف کے ساتھ چاہئے؟ ہاں چاہئے مگر رعایت سجع کے لیے
بغیر الف کے ہے جیسا کہ تقریظِ ثانی عشر[12] میں اَلاَعصَار کی رعایت سے "حماۃً و انصار" بغیر الف کے ہے۔
اور تقریظ سابع عشر[17] میں بَدرًا کی رعایت سے الغُرّا کا ہمزہ ساقط ہوا ہے۔

یا

فاء عاطفہ ہے یحور، تحرق پر معطوف ہے اور یحور کی ضمیر فاعل کا مرجع طوائف ہے بتاویل کل واحد
یا مجموع بحیثیت مجموع جیسا کہ البشیر الکامل ص۲۰ میں الجواب والجزاء وھو لا یتحقق کے تحت ہے کہ
"یہ بھی احتمال ہے کہ ضمیر ھو کا مرجع الجواب والجزاء بتاویل کل واحد یا بتاویل المجموع من حیث المجموع ہو"۔
اور وارَمَم فعل ماضی بمعنی بوسیدہ ہونا بتقدیر قد فاعل سے حال ہے۔ اور فک ادغام رعایت سجع کی خاطر ہے
اس صورت میں یحور بمعنی یرجع ہے۔ ترجمہ سے یہی صورت سمجھ میں آتی ہے۔

اور ایک صورت ہے

اَرمَم کا یحور پر عطف۔ اور عطف ماضی بر مضارع سے اس کا بمعنی مضارع ہو جانا۔ مگر اس صورت میں
یحور "ہلاک ہو جائیں" کے معنیٰ میں ہوگا اور یہ معنیٰ فعل میں نہیں ملتا۔ البتہ حَور بمعنی "ہلاک" لغت میں ہے۔
بجنوری وادیبی اذہان کی طغیانی تابشہائے حسام الحرمین کی دید کے لیے مطالبہ کُنّاں تھی لہذا
" تابشِ شمشیرِ حرمین " کی تمہید ضروری خیال ہوئی واللہ تعالیٰ ھو المستعان بجاہ حبیبہ سید الانس والجان صلی اللہ
تعالیٰ وسلم علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وحزبہ وابنہ اجمعین والحمد للہ رب العٰلمین۔ چہار شنبہ ۹؍ محرم الحرام ۱۴۳۰ھ / ۷؍۱؍۲۰۰۹ء

کلمۂ تحسین

حضرت علامہ مولینا مفتی شاہ محمد کوثر حسن صاحب قبلہ قادری رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

نحمدہٗ ونصلّی ونسلّم علیٰ رسولہ المختار وعلیٰ آلہ واصحابہ الاطہار۔

علمائے حرمین محترمین نے جن میں حضرت مولانا عبدالحق مہاجر مکی جیسے اردو داں عالم جلیل بھی ہیں بالاتفاق فتوے دیئے کہ دیوبندیہ اپنے کلماتِ کفر وتوہین کے سبب کافر و مرتد ہیں ایسے کہ جو ان کے کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔ دیوبندیہ اپنی عباراتِ کفریہ کے عربی ترجمہ میں جو علمائے حرمین شریفین کے سامنے پیش کیا گیا فنی صرفی نحوی یا محاورہ کی کوئی خامی نہ دکھلاسکے — ہزار ہاتھ پیر مار کر بھی اپنی عبارات میں کوئی اسلامی پہلو نکالنے سے عاجز و قاصر رہے اور اپنی عبارات کے متعیّن فی الکفر ہونے پر اپنے عجز و سکوت سے بھی رجسٹری کر گئے۔ ہندوستان و پاکستان کے علمائے اہلسنت نے بھی عباراتِ دیوبندیہ کو متعین فی الکفر ہی جانا اور مَنْ شَکَّ فِیْ کُفْرِہٖ وَعَذَابِہٖ فَقَدْ کَفَرَ کا دیوبندیہ کو مستحق مانا "الصّوارم الہندیہ" اس پر گواہ کافی ہے۔

مگر ظفر ادیبی[عــه] جیسے ابنائے زمانہ — جن کے اذہان ' باطل پرستوں کی بے مغز تحریروں سے مسحور اور بازاری لغتوں کی تقلید جامد سے ورا رجن کی رسائی نہیں — وہ دین اسلام و مذہب اہلسنّت میں رخنہ ڈالنے کو یہ شوشہ چھوڑتے کہ دیوبندیہ کی تکفیر امام اہلِ سنّت کی انفرادی تحقیق ہے اور چونکہ گزشتہ باطل پرستوں کی طرح نام کا سرمایہ بھی ان کے پاس نہیں — ناچار عباراتِ تقویت و صراط دہلوی میں محتمل احتمال تاویل کے استفسار کے پردے میں اپنا منھ چھپاتے ہیں۔

تبرائی روافض جیسے ادوارِ ماضیہ کے مبتدعین جن کی تکفیر میں علمائے اہلِ سنّت مختلف ہوئے — کیا ان مبتدعین کے کلماتِ ضلال میں محتمل احتمال تاویل تک ان تہی دامنوں کا دستِ ادراک

[عــه] ساکن مبارکپور اعظم گڑھ یوپی۔ ۱۲ منہ

رسا ہے ؟ — ہاں تو ہر ہر عبارتِ ضلال میں اظہار تاویل کا ذمّہ لیں اور نہیں تو غالی روافض زمانہ منکرانِ ضروریاتِ دین کے بارے میں کیا خیال ہے ؟ — کیا اگلوں میں احتمال تاویل ان پچھلوں کی عدمِ تکفیر کے لیے ڈھال ہے ؟ — مسلمانوں کے لیے تو ان کے رب کی امان ہے ۔ اپنے دنیوی وقار کو داغدار ہونے سے بچانے والا کوئی باطل پرست بھی ایسا احمقانہ قول نہ کرے گا ۔

ویسے تقویت وصراط دہلوی میں محتمل احتمال تاویل امام اہل سنّت قدس سرہٗ کی تحریراتِ پُرتنویر نیز " صمصام سنیت بگلوئے نجدیت " (١٣١٦ھ) تصنیف علّامہ قاضی عبدالوحید فردوسی شاگرد رشید حضرت تاج الفحول علّامہ شاہ عبدالقادر بدایونی (علیہما الرحمۃ) اور " جمال الایمان والایقان (١٣٦٩ھ) بتقدیسِ محبوب الرحمٰن " تصنیف شیر بیشۂ سنّت حضرت علّامہ مفتی محمد حشمت علی خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عیاں ہے ۔

مگر اس تک رسائی کے لیے ایمانی آنکھ اور تائید وتوفیق ربانی سے موفّق ومویّد ذہن درکار ہے — وہ یہ ابنائے زمانہ کہاں سے لائیں — خود " تحقیق الفتویٰ " جو ان تہی دستوں کی منتہائے سند ہے کلمات دہلوی کو لازم الکفر و متبیّن فی الکفر ہی بتاتی ہے جیساکہ " کشف نوری " مطبوعہ ١٣١٨ھ اور " تحقیق جمیل " مطبوعہ ١٣٢٣ھ میں اس کا بیان شافی وکافی ہے —

اور کچھ نہیں تو — عدم وجدان احتمال وجدان عدم احتمال نہیں — اور جو عدم سے دوچار ہے اسے صاحب وجدان کا دامن تھامے بغیر دین میں چارہ نہیں وعلیٰ[١] من لم یمیز ان یرجع لمن یمیز لبراءۃ ذمتہ — مگر ہے یہ کہ ان ابنائے زمانہ کو ایک مبتدی طالب علم کی سی بھی سمجھ نہیں ۔ مسئول کا کوہِ گراں برسوں سے دم پر سوار، کوئی علمی بات منھ سے نکلنا دشوار — آفتابِ حق انھیں دکھائی نہیں پڑتا ، حقِ واضح انہیں سوجھائی نہیں دیتا تو پاکی ہے اسے جو دلوں کو الٹ دیتا ہے ،

" تابشِ شمشیرِ حرمین " میں فقیہ مبصر حضرت علّامہ اسرار احمد صاحب قبلہ مدظلہ العالی نے " حسام الحرمین " کی ایسی تابشوں کو جلوہ دیا جنھوں نے بجنوری وادیبِ منشوں کی منتہائے سعی کو ریزہ ریزہ کردیا نیز امام اہلِ سنّت قدس سرہٗ کے فیضان سے تھانوی " اطلاق[٢] " کے علاوہ تفسیر جلالین — سے

---

[١] فتاویٰ رضویہ ہفتم ص٣٨٣ بحوالہ درمختار ۔ ١٢ / [٢] ص٥٢ تا ص٥٥ ١٢

بجنوری استدلال کے ردِّ بلیغ کے ساتھ ساتھ روایتِ منقولہ جلالین کو مفاہیم حقّہ طاہرہ سے
لفظ بہ لفظ تطبیق دے کر وہ پاکیزہ معنیٰ[1] کیا جو ایسی تصریح و توضیح کے ساتھ اس تحریر کے غیر میں نہ ملے گا۔
"تابشِ شمشیرِ حرمین" کو میں نے از اول تا آخر بامعانِ نظر و غورِ کامل دیکھا تو اس کو تحقیقِ حق کے ساتھ بخوبی
موصوف پایا۔ مولیٰ تعالیٰ اس کے مؤلّف کو جزائے خیر کرامت فرمائے کہ انھوں نے دشمنانِ دین کی
سرکوبی فرماکر قلوبِ مومنین کو شفا اور صدورِ منکرین کو زیادتِ غیظ و شقا بخشی فرحم اللہ من شفیٰ واستشفیٰ
واغنیٰ وکفیٰ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ قالہ بفمہٖ ورقمہ بقلمہٖ عبدہ المفتاق الیہ المتوکل علیہ **محمد کوثر حسن**
السنی الحنفی القادری الرضوی اصلح اللہ احوالہ وجعل الیٰ خیرٍ مآلہ وبمثلہ[2] لکل مؤمن ومؤمنۃ آمین یا ارحم الرّحمین
بجاہ حبیبک الامین علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہٖ وحزبہٖ وابنہ الصّلاۃ والتسلیم الیٰ یوم الدین والحمد للہ رب العلمین۔
۲۷ر محرم الحرام روز جمعہ سید الایام ۱۴۲۵ھ نوری دار الافتاء بہریا۔

---

[1] اس کے لیے ص۵۷ تا ص۶۵ ملاحظہ فرمائیں۔۱۲ [2] دعوت لہ بخیر (تاج العروس ص۳۰۸ ج۱۹)۔۱۲

تابشِ شمشیرِ حرمین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَیْرِ النَّبِیّٖنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَ اَصْحٰبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ بِالتَّبْجِیْلِ وَحَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۔

ساری خوبیاں اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سارے جہان سے زیادہ معظم کیا اور اُن کی تعظیم و توقیر کو رکنِ ایمان بلکہ جانِ ایمان بنایا ارشاد فرماتا ہے

اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ (پ ۲۶ ع ۹)

اے نبی بیشک ہم نے تمھیں بھیجا گواہ اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔

یہ رسول کا بھیجنا کس لیے ہے ــ خود فرماتا ہے ــ اس لیے کہ تم اللہ و رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو ــــ معلوم ہوا کہ دین و ایمان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے جو ان کی سچی تعظیم کرے وہ مسلمان ہے اور جو ان کی تعظیم سے منہ پھیرے وہ مسلمان نہیں ۔ پھر یہاں اپنے محبوب کو خوشخبری دینے اور ڈر سنانے والا فرمایا یعنی محبوب جو تمھاری تعظیم کرے اسے فضل عظیم کی بشارت دو اور جو معاذ اللہ گستاخی و بے تعظیمی سے پیش آئے اسے دردناک عذاب کا ڈر سناؤ ۔

حمد اسی کے وجہ کریم کے لیے ہے جس نے اپنے محبوب کی بارگاہ میں لوگوں کے آواز اونچی کرنے یا چلّانے کو آخرت کی تباہی بتایا ۔ فرماتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَ

اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور اُن کے

لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ○ (پ۲۶ع۱۳)	حضور بات چلّا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہوجائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

نیز ان کی اطاعت کو اپنی اطاعت فرمایا

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ (پ۵ع۸)	جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

ان کی بیعت کو اپنی بیعت فرمایا

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ (پ۲۶ع۹)	بیشک جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کر رہے ہیں اللہ کا ہاتھ ہے ان کے ہاتھوں پر۔

اور بے شمار اُمور میں اپنے حبیب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا نام پاک اپنے نامِ اقدس سے ملایا فرماتا ہے

اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ (پ۱۰ع۱۶)	اونھیں دولت مند کر دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے۔

اور فرماتا ہے

وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَاۤ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗ ۙ (پ۱۰ع۱۳)	اور کیا خوب تھا اگر وہ راضی ہوتے اس پر جو انھیں دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اس کا رسول۔

اور فرماتا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (پ۲۶ع۱۳)	اے ایمان والو اللہ و رسول سے آگے نہ بڑھو۔

اور فرماتا ہے

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ	نہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ عورت کو جب اللہ و رسول کوئی بات ان کے معاملہ میں ٹھہرا دیں تو اونھیں اپنے کام کا کچھ اختیار باقی رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور

ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ؀ (پ۲۲ع۲)	رسول کا وہ صریح گمراہ ہوا بہک کر ۔

اور فرماتا ہے

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ ط (پ۲۸ع۳)	تو نہ پائے گا انہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں اللہ و رسول کے مخالف سے چاہے وہ اپنے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی ہوں ۔

اور فرماتا ہے

وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ؀ اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ یُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِیْهَا ط ذٰلِكَ الْخِزْیُ الْعَظِیْمُ ؀ (پ۱۰ع۱۴)	اللہ و رسول زیادہ مستحق ہیں اس کے کہ یہ لوگ انہیں راضی کریں اگر ایمان رکھتے ہیں کیا انہیں خبر نہیں کہ جو مقابلہ کرے اللہ و رسول سے تو اس کے لیے دوزخ کی آگ ہے جس میں ہمیشہ رہے گا اور وہی بڑی رسوائی ہے ۔

اور فرماتا ہے

اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (پ۱۰ع۱۱)	جب خلوص رکھیں اللہ و رسول کے ساتھ ۔

اور فرماتا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ؀ (پ۲۲ع۴)	بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور رسول کو اللہ نے ان پر لعنت کی دنیا و آخرت میں اور ان کے لیے تیار کر رکھی ذلت کی مار ۔

یہ معاملہ خاص حبیب کا ہے اللہ کو کون ایذا دے سکتا ہے مگر وہاں تو جو معاملہ رسول کے ساتھ برتا جائے اپنے ہی ساتھ قرار پایا ہے

یہ عظیم عزت ، بلند رفعت اور یکتا قدر و منزلت اللہ نے اپنے محبوب کی بنائی ـــــ پھر جو بد نصیب اس سے اپنی آنکھیں اندھی کرلے اور ان کی شان میں گستاخی کی زبان کھولے اس کے کافر و بے ایمان ہونے پر خود ہی مہر فرما دی ـــ ارشاد فرماتا ہے

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ۔ (پ۱۰ع۱۴)	خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے نبی کی شان میں گستاخی نہ کی اور البتہ بیشک وہ یہ کفر کا بول بولے اور مسلمان ہوکر کافر ہوگئے۔

ابن جریر وطبرانی وابوالشیخ وابن مردویہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں ــــــ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک پیڑ کے سایہ میں تشریف فرما تھے، ارشاد فرمایا ــــــ عنقریب ایک شخص آئے گا کہ تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا وہ آئے تو اس سے بات نہ کرنا ــــــ کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ایک کرنجی آنکھوں والا سامنے سے گزرا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلاکر فرمایا ــــــ تو اور تیرے رفیق کس بات پر میری شان میں گستاخی کے لفظ بولتے ہیں ــــــ وہ گیا اور اپنے رفیقوں کو بلا لایا ــــــ سب نے آکر قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہ کہا ــــــ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری کہ ــــــ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے گستاخی نہ کی اور بیشک ضرور وہ یہ کفر کا کلمہ بولے اور تیری شان میں بے ادبی کرکے اسلام کے بعد کافر ہوگئے

یعنی

نبی کی شان میں بے ادبی کا لفظ کلمۂ کفر ہے اور اس کا کہنے والا اگرچہ لاکھ مسلمانی کا مدّعی، کروڑ بار کا کلمہ گو ہو کافر ہوجاتا ہے۔

اور فرماتا ہے

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ط قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ه لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ط (پ۱۰ع۱۴)	اور اگر تم ان سے پوچھو تو بیشک ضرور کہیں گے کہ ہم تو یوں ہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرمادو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہوچکے اپنے ایمان کے بعد۔

ابن ابی شیبہ وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابوالشیخ، امام مجاہد تلمیذ خاص سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت فرماتے ہیں

انه قال فی قوله تعالیٰ ولئن سالتهم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب ؕ قال رجل من المنفقین یحدثنا محمد ان ناقة فلان بوادی کذا وکذا وما یدریه بالغیب۔

یعنی کسی شخص کی اونٹنی گم ہوگئی، اس کی تلاش تھی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے، اس پر ایک منافق بولا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جگہ ہے محمد غیب کیا جانیں؟

اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیتِ کریمہ اتاری کہ ـــــ کیا اللہ و رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو، بہانے نہ بناؤ، تم مسلمان کہلا کر اس لفظ کے کہنے سے کافر ہوگیے۔ (دیکھو تفسیر امام ابن جریر مطبع مصر، جلد دہم صفحہ ۱۰۵ و تفسیر درمنثور امام جلال الدین سیوطی جلد سوم صفحہ ۲۵۴) " ـــــ (تمہید ایمان ص ۲۲، ۲۳)

یعنی

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ کی شان میں اتنی گستاخی کرنے سے کہ ـــــ وہ غیب کیا جانیں ـــــ کلمہ گوئی کام نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے صاف فرمادیا کہ ـــــ بہانے نہ بناؤ تم اسلام کے بعد کافر ہوگیے
(تمہید ایمان ص ۲۳ مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی)

یعنی

جو رسول کی شان میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اگرچہ کیسا ہی کلمہ پڑھتا ہو اور ایمان کا دعویٰ رکھتا ہو کلمہ گوئی اسے ہرگز کفر سے نہ بچائے گی۔

اور درود نامحدود ہو اُس محبوب ربِّ ودود اور ان کے اصحاب و آلِ مسعود پر جن کی محبت اقدم، مدار ایمان ہے ـــــ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ	محبوب! فرمادو کہ اے لوگو! تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیبیاں تمہارا کنبہ، تمہاری کمائی کے مال اور وہ سوداگری جس کے نقصان کا تمہیں اندیشہ ہے اور تمہاری پسند کے

اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَأْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝ (پ۱۰ع۹)	مکان، ان میں کوئی چیز بھی اگر تم کو اللہ اور اللہ کے رسول اور اس کی راہ میں کوشش کرنے سے زیادہ محبوب ہے تو انتظار رکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا عذاب اتارے اور اللہ تعالیٰ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا۔

یعنی جسے دنیا جہان میں کوئی معزز کوئی عزیز کوئی مال کوئی چیز اللہ و رسول سے زیادہ محبوب ہو وہ بارگاہ الٰہی سے مردود ہے، اللہ اسے اپنی طرف راہ نہ دے گا، اسے عذاب الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہیے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اور وہ خود فرماتے ہیں

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔	تم میں کوئی مسلمان نہ ہوگا جب تک میں اسے اس کے ماں، باپ، اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ــــــ اس نے تو یہ بات صاف فرمادی کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے ہرگز مسلمان نہیں۔" (تمہید ایمان ص۳،۴)

بارگاہِ الٰہی میں جن کی یہ عظیم عزت، بلند رفعت اور رفیع قدر و منزلت ہے دنیا جہان کے سب پیاروں اور پیاری چیزوں سے بڑھ کر جن کی محبت دل میں رکھنے پر آخرت کی سرخروئی اور کامیابی مرتب ہے ان کی شانِ ارفع و اعلیٰ میں **وہابیہ دیوبندیہ** نے وہ سخت و شدید **گستاخیاں** کیں اور خود اپنی **چھاپی ہوئی کتابوں** میں لکھیں کہ الامان والحفیظ ــــــ ان کی ملعون گستاخیوں اور صریح کفروں میں سے ایک ان ہی کے بد الفاظ میں یہ ہے

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقامِ مدح میں وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے"۔ (ص۳)

"۔۔۔۔ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے" ۔۔۔۔ (ص۱۴)

"۔۔۔۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا" ۔۔۔۔ (ص۲۵) ("تحذیر الناس" مصنفہ مولوی قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند)

حالانکہ صحابہ، ائمہ اور پوری امت مرحومہ نے خاتم النبیین کا یہی معنیٰ سمجھا اور مانا ہے کہ حضور آخری نبی ہیں، حضور سب میں پچھلے نبی ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ بکثرت احادیث صحیحہ میں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاتم النبیین کا یہی معنیٰ ارشاد فرمایا ہے ۔۔۔۔ دیوبندیہ نے اسی معنیٰ کو عوام اور ناسمجھ لوگوں کا خیال بتایا یعنی تمام صحابہ و ائمہ حتیٰ کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عوام اور ناسمجھ لوگوں میں گن دیا ۔۔۔۔ یہ دیوبندیہ کی کیسی سخت و شدید گستاخی اور کیسا ملعون کفر ہے۔

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا ضروریات دین سے ہے اور ضروریات دین کا صراحۃً انکار بالاجماع کفر ہے۔ الاشباہ والنظائر میں ہے

اذا لم یعرف ان محمد اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٰخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات۔	اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب سے پچھلا نبی نہ جانے تو مسلمان نہیں اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخر الانبیاء ہونا، سب انبیاء سے زمانہ میں پچھلا ہونا ضروریات دین سے ہے۔

دیوبندیہ نے اس عقیدۂ دینیہ ضروریہ کا اپنی کتاب "تحذیر" میں صاف صریح انکار کرکے صریح کفر اختیار کیا۔

وہابیہ دیوبندیہ کی دوسری ملعون گستاخی ان ہی کے بدالفاظ میں یہ ہے

"۔۔۔۔ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ بلادلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و

ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے "

("براہین قاطعہ" مصنفہ و مصدقہ مولوی رشید گنگوہی و خلیل انبیٹھی صہ۵۱)

حالانکہ اللہ عزوجل اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وسعتِ علم کو خود بیان فرما رہا ہے ارشاد فرماتا ہے

وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا (پ۵ع۱۴)	اس نے بتا دیا تمھیں جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے ۔

اور فرماتا ہے

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (پ۱۴ع۱۸)	اور ہم نے تم پر یہ کتاب اتاری ہر چیز کا روشن بیان کر دینے کو ۔

اور وہ محبوب دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اپنے رب کی عطا کی ہوئی اس نعمت یعنی اپنی وسعتِ علم کو یوں بیان فرما رہے ہیں

" جامع ترمذی شریف وغیرہ کتب کثیرہ ائمہ حدیث میں باسانید عدیدہ وطرق متنوعہ دس صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

فَرَاَيْتُهٗ عَزَّوَجَلَّ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كتفي فوجدت بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ ۔	میں نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا اس نے اپنا دستِ قدرت میری پشت پر رکھا کہ میرے سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس ہوئی اسی وقت ہر چیز مجھ پر روشن ہو گئی اور میں نے سب کچھ پہچان لیا ۔

امام ترمذی فرماتے ہیں

هٰذا حديث حسن سألتُ محمد بن اسمٰعيل عن هٰذا الحديث فقال صحيح ۔	یہ حدیث حسن صحیح ہے میں نے امام بخاری سے اس کا حال پوچھا فرمایا صحیح ہے ۔

اسی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی معراج منامی کے بیان میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ | جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے سب میرے علم میں آگیا۔

(انباء المصطفیٰ بحال سر و اخفیٰ صہ ۱۴
۱۳۱۸ھ)

اور دوسری روایت میں ہے

فَعَلِمْتُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ | جو کچھ مشرق و مغرب تک ہے سب مجھے معلوم ہوگیا۔

(الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ صہ ۲۶)

مگر **دیوبندیہ** کی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے **عداوت** دیکھو کہ دیوبندیہ ابلیس کے علم پر تو ایمان لاتے ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور ابلیس کو علم میں حضور سے معاذ اللہ زیادہ بتاتے ہیں یہ دیوبندیہ کی کیسی سخت و شدید توہین اور ملعون گستاخی ہے۔

"نسیم الریاض" میں فرمایا

مَنْ قَالَ فُلَانٌ اَعْلَمُ مِنْهُ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فَهُوَ سَابٌّ حُكْمُهٗ حُكْمُ السَّابِّ۔ | **جو کسی کو حضور اقدس** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **سے زیادہ علم والا بتائے وہ حضور کو گالی دیتا ہے اس کا حکم وہی ہے جو گالی دینے والے کا ہے۔**

وہابیہ دیوبندیہ کی تیسری ملعون گستاخی ان ہی کی ملعون عبارت میں یہ ہے

"۔۔۔۔ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے (الی قولہ) اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے۔۔۔۔"

(حفظ الایمان صہ ۸ مصنفہ مولوی اشرفعلی تھانوی)

اس عبارت میں علم غیب کی دو ہی قسمیں کیں۔ ایک کل علم غیب ۔۔۔۔ دوسرے بعض علم غیب

کل علم غیب کو عقلی ونقلی دلیلوں سے حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے لیے باطل بتایا ـــــــ رہا بعض علم غیب تو اسے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے باطل نہیں بتایا بلکہ حضور کے بعض علم غیب کے لیے یوں منھ بھر کر بک دیا کہ ـــــــ اس بعض علم غیب میں حضور کی کچھ خصوصیت نہیں ایسا علم غیب تو زید و عمرو یعنی ہر خاص وعام شخص کو بلکہ ہر صبی ومجنون یعنی ہر ایک بچے ہر ایک پاگل کو بلکہ جمیع حیوانات و بہائم یعنی سب جانوروں اور چار پایوں کو بھی حاصل ہے۔

یہ کتنی گھنونی گالی اور کھُلی گستاخی ہے جو دیوبندیہ کی زبان وقلم سے نکل رہی ہے دیوبندیہ کس ناپاک جرأت وجسارت سے حضور اقدس صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے علم پاک اور عام انسانوں بچّوں پاگلوں اور جانوروں کی معلومات میں برابری کر رہے اور بُری تشبیہ دے رہے ہیں ـــــــ ـــــــ اتنی سی بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی کہ عام انسان وغیرہ وہ مخلوقات جن کا انھوں نے نام لیا انہیں غیب کی کوئی بات اگر معلوم ہوگی بھی تو محض ظنّی وتخمینی ہوگی گمان کے طور پر ہوگی۔

غیب کی باتوں کا علم یقینی تو اصالۃً خاص انبیائے کرام علیہم الصّلاۃ والسّلام کو ملتا ہے اور غیر انبیاء کو غیب کی جن باتوں پر یقین حاصل ہوتا ہے وہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے بتانے ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ اللہ عزّ وجلّ ارشاد فرماتا ہے

عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ (پ۲۹ ع۱۲)	اللہ غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

اور فرماتا ہے

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَیْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ (پ۴ ع۹)	خدا اس لیے نہیں کہ اے عام لوگو! تمھیں اپنے غیب پر مطلع کر دے ہاں اللہ اپنے رسولوں میں جس کو چاہے چُن لیتا ہے۔

وہابیہ دیوبندیہ نے اپنی کتاب "حفظ الایمان" میں قرآن عظیم کو جھٹلایا ـــــــ بچّوں پاگلوں کی ایک دو حرفی معلومات اور حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے علم کے چھلکتے دریاؤں میں

کچھ فرق نہ کیا اور صاف بک دیا کہ ـــــ بعض علم غیب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی کوئی خصوصیت نہیں ایسا علم غیب تو عام انسانوں، تمام بچّوں، پاگلوں، جانوروں کو بھی حاصل ہے معاذ اللہ۔

اللہ اللہ اے مسلمان تجھے اپنے دین و ایمان کا واسطہ

کیا یہ الفاظ ایسے تھے کہ اللہ جلّ جلالہٗ اور حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شان میں ان کے صریح گالی سخت دشنام ہونے میں کسی کلمہ گو کو ادنیٰ شک ہو سکے ـــــ خدارا ذرا صدق دل سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پڑھ کر آنکھیں بند کرکے کانوں میں انگلیاں دے کر گردن جھکا کر اسلامی دل کی طرف متوجہ ہو کر غور کر دیکھو ـــــ کیا یہ کلمات

(کہ شیطان کا علم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے زیادہ ہے ـــــ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پچھلے نبی نہیں ان کے بعد اور نبی ہو جائے تو کچھ حرج نہیں ـــــ جیسا علم غیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو تھا ایسا تو ہر پاگل ہر چوپائے کو ہوتا ہے۔)

کسی مسلمان کی زبان یا قلم سے نکل سکتے ہیں کیا ان کا کہنے والا مسلمان ہو سکتا ہے کیا اس کہنے والے کو جو مسلمان گمان کرے خود مسلمان رہ سکتا ہے؟ ـــــ نہیں نہیں لاکھ بار نہیں ـــ مسلمان کا ایمان آپ ہی انہیں سنتے ہی فوراً گواہی دے گا کہ یہ سب کلمات یقیناً کفر ہیں اور ان کے قائل قطعاً کافر ہیں۔

اے عزیز! ایمان، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی محبّت سے مربوط (اور جڑا ہوا) ہے اور آتشِ جاں سوزِ جہنم سے نجات اُن کی الفت پر منوط (وموقوف ہے) جو اُن سے محبّت نہیں رکھتا واللہ کہ ایمان کی بُو اُس کے مشام تک نہ آئی، وہ خود فرماتے ہیں

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَ وَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔	تم میں سے کسی کو ایمان حاصل نہیں ہوتا جب تک میں اُسے اُس کے ماں باپ اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

محبوب بھی کیسا جانِ ایمان وکانِ احسان، جس کے جمالِ جہاں آرا کا نظیر کہیں نہ ملے گا اور خامۂ قدرت نے اس کی تصویر بنا کر ہاتھ کھینچ لیا کہ پھر کبھی ایسا نہ لکھے گا، کیسا محبوب! جسے اس کے مالک نے تمام جہان کے لیے رحمت بھیجا، کیسا محبوب! جس نے اپنے تنِ نازک پر ایک عالم کا بار اٹھالیا، کیسا محبوب! جس نے تمہارے غم میں دن کا کھانا، رات کا سونا ترک کردیا، تم رات دن اس کی نافرمانیوں میں منہمک اور لہو ولعب میں مشغول ہو اور وہ تمہاری بخشش کے لیے شب و روز گریاں وملول۔

شب، کہ اللہ جلّ جلالہٗ نے آسائش کے لیے بنائی، اپنے تسکین بخش پردے چھوڑے ہوئے موقوف ہے، صبح قریب ہے، ٹھنڈی نسیموں کا پنکھا ہورہا ہے، ہرایک کا جی اس وقت آرام کی طرف جھکتا ہے، بادشاہ اپنے گرم بستروں، نرم تکیوں میں مستِ خوابِ ناز ہے اور جو محتاج بے نوا ہے اُس کے بھی پاؤں دوگز کی کملی میں دراز، ایسے سُہانے وقت، ٹھنڈے زمانہ میں، وہ معصوم، بے گناہ، پاک داماں، عصمت پناہ اپنی راحت وآسائش کو چھوڑ، خواب وآرام سے منھ موڑ، جبینِ نیاز آستانۂ عزت پر رکھے ہے کہ الٰہی! میری امت سیاہ کار ہے، درگزر فرما اوران کے تمام جسموں کو آتشِ دوزخ سے بچا۔

جب وہ جانِ راحت کانِ رأفت پیدا ہوا، بارگاہِ الٰہی میں سجدہ کیا اور رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ فرمایا جب قبر شریف میں اتارا، لبِ جاں بخش کو جنبش تھی، بعض صحابہ نے کان لگا کر سُنا، آہستہ آہستہ اُمَّتِیْ فرماتے تھے، بعض روایات میں ہے فرماتے ہیں جب انتقال کروں گا، صور پھونکنے تک قبر میں امتی امتی پکاروں گا۔

قیامت کے روز کہ عجب سختی کا دن ہے، تانبے کی زمین، ننگے پاؤں، زبانیں پیاس سے باہر، آفتاب سروں پر، سائے کا پتہ نہیں، حساب کا دغدغہ، مَلِکِ قہّار کا سامنا، عالم اپنی فکر میں گرفتار ہوگا، مجرمانِ بے یار دامِ آفت کے گرفتار، جدھر جائیں گے سوا نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ کچھ جواب نہ پائیں گے، اُس وقت یہی محبوبِ غمگسار کام آئے گا، **قفلِ شفاعت** اُس کے

زور بازو سے کھل جائے گا، عمامہ سر اقدس سے اُتاریں گے اور سر بسجود ہو کر "اُمّتی" فرمائیں گے۔ یہ محبوب تو ایسا ہے کہ بے اِس کی کفش بوسی کے جہنم سے نجات میسّر نہ دنیا و عقبیٰ میں کہیں ٹھکانہ متصور۔ **جانِ برادر!** اپنے ایمان پر رحم کر، خدائے قہار جبار جلّ جلالہٗ سے لڑائی نہ باندھ"۔

(مختصراً "قمر التمام فی نفی الظل عن سید الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" ص ۴۴، ۴۶)

سنو مسلمان وہ ہیں جنہیں قرآن عظیم فرماتا ہے

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ اُولٰٓىِٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ پ ۲۸	تو نہ پائے گا ان لوگوں کو جو مانتے ہیں اللہ اور پچھلے دن کو کہ محبت رکھیں اوس سے جس نے ضد باندھی اللہ اور اس کے رسول سے اگرچہ وہ اُن کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ لوگ ہیں کہ نقش کر دیا اللہ نے اُن کے دلوں میں ایمان اور مدد فرمائی ان کی اپنی طرف کی روح سے۔

حضور پُر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت سویدائے دل کے اندر رچاؤ جو اُن کی جناب عالم پناہ میں گستاخی کرے اگر تمہارا باپ بھی ہو الگ ہو جاؤ جگر کا ٹکڑا ہو دشمن بناؤ ہزار زبان اور لاکھ دل کے ساتھ اس سے بیزاری کرو تحاشی کرو اس کے سایہ سے نفرت کرو اس کے نام محبت پر لعنت کرو۔ الٰہی کلمہ گویوں کو سچا اسلام عطا کر صدقہ اپنے حبیب کریم کی وجاہت کا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

وہابیہ دیوبندیہ کی وہ صریح توہینیں اور ناقابل تاویل ملعون کفر ہی تھے جن کی وجہ سے امام اہلسنّت قدس سرہٗ نے "المعتمد المستند" میں قادیانیوں کے ساتھ ساتھ وہابیہ دیوبندیہ کے بارے میں بھی یہ احکام لکھے کہ

"یہ طائفے سب کے سب کافر و مرتد ہیں باجماع امت اسلام سے خارج ہیں اور بیشک بزازیہ اور درر وغرر اور فتاویٰ خیریہ مجمع الانہر اور درمختار وغیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے"۔ (حسام الحرمین ص ۹)

نیز "تمہید ایمان" میں فرمایا

— ''مسلمانوں کا علاقہ محبت و عداوت صرف محبت و عداوتِ خدا و رسول ہے جب تک ان دشنام دہوں (گستاخی کرنے والوں) سے دشنام (گستاخی) صادر نہ ہوئی یا اللہ و رسول کی جناب میں ان کی دشنام نہ دیکھی سُنی تھی اُس وقت تک کلمہ گوئی کا پاس لازم تھا غایت احتیاط سے کام لیا ——— جب صاف صریح انکار ضروریاتِ دین و دشنام دہیِ رب العٰلمین و سیّد المرسلین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین آنکھ سے دیکھی تو اب بے تکفیر چارہ نہ تھا کہ اکابر ائمۂ دین کی تصریحیں سُن چکے کہ مَنْ شَکَّ فِیْ عَذَابِہٖ وَکُفْرِہٖ فَقَدْ کَفَرَ جو ایسے کے معذّب و کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے ——— اپنا اور اپنے دینی بھائیوں عوامِ اہلِ اسلام کا ایمان بچانا ضروری تھا لاجرم حکمِ کفر دیا اور شائع کیا وَذٰلِکَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ '' (تمہید ایمان صـ۴۵)

''المعتمد المستند'' سے وہابیہ دیوبندیہ اور قادیانیہ کی تکفیر کے بیان والا حصہ ان کی اصل کتابوں اور فوٹو فتوائے گنگوہی سمیت ۲۱؍ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۲۳ھ[1] روز پنجشنبہ کو اس وقت کے مکّہ مکرمہ کے علمائے اہلِ سنّت کے سامنے نیز ۵؍ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۴ھ[2] کو مدینہ طیبہ کے علمائے اہلِ سنّت کے سامنے پیش کر کے ان حضرات سے استفتاء کیا گیا کہ

— '' آیا یہ لوگ اپنی ان باتوں میں ضروریاتِ دین کے منکر ہیں اگر منکر ہیں اور مرتد کافر ہیں تو آیا مسلمان پر فرض ہے کہ انہیں کافر کہے جیسا کہ تمام منکرانِ ضروریاتِ دین کا حکم ہے جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا — جو اُن کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے جیسا کہ شفاء السقام و بزازیہ و مجمع الانہر و درمختار وغیرہا روشن کتابوں میں ہے '' ———

ان حضرات نے نہایت خوش اسلوبی اور جوش دینی سے ''المعتمد المستند'' کی تصدیقیں فرمائیں اور وہابیہ دیوبندیہ قادیانیہ کے قطعی اجماعی کافر و مرتد ہونے کے فتاوے دیئے جنہیں ''حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین'' میں دیکھا جا سکتا ہے۔

---

[1] حسام الحرمین صـ۹۲ و شمع منور رہ نجات صـ۱۳۵ مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی ۱۲

[2] شمع منور رہ نجات صـ۱۳۵ نیز چار تصدیقات مدینہ طیبہ میں ۵، ۷، اور ۸ ربیع الآخر ۱۳۲۴ھ کی تاریخیں ہیں ۱۲ منہ

نیز ہندوستان پاکستان کے ڈھائی سو سے زیادہ علماء و مشایخ نے وہابیہ دیوبندیہ کی تکفیر پر جو مہر تصدیق ثبت کیں وہ " الصوارم الہندیہ " میں موجود ہیں ۔

ان دونوں مبارک کتابوں کو رد کرنے اور اپنے کفر پر پردہ ڈالنے کے لیے وہابیہ دیوبندیہ نے " المہند " اور " برارۃ الابرار " جیسی مکر و فریب، افترا و بہتان اور جھوٹ سے لبریز کتابیں لکھیں " شمع منور رہ نجات " شیر بیشۂ سنت حضرت علامہ مولانا مفتی شاہ حشمت علی خاں علیہ الرحمۃ والرضوان کی وہ مبارک کتاب ہے جو بھدرسہ ضلع فیض آباد میں کی ہوئی آپ کی تقریروں کا خلاصہ ہے وہابیہ دیوبندیہ نے فیض آباد کورٹ میں جب آپ کے خلاف مقدمہ دائر کیا تو یہی خلاصہ خود تحریر کر کے آپ نے کورٹ میں پیش فرمایا اور وہابیہ دیوبندیہ پر ڈگری حاصل کی ۔

اسی مبارک کتاب " شمع منور رہ نجات " میں آپ فرماتے ہیں

" وہابیت دیوبندیت کے پرچارک جگن پور ڈاکخانہ روناہی ضلع فیض آباد کے اردو ٹیچر عبدالرؤف خاں نے پانچ سو اڑتالیس ۵۴۸ صفحات کی جو یہ مبسوط و ضخیم کتاب " برارۃ الابرار عن مکائد الاشرار " چھ سو سولہ ۶۱۶ وہابیوں دیوبندیوں کے دستخطوں کے ساتھ مدینہ برقی پریس بجنور میں رنگون کے وہابیۂ دیوبندیہ کے روپے سے جو اپنے وقت میں مالداری کے لحاظ سے شداد و قارون کے یادگار ہیں چھپوا کر شائع کرائی ہے اسی کتاب کے صفحہ ۳۰۰ سے ۳۱۰ تک میں آپ کو مولوی ابوالوفا شاہجہاں پوری صاحب کا فتویٰ ابھی دکھا چکا ہوں ملاحظہ فرمائیے اسی کتاب کے صفحہ ۵ پر ٹیچر صاحب لکھتے ہیں

" ملک الموت اور شیطان مردود کا ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا نص قطعی سے ثابت ہے اور محفل میلاد میں جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تشریف لانا نص قطعی سے ثابت نہیں ہے "

اَلْکِبْرِیَاءُ لِلّٰہِ ان وہابیوں دیوبندیوں کو حضور اقدس خاتم الانبیاء سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم سے کس قدر کھلی ہوئی عداوت و دشمنی ہے کہ حضرت ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام اور

شیطان ملعون کے لیے تو ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا نصِ قطعی سے ثابت بتا دیا لیکن حضور اقدس محبوبِ خدا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلّم کے صرف محفل میلاد اقدس ہی میں تشریف لانے کا نصِ قطعی سے ثبوت ہونے کا قطعاً انکار کر دیا اور طُرّہ یہ کہ اسی کفری مضمون کو " براہینِ قاطعہ" کی اس صفحہ ۵۱ والی کفری عبارت کا مطلب بتایا ہے۔

نان پارہ ضلع بہرائچ شریف کی جامع مسجد میں جو معرکۃ الآرا **مناظرہ** دیوبندی کفریات پر میں نے مولوی نور محمد صاحب ٹانڈوی کے ساتھ کیا تھا اس میں جب یہ عبارت میں نے پیش کی تو مولوی ٹانڈوی صاحب بھونچکا ہو کر مبہوت رہ گیے کچھ دیر سوچ کر بولے یہ عبارت "براہین قاطعہ" کے صفحہ ۵۱ سے ادھوری اور ناقص لی گئی ہے اس لیے اس کتاب میں اس عبارت کا صحیح مطلب نہیں سمجھا جا سکتا ہے۔ البتہ " براہین قاطعہ " کے صفحہ ۵۱ پر یہ پوری کامل عبارت درج ہے وہاں اس کا صحیح مطلب بالکل واضح ہے۔ میں نے فوراً " براہین قاطعہ " کا صفحہ ۵۱ کھول کر ان کے آگے رکھ دیا اور کہا براہِ کرم وہ پوری عبارت اس میں دکھا کر صحیح مطلب بتا دیجیے۔ مولوی ٹانڈوی نور محمد صاحب چُندھیا سے گیے اور کچھ جواب نہیں دے سکے۔ بالآخر جواب سے عاجز و مجبور ہو کر پولیس کو اندیشۂ فساد کی جھوٹی رپورٹیں دلوا کر بذریعۂ پولیس یہ زبردست مناظرہ بند کرا دیا اور اِس طرح لاجواب اعتراضات قاہرہ سے اپنا پیچھا چھڑا لیا۔

کہنا یہ ہے کہ اس کتاب " برارۃ الابرار " پر دستخط کرنے والے چھ سو سولہ (۶۱۶) وہابیہ دیوبندیہ جن کے فتوے اس کتاب میں چھپے ہیں جو اس کتاب کے مضامین کو درست مانتے ہیں ان سب حضرات کا عقیدہ اس عبارت سے یہ ثابت ہو گیا کہ وہ حضرت ملک الموت علیہ الصّلاۃ والسّلام اور شیطان لعین کا ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا نصِ قطعی سے ثابت مانتے ہیں لیکن جو شخص رسول اللہ صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلّم کو یہ مانے کہ جہاں محفل میلاد شریف ہوتی ہے وہاں بحکمِ الٰہی تشریف فرما ہوتے ہیں اس بے چارے کو یہ حضرات وہابیہ دیوبندیہ مشرک و بے ایمان جانتے ہیں ولاحول ولا قوۃ الّا باللہ العلی العظیم۔

لیکن پیچھا تو پھر بھی نہیں چھوٹا ۔ میں ابھی سُنا چکا ہوں کہ وہابیوں دیوبندیوں کے عین اسلام "تقویۃ الایمان" کا فتویٰ ہے کہ

"جو کسی نبی و ولی کو پیر و شہید کو کسی امام اور امام زادے کو کسی بھوت اور پری کو کسی جن اور شیطان کو ہر جگہ حاضر و ناظر مانے وہ ہر طرح مشرک و کافر ہے خواہ یہ حاضر و ناظر ہونے کی صفت اس کے لیے ذاتی مانے یا اللہ کی دی ہوئی مانے دونوں صورتوں میں شرک و کفر ثابت ہے ـــــ"

تو اب بے چارے سنی مسلمانوں کو مشرک و کافر بنانے والے یہ چھ سو سولہ ۶۱۶ حضرات مولویان **وہابیہ دیوبندیہ خود اپنے ہی عین اسلام "تقویۃ الایمان" کے فتوے سے مشرک و کافر ہوگیے** ـــــ لہذا **"برارۃ الابرار"** کتاب ساری کی ساری **مردود و نامعتبر ہوگئی** کیوں کہ **مشرکوں کی تصنیف** ہے ۔ سچ ہے چاہ کن را چاہ درپیش[1] وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ برا مکر کرنے والے کا مکر خود اسی پر پلٹ پڑتا ہے وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ـــــ"

(شمعِ منور رہ نجات ص۱۱۶ تا ص۱۱۸ مطبوعہ رضا اکیڈمی)

نیز فرماتے ہیں

"موضع بسڈیلہ ڈاکخانہ دودھارا ضلع بستی کے مناظرے میں بھی مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری **صاحب نے جو جلسۂ مناظرہ میں وہابیوں دیوبندیوں کے صدر بنے ہوئے تھے یہی** (برارۃ الابرار نامی) ناپاک کتاب مناظر وہابیہ دیوبندیہ مولوی عبد اللطیف مئوی صاحب سے میرے آگے پیش کروائی میں نے باعانۃ اللہ تعالیٰ و بعنایۃ حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس پر اتنا ہی رد کر دیا کہ اس کے صفحہ ۵۰ پر ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام اور شیطان رجیم دونوں کے ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے کو نصِ قطعی سے ثابت لکھ دیا ہے تو خود وہابیوں **دیوبندیوں کے عین** اسلام **"تقویۃ الایمان"** ہی کے **فتوے** سے یہ کتاب **"برارۃ الابرار" مشرک** و کافر کی **تصنیف** اور **مردود مطرود و نامعتبر** ہوگئی ۔

---

[1] کنواں کھودنے والے کو خود کنویں کا سامنا ہوتا ہے ۔ ۱۲ منہ

میں نے جو یہ مختصر رد کیا تھا اس کا جواب نہ مولوی ابوالوفا صاحب دے سکے نہ مولوی عبداللطیف صاحب دے سکے ـــــ اس مناظرے میں پچاسی[۸۵] مولوی صاحبان اکٹھا ہوگیے تھے ان میں سے بھی کوئی صاحب اس کا جواب نہیں دے سکے فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وعلیٰ حبیبہٖ وآلہٖ الصَّلٰوۃُ والسَّلامُ ۔ (شمع منورہ نجات صفحہ ۱۳۱)

"حسام الحرمین" میں علمائے حرمین شریفین کے سامنے دیوبندی گستاخیوں کی اصل عبارتیں پھر ان کے محاورۂ عرب کے مطابق صحیح صحیح ترجمے ان کی اصل کتابوں سمیت پیش کر کے علمائے حرمین شریفین سے استفتاء کیا گیا دیکھئے "حسام الحرمین" ص ۳، ۴

یا سادا تنا بینوا نصراً لدین ربکم ان ھؤلاء الذین سماھم ونقل کلامھم (وھا ھو ذا نبذ من کتبھم کالاعجاز الاحمدی وازالۃ الاوھام للقادیانی وصورۃ فتیا رشید احمد الکنکوھی فی فوتو غرافیا والبراھین القاطعۃ حقیقۃ لہ ونسبۃ لتلمیذہ خلیل احمد الانبھتی و حفظ الایمان لاشرفعلی التانوی مع وضات مضروب بخطوط ممتازۃ علیٰ عباراتھا المردودات) ھل ھم فی کلماتھم ھذہ منکرون لضروریات الدین، فان کانوا کفاراً مرتدین، فھل یفترض علی المسلمین اکفارھم کسائر منکری الضروریات، الذین قال فیھم العلماء الثقات، من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔

اے ہمارے سردارو! اپنے رب عزوجل کے دین کی مدد کو بیان فرمائیے کہ یہ لوگ جن کا نام مصنف نے لیا اور ان کا کلام نقل کیا (اور ہاں یہ ہیں کچھ **ان کی کتابیں** جیسے قادیانی کی اعجاز احمدی اور ازالۃ الاوہام اور فتوائے رشید احمد گنگوہی کا فوٹو اور براہینِ قاطعہ کہ درحقیقت اسی گنگوہی کی ہے اور نام کے لیے اس کے شاگرد خلیل احمد انبھٹی کی طرف نسبت ہے اور اشرفعلی تھانوی کی حفظ الایمان کہ **ان کتابوں کی عباراتِ مردودہ پر امتیاز کے لیے خط کھینچ دیئے گئے ہیں**) آیا یہ لوگ **اپنی ان باتوں میں ضروریاتِ دین کے منکر ہیں** اگر منکر ہیں اور مرتد کافر ہیں تو آیا مسلمان پر فرض ہے کہ انہیں کافر کہے جیسا کہ تمام منکرانِ ضروریاتِ دین کا حکم ہے جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔

اس استفتاء میں قابل غور یہ بات ہے کہ دیوبندیہ کا **منکرِ ضروریاتِ دین** ہونا پوچھا گیا اور

منکر ضروریات دین اسی کو کہتے ہیں جو انکار ضروریات کا التزام کرے ضروریاتِ دین کا صراحۃً انکار کرے اور بنابریں اس کی تکفیر، قطعی کلامی اجماعی ہو جیسا کہ استفتاء کے الفاظ اس پر صاف ناطق ہیں کہ فرمایا

جیسا کہ تمام منکرانِ ضروریاتِ دین کا حکم ہے جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔	کسائر منکری الضروریات؛ الذین قال فیھم العلماء الثقات؛ مَنْ شَکَّ فی کفرہ وعذابہ فقد کفر؛

جواب میں علمائے حرمین شریفین نے "المعتمد المستند" پر تقریظیں لکھیں، تصدیقیں فرمائیں تو دیوبندیہ اور ان کی بولیوں پر جو احکام "المعتمد المستند" میں امام اہل سنت قدس سرہٗ نے لکھے ازراہِ تقریظ و تصدیق وہ سب احکام، دیوبندیہ اور ان کے اقوال پر علمائے حرمین شریفین کی طرف سے بھی ہوئے ــــــ یعنی علمائے حرمین شریفین کے نزدیک بھی استفتاء میں مذکور دیوبندیہ کی بولیاں دیوبندیہ کے الفاظ و کلمات معنیٔ کفر میں صاف صریح متعین ناقابل تاویل ہیں اور دیوبندیہ اپنی ان بولیوں میں ضروریات دین کا صراحۃً التزاماً انکار کرنے والے ہیں ــــــ دیوبندیہ کا کفر، کفر صریح اور اس کفر کی بناپر دیوبندیہ کی تکفیر، تکفیر قطعی کلامی اجماعی ہے کہ جو دیوبندیہ کے اقوال پر آگاہ ہو کر دیوبندیہ کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ــــــ حتیٰ کہ بعض علمائے حرمین شریفین نے مزید وضاحت کے لیے خود اپنے الفاظ میں یہ دہرایا کہ

واقعی جس طرح مصنف بلند ہمت نے بیان کیا ان لوگوں کے اقوال ان کا کفر واجب کر رہے ہیں۔	ھو کما قال ذٰلک الھمام یوجب ارتدادھم۔

(حسام الحرمین صـ۱۲۳ تقریظ مولانا علی بن حسین مالکی)

وہ ہولناک بولیاں جو اُن بُری بدمذہبی والوں سے (امام اہلسنت نے) نقل کیں وہ صریح کفر ہیں۔	مانقلہ من الاقوال الفظیعۃ عن اھل ھٰذہ البدعۃ الشنیعۃ کفر صراح۔

(حسام الحرمین صـ۱۶۵ تقریظ مولانا سید احمد جزائری)

قد اطلعت علی کلام المضلین الحادثین الاٰن فی بلاد الھند فوجدتہ موجبا لردتھم۔

میں ان گمراہ گروں کے اقوال پر مطلع ہوا جو ہند میں اب پیدا ہوئے تو میں نے پایا کہ **ان کے اقوال** ان کے **مرتد** ہوجانے کو **واجب** کر رہے ہیں۔

(حسام الحرمین صہ۱۳۲ تقریظ مولانا محمد جمال بن محمد)

من قال بھٰذہ الاقوال معتقدا لھا کما ھی مبسوطۃ فی ھٰذہ الرسالۃ لاشبھۃ انہ من الکفرۃ لدٰی کل عالم من المسلمین۔

جو ان **اقوال کا معتقد** ہو جن کا حال اس رسالے میں مشرح لکھا ہے وہ **بیشک بالاجماع کافر ہے۔**

(حسام الحرمین صہ۹۶، ۹۷ تقریظ مولانا ابوالخیر میرداد)

مگر "المھنّد" "حسام الحرمین" کے بالکل برعکس ہے "المھنّد" میں حفظ الایمان وبراہین وتحذیر کی عبارتوں، ان کے ترجموں کا نام ونشان تک نہیں بلکہ "المھنّد" نے دیوبندی گستاخیوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش میں الٹا اقرار کفر اپنوں کے سر دھر دیا۔

وہ کیسے؟ ــــــ گوش شنوا ودیدۂ انصاف سے سنیئے دیکھیے ــــــ **شیر بیشۂ سنّت علیہ الرحمۃ والرضوان** فرماتے ہیں

ــــــ "مولوی خلیل احمد انبہٹی صاحب نے غضب بالائے غضب تو یہ ڈھایا، ستم بر ستم تو یہ توڑا کہ "المھند" میں نہ تو حفظ الایمان تھانوی کی اس عبارت صہ۸ کا عربی ترجمہ دیا نہ "براہین قاطعہ" گنگوہی کی اس عبارت صفحہ ۵۱ کا عربی ترجمہ لکھا نہ "تحذیر الناس" نانوتوی کے صفحہ ۳ و ۱۴ و ۲۸ کی ان عبارتوں کے عربی ترجمے لکھے ــــــ بلکہ ــــــ بالکل نئی نئی انوکھی نرالی عبارتیں لکھدیں جو دنیا بھر کی کسی "حفظ الایمان" کسی "براہین قاطعہ" کسی "تحذیر الناس" میں قطعاً نہیں اور کمال بے باکی کے ساتھ کسی عبارت کو لکھ دیا کہ ــــــ یہ ہماری "براہین قاطعہ" کے مضمون کا خلاصہ ہے ــــــ کسی عبارت کو کہدیا کہ ــــــ یہ "تحذیر الناس" کے مضمون کا خلاصہ ہے ــــــ کسی عبارت کو لکھنے کے بعد کہدیا ــــــ مولانا تھانوی کا کلام ختم ہوا۔

کہنا یہ ہے کہ اگر مولوی انبہٹی صاحب کے نزدیک ان عبارات "حفظ الایمان" صہ۸ و "براہین قاطعہ" صہ۵۱

و "تحذیر الناس" صـ۳ صـ۱۴ صـ۲۸ میں کوئی کفر نہ تھا تو ان کو ڈر کس بات کا تھا۔ ان پر لازم تھا کہ وہی اصل عبارتیں علمائے حرمین طیبین کے سامنے پیش کرتے ان کے صحیح ترجمے عربی میں لکھتے پھر ان عبارتوں کے جو صحیح مطلب ان کے نزدیک تھے وہ بتاتے اور پھر ان حضرات سے پوچھتے کہ ان عبارتوں کے یہی مطلب ہیں یا نہیں؟ اور یہ عبارتیں کفر سے پاک ہیں یا نہیں؟ —— اور جب مولوی انبہٹی صاحب نے ایسا نہیں کیا تو ثابت ہوگیا کہ خود مولوی انبہٹی صاحب کو بھی قطعی یقین تھا کہ عبارات "حفظ الایمان" صـ۸ و "براہین قاطعہ" صـ۵۱ و تحذیر الناس "صـ۳ صـ۱۴ صـ۲۸ میں یقیناً کفریات بھرے ہوئے ہیں۔ اگر پھر انہیں عبارتوں کو علمائے حرمین شریفین کے سامنے عربی میں ترجمہ کرکے پیش کر دیا جائے گا تو پھر وہی کفر و ارتداد و بے دینی و وہابیت کے فتوے صادر ہوں گے جو "حسام الحرمین شریف" میں صادر ہوچکے ہیں۔ —— اسی لیے اور صرف اسی لیے مولوی انبہٹی صاحب اس بات پر مجبور ہوئے کہ اُن اصل عبارتوں کو چھپائیں اُن کے عربی ترجمے بھی علمائے حرمین کریمین کو نہ دکھائیں اور بالکل نئی نرالی انوکھی عبارتیں اپنے جی سے گڑھ کر پیش کر دیں اور کہدیں کہ حفظ الایمان و براہین قاطعہ و تحذیر الناس کے مضامین کے یہی خلاصے یہی مطالب ہیں —— پھر مولوی انبہٹی صاحب کی اس حرکت پر مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب کے بھی تصدیقی دستخط ہیں تو وہابیوں دیوبندیوں کی اسی مایۂ ناز کتاب "المہند" ہی سے ثابت ہوگیا کہ حفظ الایمان صـ۸ و براہین قاطعہ صـ۵۱ و تحذیر الناس صـ۳ صـ۱۴ صـ۲۸ کی ان عبارتوں میں خود تھانوی و انبہٹی صاحبان کے نزدیک بھی یقیناً کفر و ارتداد و بے دینی و وہابیت ہے اور ان کے لکھنے والوں پر کافر مرتد۔ بے دین وہابی ہونے کے جو فتوے حسام الحرمین شریف میں صادر فرمائے گیے ہیں وہ قطعاً بلاشبہہ حق و صحیح و درست ہیں "—— (شمع منور رہ نجات صـ۱۴۲ تا ۱۴۴)

یہ قاہر رَد شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان نے اوّلاً " رد المہند " صـ۱۲ میں فرمایا پھر راندیر سورت میں دیوبندی مولوی محمد حسین کے ساتھ اسی کے مدرسہ محمدیہ میں مناظرہ کرتے ہوئے یہ قاہر رَد فرمایا جس میں مزید فرمایا کہ

"—— ورنہ اسی بات پر فیصلہ ہے کہ "حسام الحرمین شریف" میں حفظ الایمان تھانوی و براہین قاطعہ گنگوہی

تحذیر الناس نانوتوی کی جن عبارتوں پر مکۂ معظمہ و مدینۂ طیبہ کے علمائے کرام و مفتیان عظام نے کفر و ارتداد و بے دینی و وہابیت کے فتوے دیئے ہیں "المہند" کی اصل عربی میں ان عبارتوں کے عربی ترجمے اور "المہند" کے اردو ترجمے میں وہ اصل عبارتیں دکھا دیجیے "۔ (شمع منورہ نجات صفحہ ۱۱)

دیوبندی مولوی ابوالوفا شاہجہاں پوری کے ساتھ فیض آباد کورٹ کے مناظرہ میں بھی حضرت شیر بیشۂ سنت نے یہی قاہر رَد فرمایا۔ اور پھر راندیر میں دیوبندیہ کی اِس قاہر رَد پر کیا حالت ہوئی اس کا تذکرہ فرمایا کہ

"مولوی راندیری صاحب ان عباراتِ حفظ الایمان و براہین قاطعہ و تحذیر الناس میں سے نہ تو کسی عبارت کا عربی ترجمہ "المہند" کی اصل عربی میں اور نہ کوئی اصل عبارت "المہند" کے اردو ترجمے میں دکھا سکے اور نہ کبھی کوئی وہابی دیوبندی مولوی صاحب قیامت تک دکھا سکتے ہیں اور مدرسۂ محمدیہ تو اس وقت وہابی دیوبندی مولوی صاحبوں سے بھرا ہوا تھا ــــ ان میں کے مشہور لوگوں کے نام یہ ہیں ــــ مولوی عزیز گل کابلی، مولوی مہدی حسین شاہجہانپوری، مولوی ابراہیم راندیری، مولوی احمد اشرف راندیری، مولوی اسمٰعیل بسم اللہ، مولوی اسمٰعیل صادق، مولوی عبدالرحیم راندیری صاحبان سب کے سب خاموش و دم بخود رہ گیے فللّٰہ الحمد وعلیٰ حبیبہٖ و آلہ الصلوٰۃ والسلام "۔ (شمع منورہ نجات صفحہ ۱۲)

"المہند" کی مُہروں کا حال

"المہند" نے علامہ برزنجی کے رسالہ "تنقیف الکلام" کے اوّل سے ایک عبارت نقل کی اور ایک عبارت بیچ میں سے نقل کی اور ایک عبارت آخر میں سے نقل کی اور باقی رسالہ پورے کا پورا ہضم کر لیا اور اس کو "المہند" کی تقریظ بتایا ــــ کہیے یہ کھُلا ہوا فریب اور دھوکا ہے یا نہیں؟ ــــ

برزنجی صاحب کے اس رسالہ پر تیئیس مہریں تھیں وہ تیئیس مہریں سب کی سب "المہند" پر اتار لیں کیا یہ انبہٹی صاحب کا ڈبل فریب نہیں۔ کیا ہر شخص اس طرح اپنی کتاب پر دنیا بھر کی کتابوں سے مہریں نہیں اتار سکتا ہے ــــ اسی "المہند" کے صفحہ ۶۶ و ۶۷ پر مفتیٔ مالکیہ اور

ان کے بھائی صاحب کی تقریظیں چھاپی ہیں اور بمصداق چہ دلا ور است دزدے کہ بکف چراغ دارد[۱] - یہ بھی لکھ دیا کہ

"مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی صاحب نے بعد اس کے کہ تصدیق کردی تھی مخالفین کی سعی کی وجہ سے بحیلۂ تقویت کلمات واپس لے لیا اور پھر واپس نہ کیا اتفاق سے ادن کی نقل کرلی گئی تھی سو ہدیۂ ناظرین ہے "۔

کیا انبھٹی صاحب سے سیکھ کر اسی طرح ایک شخص اپنی تحریر پر دنیا بھر کے موافق و مخالف تمام علما کی تقریظیں چھاپ کر یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان حضرات نے بعد اس کے کہ تصدیق کردی تھی مخالفین کی سعی کی وجہ سے اپنی تصدیقات کو بحیلۂ تقویت کلمات واپس لے لیا اور پھر واپس نہ کیا اتفاق سے ان کی نقلیں کرلی گئیں تھیں سو ہدیۂ ناظرین ہیں۔

پھر یہ بات بھی قابل ملاحظہ ہے کہ اگر مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی صاحب نے انبھٹی صاحب کا مکر و فریب معلوم کرنے کے بعد اپنی تقریظوں کو واپس لے لیا تو وہ "المہند" کے مقرظ و مصدق ہی نہیں رہے پھر ان کی تصدیق چھاپنا کتنی بڑی بے ایمانی ہے اور اگر مخالفین کی خوشامد کی وجہ سے انھوں نے حق کو چھپایا تو وہ حضرات معاذ اللہ حق پوش باطل کوش ٹھہرے پھر بھی ان کی تقریظ کو چھاپنا کتنی بڑی بددیانتی ہے "۔ (مناظرہ ادری ص۱۱۵ تا ص۱۱۶)

یہ رد بالغ "رادّ المہند" میں ۳۶ویں، ۳۷ویں نمبر کے تحت بھی ص۱۱۹ سے دیکھا جا سکتا ہے۔

"المہنّد" کی حالتِ زار

"مکۂ معظمہ کے مفتیٔ حنفیہ کے دستخط اور مہر "المہنّد" پر نہیں ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان پر انبھٹی جی کی مکاری کھل گئی اور انھوں نے اس کی تصدیق نہیں فرمائی حالانکہ "حسام الحرمین" میں ان کی تقریظ موجود ہے۔

حضرت شیخ الدلائل مولانا مولوی شاہ عبدالحق صاحب الٰہ آبادی مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تقریظ شریف "حسام الحرمین" میں موجود ہے اور "المہنّد" پر ان کے دستخط بھی نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت شیخ الدلائل عربی اردو دونوں زبانیں جانتے اور دیوبندیوں کے عقائد کفریہ سے بخوبی واقف تھے اگر انبھٹی جی ان کی خدمت میں

---

[۱] چور کتنا دلیر ہے کہ ہاتھ میں چراغ لیے ہوئے ہے۔ ۱۲ منہ

حاضر ہوتے تو ان کی ساری دجالی کا لفافہ حضرت ہی کھول ڈالتے اس لیے ان کے دستخط بھی نہیں لیے گئے یہ بھی کذابی کی دلیل ہے۔

مدرسہ صولتیہ جو مکہ مکرمہ میں تھا اس کے مدرسین اکثر دیوبندیہ کے عقائد سے واقف تھے ان میں کے بعض حضرات نے "حسام الحرمین" پر تقریظ لکھی مگر "المہند" میں ان میں سے کسی کے دستخط بھی نہیں یہ بھی کذابی کی دلیل ہے"۔

(رادالمہند ص ۱۱۸، ۱۱۹ شائع کردہ از بمبئی)

"المہند" کی دن دھاڑے آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش

"جب انبہٹی جی نے دیکھا کہ کھایا اور کال بھی نہ کٹا اس قدر کذب و فریب کے بعد بھی حرمین شریفین سے کچھ زائد مہریں نہیں ملیں تو مجبوراً اپنے جرگہ کے دیوبندیوں سے ہی تقریظیں لکھوا کر ان کے ترجمے کر کے چھاپ دیں اور اس طرح "حسام الحرمین شریف" کی نقل اتاری مگر بات تو یہ ہے کہ

"المہند" نقل میں ہے کچھ نہ کم — آنچہ آدم می کند بوزینہ ہم

جس قدر دیوبندی وہابیوں کی تقریظیں "المہند" پر ہیں ان کے نام یہ ہیں محمد حسن[۱] دیوبندی احمد حسن[۲] امروہی عزیز الرحمٰن[۳] دیوبندی دیوبندی دھرم کے حکیم الامت اشرفعلی[۴] تھانوی محمود حسن[۵] دیوبندی قدرت اللہ[۶] مراد آبادی حبیب الرحمٰن[۷] دیوبندی قاسم[۸] نانوتوی لخت جگر محمد احمد نانوتوی غلام رسول[۹] مدرس دیوبند سہول[۱۰] مدرس دیوبند عبدالصمد[۱۱] بجنوری مدرس دیوبند محمد اسحٰق[۱۲] منٹوری ریاض الدین[۱۳] میرٹھی امام الوہابیہ[۱۴] کے نئے خلیفہ اور جمعیۃ الوہابیہ کے صدر کفایت اللہ شاہجہانپوری ضیاء الحق[۱۵] مدرس امینیہ دہلی محمد قاسم[۱۶] مدرس امینیہ دہلی عاشق الٰہی[۱۷] میرٹھی سراج احمد[۱۸] مدرس سردھنہ ضلع میرٹھ محمد اسحٰق[۱۹] میرٹھی حکیم مصطفٰے[۲۰] بجنوری رشید احمد[۲۱] گنگوہی کے دلبند مسعود احمد گنگوہی محمد یحیٰی[۲۲] سہسرامی مدرس مظاہر علوم سہارنپور کفایت اللہ[۲۳] گنگوہی عبدالرحیم[۲۴] رائے پوری ــــــ ملاحظہ ہو چنے ہوئے دیوبندیوں وہابیوں سے تقریظیں لکھوائیں اور ترجمہ کے ساتھ چھپوائیں تاکہ دیکھنے والا سرسری نظر سے دیکھ کر تو شبہہ میں پڑ جائے کہ آہا "المہند" پر بھی بہت سے علماء کی مہریں ہیں"۔ (رادالمہند ص ۱۱۶)

"المہند" پر حرمین طیبین کی قابلِ اعتماد ایک مہر بھی نہیں

"المہند" پر مکۂ معظمہ و مدینۂ طیبہ کی کل اکتیس[۳۱] مہریں ہیں ان میں دو[۲] تو مفتی مالکیہ اور ان کے

بھائی صاحب کی مُہریں فرضی ثابت ہوئیں اور ایک مُہر مفتی برزنجی کی ان کے رسالہ سے اتاری گئی ہے تیئیس[۲۳] اس کے ساتھ کی "المهند" پر نہیں علامہ برزنجی کے رسالہ[۱] پر ہیں اور ایک محمد صدیق افغانی کی ہے ایک کسی محب الدین مہاجر کی ہے تو "المهند" پر حرمین شریفین کی نہ رہیں مگر تین مُہریں "۔۔۔ (رادّ المهند ص۱۱۹)

پھر حاشیہ میں فرمایا

"۔۔۔ ان تین کا بھی حال یہ ہے کہ علامہ شنقیطی نے تو "المهند" ہی کا رَد لکھا اور احمد رشید خاں نواب میں نواب اور خاں بتا رہا ہے کہ یہ بھی کوئی المهند ہی ہیں انبہٹی جی کی تلبیس ہے کہ نواب کو نام کے بعد ڈال دیا۔ اب رہے علامہ محمد سعید بابصیل تو ان کی تقریظ پوری نقل نہیں کی بلکہ کتر بیونت کاٹ چھانٹ کرکے خلاصہ لکھا جس کا صفحہ ۲۰ پر اقرار بھی ہے تو "المهند" کے پاس ایک سر بھی قابلِ اعتماد نہیں رہی۔ ۱۲ منہ "۔۔۔ (رادّ المهند ص۱۱۹)

پھر آگے فرمایا

"۔۔۔ یہی "المهند" تھی جسے دانذیر کے دیوبندیہ لے کر بہت ناز سے اچھلتے تھے کہ "المهند" میں حرمین شریفین کی پچاس مُہریں ہیں جب اصل واقعہ انہیں اچھی طرح کھول کر دکھا دیا گیا تو سب ساکت و مبہوت ہو گئے۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ انبہٹی جی "المهند" کے ساتھ ردّ وہابیہ میں بھی کوئی رسالہ لکھ کر لے گئے تھے جن پر "المهند" کا جادو چل گیا اُن سے "المهند" پر تقریظ لکھوائی اور جہاں فریب و مکر سے کام بنتا نہ دیکھا وہاں ردِّ وہابیہ کا رسالہ پیش کرکے اس پر تقریظ لکھوائی اور ہندوستان آکر وہ سب مہریں "المهند" پر چھاپ دیں۔ چنانچہ دمشق کے علامہ شیخ مصطفےٰ بن احمد شطی حنبلی کی تقریظ میں یہ عبارت موجود ہے

"۔۔۔ خاصانِ خدا میں سے جناب عالم فاضل فہیم عقیل کامل اس رسالہ کے مؤلف بھی ہیں جو چند شرعی مسئلوں اور شریف علمی بحثوں پر مشتمل ہے وہابی فرقہ کی تردید کے لیے "۔۔۔

اسی طرح علامہ شیخ محمود رشید عطار کی تقریظ میں یہ عبارت موجود ہے

۱؎ یعنی "تنقیف الکلام" جس کے اول آخر اور بیچ سے ایک ایک عبارت نقل کرکے اسے "المهند" کی تصدیق بتایا جیسا کہ ص۳۲ پر "مناظرہ ادرہی" اور "رادّ المهند" سے گذرا۔ ۱۲ منہ

۔۔۔۔ " میں مطلع ہوا اس تالیف جلیل پر، پس پایا اس کو جامع ہر باریک و باعظمت مضمون کا۔ جس میں رد ہے بدعتی وہابیوں کے گروہ پر " ۔۔۔۔

ان دونوں عبارتوں سے صاف ثابت ہوگیا کہ ان دونوں صاحبوں نے کسی ایسے رسالہ پر دستخط کیے تھے جو وہابیوں کے رَدمیں تھا اور ظاہر ہے کہ " المہند " وہابیوں کے رَد میں نہیں بلکہ دیوبندیوں کے اوپر سے وہابیت کا الزام دور کرنے میں ہے تو ظاہر ہوا کہ ان دونوں صاحبوں نے " المہند " پر مہریں نہیں کیں بلکہ انبہٹی جی نے ردِّ وہابیہ کے رسالہ پر حاصل کیں اور اس پر سے " المہند پر اتارلیں ؎

ہم نظر بازوں سے تو چھپ نہ سکا اے ظالم ؎ توجہاں جاکے چھپا ہم نے وہیں دیکھ لیا

(۴۰) جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ انبہٹی جی نے رسالہ رَدّ وہابیہ پر بھی کچھ مُہریں لیں اور اس پر سے " المہند " پر اتارلیں تو اب جتنی تقریظیں ایسی ہیں جن میں مضمون کا تذکرہ نہیں صرف اتنا لکھ کر تصدیق کردی ہے کہ ہم نے یہ رسالہ دیکھا اسے صحیح پایا وغیرہ وہ سب اعتبار کے قابل نہیں رہیں کیا معلوم وہ مُہریں بھی رَدِّ وہابیہ ہی کے رسالہ پر سے " المہند " پر اتاری گئی ہوں " ۔۔۔۔

" المہنّد " کی دجّالیاں مکّاریاں

۔۔۔۔ " ہاں اشرفعلی تھانوی و خلیل احمد انبہٹی و مرتضیٰ حسن دربھنگی و مبلغ وہابیہ ایڈیٹر النجم عبدالشکور کاکوروی و محمد حسین راندیری و غلام نبی تاراپوری و احمد بزرگ ڈابھیلی اور تمام وہابی دیوبندی صاحبان آپ لوگ ملاحظہ فرمایئے آپ صاحبوں کی مایۂ ناز " المہند " کیسی کیسی دجّالیاں کررہی ہے

اپنے[۱] دھرم کے پیشواؤں کی اصل عبارتیں پیش نہ کرنا اپنا[۲] عقیدہ اپنی مذہبی کتابوں کے خلاف بتانا۔ چھپی[۳] ہوئی کتابوں کے مضمون سے انکار کرجانا۔ خلاصہ[۴] کے نام سے بالکل نیا مضمون لکھنا جس کے معنیٰ کا بھی اُن کتابوں میں پتہ نہیں ۔ ایک نئی[۵] عبارت گڑھ کر اسے اپنی کتابوں کی عبارت بنادینا ۔ جو مضمون[۶] اصل کتابوں میں ہے اُس پر کفر کا فتویٰ دے دینا۔ جو[۷] ان کی کتابوں میں چھپے ہوئے مضمون کے مطابق عقیدہ رکھے اُسے مُلحد[۸] زندیق[۹] ملعون[۱۰] کافر[۱۱] مرتد[۱۲] کہنا۔ جس بات کو ان کی کتابوں میں شرک یا بدعتِ سیئہ یا حرام لکھا ہے اسے اعلیٰ[۱۳] درجہ کی عبادت جنّت[۱۴] کے درجے حاصل ہونے کا ذریعہ نہایت[۱۵] ثواب بلکہ واجب[۱۶] کے قریب نہایت[۱۷] پسندیدہ اعلیٰ[۱۸] درجہ کا مستحب (لکھ دینا)

علم غیب[19] کے حکم کو لفظ عالم الغیب کا اطلاق بنانا انکار تخصیص[20] کو اقرار تخصیص بنانا انکار فرق[21] کو طلب فرق بنانا۔

ایسا[22] کے لفظ کو اڑا دینا جھوٹ[23] بول کر علمائے حرمین کو دھوکے دینا حضور[24] اعلیٰحضرت امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

گالیاں دینا علماء[25] کی مُہریں لے کر "المہند" کی عبارت بدل ڈالنا دیوبندی[26] جرگہ کے مولویوں کی تقریظیں چھاپنا مُہریں[27]

چھاپ کر کہہ دینا کہ ان کی اصل ہمارے پاس نہیں دوسرے[28] رسالہ سے "المہند" پر مُہریں اتار لینا ردّ وہابیہ[29] کے

رسالہ پر مُہریں لے کر "المہند" پر اتار لینا وغیرہ وغیرہ۔

ارے بولو بولو جلد بولو کیا اسی کا نام حقانیت ہے کیا اسی "المہند" پر اُچھلتے کودتے ناچتے تھے کیا اسی

"المہند" کو حسام الحرمین شریف کے سامنے پیش کرتے تھے ارے شرم! شرم!! شرم!!! خدا سے ڈرو۔ دیوبندی

دھرم سے توبہ کرو۔

مسلمانو! للہ انصاف! ایسے ناپاک تقیوں ایسے ملعون جھوٹوں فریبوں اور ناپاکیوں بے باکیوں چالاکیوں

عیاریوں مکاریوں دغابازیوں خباثتوں شناعتوں شرارتوں سے اگر انبہٹی جی نے اپنے موافق فتاویٰ حاصل کر بھی لیے ہوں

تو کیا اس سے دیوبندیوں کا کفر اٹھ سکتا ہے ہرگز نہیں ———— پھر کچھ معلوم ہے یہ ناپاک حرکتیں کسی جاہل دیوبندی

کی نہیں بلکہ ایسی خبیث ملعون کتاب کا مصنف دیوبندی دھرم کا سرغنہ خلیل احمد انبہٹی ہے اور اس پر تصدیق کرنے والا

دیوبندی دھرم کا بڑا گرو طائفۂ وہابیہ کا حکیم الامۃ اشرفعلی تھانوی ہے پھر اس پر بہت بڑے چھوٹے چنگی پوٹے وہابیوں

دیوبندیوں کی تصدیقیں ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جھوٹ اور تقیہ اور فریب جس پر سنیوں کا بچہ بچہ لعنت بھیجتا ہے

وہی دیوبندیت کے تاج کا سب سے اعلیٰ موتی ہے فَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ۔

پیارے بھائیو! اب تم خود ہی انصاف کرو **حسام الحرمین شریف میں تو دیوبندیوں کی اصل عبارتیں لکھی گئی ہیں** جن پر علمائے کرام و مفتیان عظام مکۂ معظمہ و مدینۂ طیبہ نے بالاتفاق کفر و ارتداد کے فتوے

دیئے لیکن "المہند" میں ان کفری عبارتوں میں سے کسی ایک کا بھی پتہ نہیں تو اب تم خود ہی سمجھ لو کہ "حسام الحرمین شریف"

حق و صحیح اور "المہند" جھوٹی ناپاک ملعون یہ فضیح ہے یا نہیں؟ (زادالمہند ص ۱۱۹ تا ص ۱۲۳)

ایک سہل بات

"المہند" میں شائع شدہ تصدیقات میں

نہ تو یہ ہے کہ

___ تھانوی، گنگوہی، انبہٹی و نانوتوی صاحبان، حفظ الایمان و براہین و تحذیر و فوٹو فتوائے گنگوہی کی عبارات قطعیہ کے (معاذاللہ) لکھنے اور قائل و معتقد ہونے کے باوجود مسلمان ہیں

اور نہ یہ ہے کہ

___ حفظ الایمان و براہین و تحذیر و فوٹو فتوائے گنگوہی میں کُفریاتِ قطعیہ یقینیہ نہیں ہیں۔

اور نہ یہ ہے کہ

___ حفظ الایمان و براہین و تحذیر و فوٹو فتوائے گنگوہی کی عبارات کی بنا پر تھانوی و گنگوہی و انبہٹی و نانوتوی صاحبان کے خلاف **حسام الحرمین** میں جو فتاوے صادر فرمائے گئے وہ (معاذاللہ) غلط اور ناقابل عمل ہیں۔

اور نہ یہ ہے کہ

___ حسام الحرمین میں جو ہمارے فتاوے ہیں وہ ہمیں دھوکہ دے کر ہم سے لیے گئے ہیں ہم نے ناواقفی بے علمی میں لکھے ہیں۔

اور نہ یہ ہے کہ

___ حسام الحرمین والے فتاوے ہم نے واپس مانگ لیے اور اب جو انہیں پیش کرے وہ جھوٹا ہے۔

اور نہ یہ ہے کہ

___ اب مولوی خلیل انبہٹی صاحب نے ہمارے سامنے حفظ الایمان، براہین قاطعہ، تحذیر الناس اور فوٹو فتوائے گنگوہی کی عبارتیں بعینہا و بالفاظہا پیش کیں، ہم نے ان عبارتوں میں غور کیا اور سمجھا کہ وہ عبارتیں کفر نہیں ان عبارتوں کا قائل و مصنف و معتقد اور مصحح و مصدق کافر نہیں۔ مرتد نہیں۔ گمراہ نہیں۔

جب "المہند" میں یہ **تفصیل نہیں** یہ توضیح نہیں اور **ہرگز نہیں** ہے[1] تو وہ "حسام الحرمین" کا جواب تو کیا ہو سکے گی اس سے "**حسام الحرمین**" کی **حقانیت و صداقت** کے روئے روشن پر ذرہ برابر **آنچ بھی نہیں آسکتی**۔

---

[1] جیسا کہ محبوب ملت حضرت علامہ مولینا محبوب علی خاں علیہ الرحمۃ والرضوان نے "لاجواب تحقیق واقعیت المہند" ص۸، ۹ میں ۱۳۸۸ھ افادہ فرمایا۔ ۱۲ منہ

"دیوبندیہ وہابیہ اگر سچے ہوتے تو اس فتویٰ کے حکم سے برارت کی صرف یہی صورت ہوسکتی تھی کہ اپنی وہ تمام اصل عبارتیں جنھیں علمائے اہل سنّت کفر بتاتے ہیں اور جن پر "حسام الحرمین شریف" میں کفر کا فتویٰ لیا گیا سب کی سب بعینہا بلاکم وکاست بغیر کسی قسم کی تغیر وتبدیل وتحریف اور کمی بیشی کے علمائے کرام حرمین طیّبین کے سامنے پیش کردیتے ——— پھر جس قدر چاہتے اُن کی تاویلیں بھی عرض کرتے علمائے کرام ان عبارتوں کو ملاحظہ کرتے ان کی تاویلوں پر نظر فرماتے پھر اگر کفر ہوتا تو کفر کا فتویٰ دیتے کفر نہ ہوتا تو صاف لکھ دیتے کہ ان عبارتوں میں کفر نہیں ان کے لکھنے والے کافر نہیں بلکہ مسلمان ہیں۔ اس قسم کا اگر فتویٰ لاتے تو بیشک وہ اعتبار کے قابل ہوتا ——— مگر انبہٹی جی نے اپنے دیوبندی پیشواؤں کی کفری عبارتوں میں سے ایک بھی نہیں پیش کی بلکہ سب کی سب اپنی اندرونی جیب میں چھپالیں اور جھوٹی عبارتیں گڑھ کر پیش کیں" ——— (راد المہند صد ۱۲۴، ۱۲۵)

آخر انبہٹی صاحب نے ایسا کیوں کیا

حضرت شیر بیشۂ سُنّت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

"انبہٹی جی اور سارے کے سارے **دیوبندی** وہابی سب کے سب **جانتے** تھے کہ ضرور ضرور بیشک بلاشبہہ ان کی ان **ملعون عبارتوں** میں قطعاً یقیناً اللہ ورسول جلّ جلالہٗ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی **توہین** اور گستاخی اور ضروریاتِ دین کا انکار اور کفر وارتداد ہے۔ اگر وہی اصل عبارتیں پیش کردیں گے تو پھر وہی کفر وارتداد کا فتویٰ لگے گا جو "حسام الحرمین شریف" میں پہلے لگ چکا ہے۔ ہزار بہانے کریں گے ایک نہیں چلے گا لاکھ تاویلیں گڑھیں گے ایک نہیں سُنی جائے گی اسی لیے اُن اصل عبارتوں کو پیش کرنے کی ہمت نہیں ہوئی اور نئی عبارتیں گڑھ کر پیش کرنی پڑیں تو **"المہند" سے ثابت ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک بھی یہ عبارتیں کفر اور ان کے لکھنے والے کافر مرتد ہیں** وللہ الحمد۔

ارے وہابیو دیوبندیو دیکھو اسے حق کا غلبہ کہتے ہیں کہ تمہاری ہی "المہند" تمہارے ہی ہاتھوں سے تمہاری ہی گردنوں پر چل گئی اور دیوبندیت کا کام تمام کرگئی۔ یہ "المہند" کیا ہے گویا "حسام الحرمین شریف" کی صیقل ہے۔ حق وہ ہے جو سر پر چڑھ کر بولے ———" (راد المہند صد ۱۲۷)

مسلمانو !

اس دنیا میں جہاں

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ (پ۵ ع۶)	ایمان والے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں ۔

کا نور پر سرور ہے وہیں

وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ الطَّاغُوْتِ (پ۵ ع۶)	اور کفار شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں ۔

کا بھی ظہور ہے ۔

کافروں کے لیے

وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَوْلِیٰٓئُھُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَھُمْ مِنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ط (پ۳ ع۲)	اور کافروں کے حمایتی شیطان ہیں، وہ انہیں نور سے اندھیریوں کی طرف نکالتے ہیں ۔

کی قہری مار ہے ـــــــ اور

ایمان والوں کے لیے

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ۵ (پ۳ ع۲)	اللہ والی ہے ایمان والوں کا ۔ انہیں اندھیریوں سے نور کی طرف نکالتا ہے ۔

کی بشارت ہے

اور حق کا طالب نامراد نہیں رہتا

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا ط (پ۲۱ ع۲)	اور جنھوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھا دیں گے ۔

دیوبندیہ قتال فی سبیل الطاغوت سے کب باز آتے ہیں اگرچہ ہر بار منھ کی کھاتے اور ذلت و شکست سے دوچار ہوتے ہیں ـــــــ فتح ونصرت اور غلبہ وشوکت تو نصیبۂ اہل حق ہے

اَلْاِسْلَامُ یَعْلُوْ وَلَا یُعْلٰی ۔	اسلام غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا ۔

دیوبندیہ اپنی انہیں طاغوتی کوششوں سے ایک اندھیری یہ ڈالتے ہیں کہ

"حسام الحرمین شریف" میں پہلے "تحذیرالناس" کے صفحہ ۱۴ والی عبارت لکھی ہے پھر صفحہ ۲۸ والی عبارت لکھی ہے پھر صفحہ ۳ والی عبارت لکھی ہے اور اس طرح مقدم و مؤخر کرکے مسلسل ایک عبارت بناکر کفری معنیٰ پیدا کر لیے گئے ہیں۔

سرخیل گروہ اہل حق حضرت شیر بیشۂ سنّت علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں

"موضع ادری ڈاکخانہ اندارا ضلع اعظم گڑھ کے مناظرہ میں پھر شہر گیا کے مناظرے میں بھی مولوی منظور سنبھلی صاحب نے یہی اعتراض کیا ____ میں نے جواب دیا کہ ____ "تحذیرالناس" صفحہ ۳ کی عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کے وصفِ مبارک خَاتَمَ النَّبِیّٖن کے اس ضروری دینی معنیٰ کو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم تمام انبیاء علیہم الصّلاۃ والسّلام کے مبعوث ہوچکنے کے بعد مبعوث ہوئے ہیں اور حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصّلاۃ والسّلام بعثت کے لحاظ سے سب سے آخری نبی ہیں۔ عوام یعنی ناسمجھ لوگوں کا خیال اور اہلِ فہم یعنی سمجھ دار لوگوں کے نزدیک غلط و باطل بتایا۔ یہ ایک عقیدۂ ضروریہ دینیہ کا انکار اور ایک مستقل کفر ہے۔

"تحذیرالناس" صفحہ ۱۴ والی عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کے زمانۂ اقدس میں کسی اور نئے نبی کے پیدا ہونے کے شرعاً محال و غیر ممکن ہونے کا انکار کیا اور صاف لکھ دیا

____ "اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو تو بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے" ____

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کے زمانۂ مبارک میں اور نبی کے پیدا ہونے کو شرعاً جائز و ممکن بتانا اور اسے ختمِ نبوّت کے خلاف نہ ٹھہرانا' یہ ایک دوسرے عقیدۂ ضروریۂ دینیہ کی تکذیب اور دوسرا مستقل کفر ہے۔

"تحذیرالناس" صفحہ ۲۸ والی عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کے بعد بھی جدید نبی کے پیدا ہونے کے شرعاً محال اور ناممکن ہونے کا انکار کیا اور صاف لکھ دیا

____ "اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمّدی میں کچھ فرق نہ آئے گا" ____

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کے بعد جدید نبی کے پیدا ہونے کو شرعاً جائز و ممکن بتانا اور اس کو ختمِ نبوّت کے مخالف نہ ٹھہرانا یہ ایک تیسرے عقیدۂ ضروریۂ دینیہ کو جھٹلانا اور تیسرا مستقل کفر ہے تو ہر ایک عبارت میں ایک ایک کفر بکا ہے۔ لہذا اگر پہلے صفحہ ۳ والی پھر صفحہ ۱۴ والی پھر صفحہ ۲۸ والی عبارتیں لکھی جائیں تو بھی تین کفر ہوتے۔

اگر پہلے صفحہ ۲۸ والی پھر صفحہ ۱۴ والی پھر صفحہ ۳ والی عبارتیں نقل کی جاتیں تو بھی تین کفر ہوتے۔ اگر پہلے صفحہ ۳ والی پھر صفحہ ۲۸ والی پھر صفحہ ۱۴ والی عبارتیں درج کی جاتیں تو بھی تین کفر ہوتے۔ اگر پہلے صفحہ ۲۸ والی پھر صفحہ ۳ والی پھر صفحہ ۱۴ والی عبارتیں تحریر کی جاتیں تو بھی تین کفر ہوتے۔ اگر پہلے صفحہ ۱۴ والی پھر صفحہ ۳ والی پھر صفحہ ۲۸ والی عبارتیں مندرج کی جاتیں تو بھی تین کفر ہوتے۔ اور اب کہ پہلے صفحہ ۱۴ والی پھر صفحہ ۲۸ والی پھر صفحہ ۳ والی عبارتیں پیش کی گئی ہیں اب بھی وہی تین کفر ہیں **ہر ایک عبارت الگ الگ کفری معنیٰ میں مستقل اور متعین ہے**۔ ترتیب بدل جانے سے کفری معنیٰ پیدا نہیں ہوئے بلکہ **ہر ایک عبارت کفری معنیٰ بتانے میں** ایسی **صریح نص مفسر** ہے کہ ان تینوں عبارتوں میں سے کسی عبارت میں کسی اور اسلامی معنیٰ کا قطعاً کوئی احتمال ہی نہیں پھر ترتیب بدل جانے پر آپ کا اعتراض لغو اور مہمل و بے کار ہوگیا یا نہیں۔

اس لاجواب قاہر جواب پر ادری کے مناظرے میں مولوی منظور سنبھلی صاحب کو قطعاً ساکت و صامت ہی ہونا پڑا تھا اور ان کی حمایت و امداد کے لیے ضلع اعظم گڑھ و ضلع گورکھپور و ضلع بلیا و ضلع جون پور کے جو ڈیڑھ سو وہابی دیوبندی مولوی صاحبان ادری کے جلسۂ مناظرہ میں جمع ہوگئے تھے ان میں سے بھی کوئی صاحب اس قاہر و لاجواب ایراد کا کوئی جواب نہیں دے سکے تھے۔

کمال حیا داری یہ ہے کہ مناظرۂ گیا میں بھی وہی بات اپنی پرانی بوسیدہ جس کی دھجیاں برسوں پہلے اڑا چکا تھا پھر میرے آگے پیش کر دی اور میں نے پھر اپنا وہی قاہر و زبردست ایراد کچھ توضیح و تمثیل کے اضافے کے ساتھ اس پر نازل کر دیا اور مولوی منظور سنبھلی صاحب کو اس جواب کے جواب سے پھر **عاجز و مبہوت** ہی ہونا پڑا اور گیا کے اس جلسۂ مناظرہ میں مولوی عبدالقدوس و مولوی ولایت حسین و مولوی ناظر امام وغیرہم پینسٹھ وہابی دیوبندی مولوی صاحبان مولوی منظور سنبھلی صاحب کی امداد و اعانت کے لیے موجود تھے اُن میں سے بھی کسی صاحب سے اس لاجواب جواب کا کچھ جواب نہیں دیا جا سکا فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَعَلٰی حَبِیْبِہٖ وَاٰلِہٖ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ۔" (شمع منور روبخات ص ۱۳۹ تا ۱۴۰)

ایک اندھیری دیوبندیہ نے یہ بھی ڈالی کہ

"اعلیٰحضرت نے "حسام الحرمین" میں عبارت "حفظ الایمان" کا لفظی ترجمہ پیش کر دیا اس لفظی ترجمہ کی وجہ سے علمائے حرمین نے کفر کا فتویٰ دے دیا اور .... انبھٹی صاحب کا مقصد یہ تھا کہ علمائے حرمین

"حفظ الایمان" کی عبارت کا پُورا پُورا صحیح مطلب سمجھ کر علیٰ وجہ البصیرۃ فتویٰ دیں اس لیے .... تھانوی کے کلام کا خلاصہ اور مطلب اپنے لفظوں میں لکھ کر اس پر فتویٰ لیا آپ کے **اعلیحضرت کا پیش کیا ہوا ترجمہ بیشک صحیح اور مطابقِ اصل ہے** مگر لفظی ہونے کی وجہ سے توہین ہوگیا اور "المعتمد" میں پیش کیا ہوا ترجمہ بامحاورہ ہے اس لیے توہین نہ ہوا" ____

موضع ادری ضلع اعظم گڑھ میں مولوی منظور سنبھلی نے یہ اعتراض کیا تھا ____ اس کے جواب میں حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمایا

____ "المعتمد" پر میرے لاجواب اعتراضات کے جواب سے عاجز ہوکر مولوی سنبھلی صاحب نے یہ تو قبول دیا کہ "حسام الحرمین شریف" میں عبارت تھانوی کا جو ترجمہ پیش کیا گیا ہے وہ صحیح اور مطابقِ اصل ہے مگر اتنے ہی پر اکتفا کرتے تو ہمارا اُن کا اتفاق ہوجاتا لیکن افسوس کہ اتنا کہنے کے بعد پھر احبار پرستی کی رگ پھڑک اٹھتی ہے تو تھانوی کے کُفر پر پردہ ڈالنے کے لیے یوں کہتے ہیں کہ یہ بامحاورہ نہیں لفظی ترجمہ ہے اسی وجہ سے یہ مصیبت تھانوی صاحب پر آگئی کہ اُن پر خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم کے گھروں سے کُفر کا فتوے لگ گیا۔ الحمدللہ وَالْحَقُّ مَاشَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ[1] ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری۔

اب میں آپ کو چیلنج دیتا ہوں کہ آپ اس بات کا ثبوت دیں کہ وہ ترجمہ عربی محاورے کے خلاف ہے اور وہ کون سی بات ہے جس پر اصل عبارت تھانوی دلالت نہیں کرتی مگر ترجمہ اس پر دلالت کر رہا ہے آپ نے جو جملہ کانت فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ ثم علیھا وبارک وسلم تحت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ پیش کیا ہے اُس پر قیاس مع الفارق ہے۔ عربی میں کسی معظم کے لیے واحد کی ضمیر بولنا توہین نہیں اردو میں واحد کی ضمیر سے اگر مقصود اظہار عظمت ومحبت نہ ہو تو توہین ہے۔ عربی کانت فلانۃ تحت فلان کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ فلاں عورت فلاں مرد کی بیوی تھی اردو میں اس رشتہ کو یوں نہیں بتاتے کہ فلاں عورت فلاں کے نیچے تھی بلکہ یہی کہتے ہیں کہ فلاں عورت فلاں مرد کی بیوی تھی ان وجوہ سے اس جملہ کا لفظی ترجمہ توہین ہوگیا۔ لیکن عبارت "حفظ الایمان" میں یہ لفظ ہے

---

[1] اور حق وہ ہے جس کی دشمن بھی گواہی دیں۔ ۱۲ منہ

"اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے"

اس کا عربی ترجمہ صرف یہی ہے

"ای خصوصیة فیه لحضرۃ الرسالة"

عبارت تھانوی میں یہ ہے —— "ایسا علم غیب" —— عربی میں اس کا ترجمہ اس کے سوا کچھ اور ہو ہی نہیں سکتا کہ —— مثل ھٰذا العلم بالغیب —— پھر اب آپ کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ ترجمہ با محاورہ نہیں —— پہلے آپ یہ بتا دیتے کہ عربی محاورے میں اس کا ترجمہ یوں ہونا چاہیے تھا اور اس پر کلام عرب سے دلائل پیش کرتے اس کے بعد یہ کہنا کچھ زیبا تھا کہ ترجمہ بامحاورہ نہیں۔

رہا آپ کا ترجمہ "المہند" کو بامحاورہ بتانا تو یہ آپ کا ایسا سفید جھوٹ ہے جس کے بولنے کی انبہٹی صاحب کو بھی ہمت نہ ہو سکی ورنہ وہ اپنی گڑھی ہوئی عبارت کے مقابل اصل عبارت "حفظ الایمان" لکھ دیتے، کوئی ان کا کیا کر لیتا، یہی نا کہ اہل انصاف اس کذب وفریب پر لعنتِ الٰہی کا تحفہ بھیجتے تو وہ اب کیا کر لیں گے۔

آپ نے بزور زبان یہ کہدیا کہ "المہند" اور "حفظ الایمان" دونوں کی عبارتوں کے مطلب میں کچھ فرق نہیں۔ سُنیئے "حفظ الایمان" میں ہے

—— "آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا" ——

اور "المہند" میں ہے

—— "علم غیب کا اطلاق[لہ]" ——

کہیے ان دونوں میں زمین وآسمان کا فرق ہوا یا نہیں۔ حکم اور اطلاق دونوں کے درمیان فرقِ عظیم ہے یا نہیں؟

"حفظ الایمان" میں ہے

—— "ایسا علم غیب تو حیوانات وبہائم کے لیے بھی حاصل ہے" ——

"المہند" میں ہے

—— "بعض غیب کا علم اگرچہ تھوڑا سا ہو زید وعمرو بلکہ ہر بچہ اور دیوانہ بلکہ جملہ حیوانات اور چوپاؤں کو بھی حاصل ہے"

[لہ] حکم کا معنی "اطلاق" گڑھنے پر آگے صـ پر تفصیلی رَد آرہا ہے۔ ۱۲ منہ

"حفظ الایمان" میں لفظ "ایسا" حرفِ تشبیہ تھا۔ "المہند" کی عبارت میں تشبیہ پر دلالت کرنے والا کون سا لفظ ہے جو اصل کفر تھا اوسی کو اڑا دیا۔ کہیے فرق ہوا یا نہیں؟" (روداد مباحثۂ اہلسنت و وہابیہ ص۱۱۱ تا ص۱۱۲)

پھر دیوبندیت کا وہ سپوت پیدا ہوا جس نے ایمان کے ساتھ ساتھ عقل و فہم کی آنکھ پر بھی ٹھیکری رکھ لی۔ جس مکر کے کرنے اور جس جھوٹ کے بولنے میں دیوبندیہ کو شرم خلق آڑے آئی۔ دیوبندیت کا یہ سپوت اس مکر و زور پر بھی اقدام کر گیا بلکہ **دیوبندیہ کو تو اقرار** ہی کرتے بنی تھی کہ ـــــ "حسام الحرمین" میں پیش کردہ "حفظ الایمان و براہین و تحذیر" کا ترجمہ صحیح اور اصل کے مطابق ہے ـــــ دیوبندیت کے اس سپوت نے ع پدر اگر نتواند پسر تمام کند[ف] کا نقشہ کھینچ دیا اور اپنی کتاب انکشافِ مکر و باطل مسمّٰی بہ غلط "انکشاف حق" میں لکھ گیا

ـــــ "تحذیر الناس و حفظ الایمان و براہین قاطعہ کے کلام کو وہ حضرات (علمائے حرمین شریفین) نہیں پہچانتے تھے ان کے سامنے ان کی زبان میں جو **مضمون** بنا کر پیش کیا گیا اس پر ان حضرات نے حکم کفر دیا۔ جو مضمون ان حضرات کے سامنے پیش کیا گیا ہے اس مضمون کو جس مسلمان کے سامنے بھی پیش کیا جائے گا اگرچہ وہ مسلمان کم علم ہو اُس کو تو وہ بھی یقیناً کفر ہی بتلائے گا اُس کے کفر ہونے میں کسی کو شبہہ نہیں ہو سکتا مگر کلام تو اس میں ہے کہ وہ مضمون ان عبارات کا قواعد شرعیہ و اصول علیہ کے مطابق ہے نہیں" ـــــ (انکشاف ص۳۰)

بصیرت کا یہ اندھا اپنی بصارت اور نحو و صرف و عربی دانی سے بھی کورا تھا یا ہو گیا تھا کہ اُسے "حسام الحرمین" میں "حفظ الایمان و براہین و تحذیر" کی اصل عبارات اور اصل کے مطابق اُن کے ترجمے نظر نہ آئے حالانکہ اس کے سگے اپنے دیوبندیہ اس کا اقرار دے چکے۔

پھر حضرات علمائے حرمین شریفین کے سامنے استفتاء میں تکفیر دیوبندیہ سے متعلق "المعتمد المستند" کا کلام ہی نہیں پیش کیا گیا بلکہ ـــــ فوٹو فتوائے گنگوہی سمیت دیوبندیہ کی **اصل کتابیں** حفظ الایمان، براہین قاطعہ، تحذیر الناس بھی **حاضر کی گئیں**۔ "تمہید ایمان" میں ہے

ـــــ "ایک فوٹو (فتوائے گنگوہی) علمائے حرمین شریفین کو دکھانے کے لیے مع کتب دیگر دشنامیاں گیا تھا" (تمہید ایمان ص۳۴)

خود "حسام الحرمین" کے استفتاء میں ہے

ھا ھو ذا نبذ من کتبھم کاعجاز الاحمدی و	ہاں یہ ہیں کچھ ان کی کتابیں جیسے قادیانی کی اعجاز احمدی اور

ف باپ سے اگر نہیں ہو سکا بیٹے نے پورا کر دیا۔ ۱۲ منہ

ازالۃ الاوھام للقادیانی وصورۃ فتیا رشید احمد الکنکوھی فی فوتوغرافیا والبراھین القاطعۃ حقیقۃ لہ ونسبۃ لتلمیذہ خلیل احمد الانبھتی وحفظ الایمان لاشرفعلی التانوی معروضات مضروب بخطوط ممتازۃ علی عباراتھا المردودات	ازالۃ الاوہام اور فتوائے رشید احمد گنگوہی کا فوٹو اور براہین قاطعہ کہ درحقیقت اسی گنگوہی کی ہے اور نام کے لیے اس کے شاگرد خلیل احمد انبہٹی کی طرف نسبت ہے اور اشرفعلی تھانوی کی "حفظ الایمان" کہ ان کتابوں کی عبارات مردودہ پر امتیاز کے لیے خط کھینچ دیے گئے ہیں۔ (حسام الحرمین ص۱۳، ۱۴)

پھر علمائے حرمین شریفین میں حضرت مولانا عبدالحق مہاجر الٰہ آبادی بھی ہیں جو اردو زبان سے واقف ہیں ——— نیز ایک معمولی سوجھ بوجھ رکھنے والا شخص بھی دیکھ سکتا، سمجھ سکتا ہے کہ استفتاء میں دیوبندیہ کا عقیدہ اپنے لفظوں میں پیش کر کے اس کے متعلق استفسار نہیں کیا گیا بلکہ خود دیوبندیہ کی **بولیاں** پیش کر کے صاف صاف ان **بولیوں** کے بارے میں پوچھا گیا

ھل ھم فی کلماتھم ھذہ منکرون لضروریات الدین	آیا یہ لوگ اپنی ان **بولیوں** میں ضروریات دین کے منکر ہیں۔

(حسام الحرمین ص۲۲)

نیز صرف قول و عقیدہ کے متعلق بھی سوال نہیں کیا گیا بلکہ **قائلین کے نام** لے کر ان کا حکم پوچھا گیا

تو یہ کور دیدہ کیا کہے گا

کیا یہ کہے گا کہ ان حضرات نے یہ **اطمینان** کیے بغیر کہ استفتاء میں پیش کی ہوئی حفظ و براہین و تحذیر کی بولیاں ان اصل کتابوں کے مطابق ہیں ——— اور یہ **غور** کیے بغیر کہ ——— ان بولیوں میں کسی طرح کا کوئی اسلامی پہلو نہیں ——— دیوبندیہ کی بولیوں کو کفر صریح اور دیوبندیہ کو ایسے کافر و مرتد قرار دے دیا کہ جو دیوبندیہ کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ——— حاشا کہ وہ **علمائے ربانیین** بے غور و اطمینان کے **نام بنام** ایسا سخت حکم فرمائیں۔

خود "حسام الحرمین" میں ہے حضرت مولانا علی بن حسین مالکی علیہ الرحمہ مدرس مسجد حرام فرماتے ہیں

حضرۃ المولی احمد رضا خان اطلعنی علی وریقات بین فیھا کلام من حدث فی الھند	حضرت مولیٰ احمد رضا خاں تو انھوں نے مجھے کچھ اوراق پر اطلاع دی جن میں ان گمراہوں کے کلام بیان کیے جو ہند میں

من ذوی الضلالات وھم غلام احمد القادیانی ورشید احمد واشرفعلی ، وخلیل احمد وخلافھم من ذوی الضلال والکفر الجلی ، وان منھم من تکلم فی حق رب العلمین ، ومنھم من الحق النقص باصفیائہ المرسلین ، وانہ قد ابطل کلام کل من ھؤلآء المضلین ، برسالۃ بدیعۃ رفیعۃ واضحۃ البراھین ، وامرنی بالنظر فی کلام ھؤلآء القوم ، وماذا یستحقونہ من اللوم ، فنظرت اطاعۃ لامرہ فی کلامھم فاذا ھوکما قال ذالک الھمام یوجب ارتدادھم فھم یستحقون الوبال ، بل ھم اسوء حالا من الکفار ذوی الضلال ،

(حسام الحرمین صـ۱۲۳)

نئے پیدا ہوئے اور وہ غلام احمد **قادیانی** و رشید احمد و اشرفعلی و **خلیل** احمد وغیرہ ہیں جو گمراہی اور **کھلے کفر والے** ہیں اور یہ کہ ان میں کوئی تو وہ ہے جس نے خود رب العلمین کی شان میں کلام کیا اور ان میں کوئی وہ ہے جس نے برگزیدہ رسولوں کو عیب لگایا اور یہ کہ مصنف نے ان سب گمراہ گروں کے کلام کا رد ایک نو طرز اور بلند قدر رسالے میں لکھا ہے جس کی حجتیں روشن ہیں۔ اور مجھے حکم دیا کہ ان لوگوں کے **کلام میں غور کروں** اور دیکھوں کہ یہ کس ملامت کے مستحق ہیں تو میں نے مصنف کا حکم ماننے کے لیے ان لوگوں کے **اقوال میں نظر** کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ واقعی جس طرح مصنف بلند ہمت نے بیان کیا ان **لوگوں** کے **اقوال** ان کا **کفر واجب** کر رہے ہیں تو وہ سزا وار عذاب ہیں بلکہ وہ کافر گمراہوں سے بھی بدتر حال میں ہیں۔

اللہ انہیں بہتر جزا عطا فرمائے کتنا صاف تر فرمایا

"النظر فی کلام ھؤلآء القوم"

ان لوگوں کے کلام میں غور کروں۔

اور مکر باطل کی جڑ کیسی کاٹ ڈالی کہ

"نظرت فی کلامھم ...... یوجب ارتدادھم"

ان لوگوں کے اقوال میں غور کیا ان لوگوں کے اقوال ان کا کفر ثابت واجب کر رہے ہیں۔

نیز شیخ مالکیہ مدینہ طیبہ حضرت مولانا سید احمد جزائری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

فقد اطلعت علی ما تضمنہ ھذا السؤال مع الامعان الذی عرضہ حضرۃ الشیخ احمد رضاخان ، متع اللہ المسلمین بحیاتہ ، ومتعہ بطول العمر

استفتاء جو حضرت جناب احمد رضا خاں نے پیش کیا اس کے اندر جو کچھ تھا میں نے **نہایت غور سے دیکھا**۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اور اسے درازی عمر

والخلود فی جناتہ ؛ فوجدت ما نقلہ من الاقوال الفظیعۃ ؛ عن اہل ھٰذہ البدعۃ الشنیعۃ ؛ کفر صراح ؛

اور اپنی جنتوں میں ہمیشگی نصیب کرے تو میں نے پایا کہ وہ ہولناک **بولیاں**، ہولناک **اقوال صریح کفر ہیں** جو ان بُری بدمذہبی والوں سے انھوں نے نقل کیے ۔

یہی وہ **غور وخوض** اور **اظہار حکم شرعی** ہے جس کی گذارش تمام **علمائے حرمین شریفین** سے استفتاء میں کی گئی تھی جسے ان حضرات نے باحسن وجوہ **شرفِ قبول بخشا** ــــــ مگر کور دیدہ کو کچھ نظر نہ آیا اور کیسے نظر آئے جب کہ اس کا مقصود تو صرف یہ تھا کہ ــــــ کسی طرح اس کے اور اس کے اپنوں کے کفر پر پردہ پڑے اور عام مسلمانوں کو اپنے جال میں گرفتار کرنے کا موقع ہاتھ آئے ۔

اب کہ وہ مضمون مضمون کی رٹ لگانے والا کور دیدہ تو درگور ہوا اس کے اتباع واذناب چشم انصاف رکھتے ہوں تو ــــــ شمشیر حرمین کی ان تابشوں کے لیے جو ان حضرات کے کلام باصواب کاشف حجاب دافعِ شک وارتیاب سے ہویدا ہیں ۔ چشم انصاف کے دریچے کھولیں ــــــ اور ــــــ مکر باطل و فریب کُفر کے دلدل سے نکلیں ــــــ ورنہ ــــــ اپنے اس کور دیدہ کی مضمون مضمون کی رَٹ کو بیٹھ کر روئیں ــــــ جسے گستاخان بارگاہِ رسالت پر فریفتہ ہوکر حمایت کفر وارتداد کے نشہ میں چور ہوکر اس کی کچھ پروا نہ رہی تھی کہ ــــــ عالم اسلام وسنیت ہی میں نہیں بلکہ دنیائے علم وفہم میں بھی کیا کچھ اس کی رسوائی ہوگی اور جہالت وعشق احبار دیوبندیت سے دنیا اسے مطعون کرے گی ــــــ وہ مفید ومضر کی تمیز سے آنکھیں بند کرکے "حسام الحرمین" میں مولٰینا شیخ ابوالخیر میرداد کی تقریظ سے "انکشاف" صفحہ ۲۰۹ میں یہ جملے نقل کرلایا

"فان من قال بھٰذہ الاقوال معتقد الھا کما ھی مبسوطۃ فی ھٰذہ الرسالۃ لاشبھۃ انہ من الکفرۃ الضالین اھ"

اور اس کا ترجمہ یہ کیا

ــــــ "جس شخص نے یہ اقوال کہے ان پر اعتقاد رکھتے ہوئے جیسے کہ اس رسالہ میں بسط کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں وہ بیشک کافروں گمراہوں میں سے ہے" ــــــ

اور پھر اس پر اپنی جہالت وحماقت اور شقاوت وغباوت کی جولانی دکھاتے ہوئے یوں بول پڑا

"اس میں صاف تصریح ہے کہ جو مضمون فاضل بریلوی نے اپنے رسالہ میں لکھ کر پیش کیا ہے اس مضمون پر

حکم کفر کی تصدیق فرما رہے ہیں اور یہ بھی فرما رہے ہیں کہ اگر قائل اس کا معتقد ہو کیونکہ رسالہ میں ان علمائے دیوبند کو اس مضمونِ خبیث کا معتقد بتایا گیا ہے۔ اب ذرا غور کیجیے وہ جب صاف صاف تبری و تحاشی کے ساتھ متعدد بار اس کا انکار کر چکے اور اس مضمون کو خود کفری مضمون بتا چکے اور ایسے مضمون کے قائل باعتقاد بلکہ بغیر اعتقاد کو بھی کافر و خارج اسلام بتا چکے اور اس عبارت کا مضمونِ صحیح بھی بیان کر چکے تو یہ حکم کفر حسبِ ارشاد علمائے حرمین بھی ان لوگوں پر کیسے ہو گیا"۔ (الکشاف ص۴۰۹)

اس جہالت و حماقت کی کوئی حد ہے ـــــ حضرت مولینا میر داد علیہ الرحمہ تو فرما رہے ہیں کہ ـــــ جو ان بولیوں کا معتقد ہو کافر ہے ـــــ اور یہ کوریدہ لے اڑا کہ ـــــ بنائے ہوئے مضمون پر حکم کفر کی تصدیق ہے ـــــ منقول اقوال دیوبندیہ ـــــ اور ـــــ بنائے ہوئے مضمون ـــــ میں تمیز نہیں اور اکابر علمائے حرمین شریفین اور امام اہلسنت کے کلام کو جانچنے پرکھنے کی ہوس ؟ ع

این خیال ست و محال ست جنون

رہا دیوبندیہ کا دن دوپہر کے سورج کا انکار کرنا یعنی اپنی بولیوں میں کفر و توہین ہونے سے منکر ہونا تو **اولاً** ـــــ " صریح بات میں تاویل نہیں سنی جاتی ـــــ ورنہ کوئی بات بھی کفر نہ رہے ـــــ مثلاً زید نے کہا کہ خدا دو ہیں اس میں یہ تاویل ہو جائے کہ لفظ خدا سے بحذف مضاف حکمِ خدا مراد ہے یعنی قضا دو ہیں مبرم و معلق جیسے قرآن عظیم میں فرمایا اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ ای اَمْرُ اللّٰه ـــــ عمرو کہے میں رسول اللہ ہوں اس میں یہ تاویل گڑھ لی جائے کہ لغوی معنی مراد ہے یعنی خدا ہی نے اس کی روح بدن میں بھیجی ایسی تاویلیں زنہار مسموع نہیں۔ شفا شریف میں ہے

ادعاء التاویل فی لفظ صراح لایقبل	صریح لفظ میں تاویل کا دعویٰ نہیں سنا جاتا۔

شرح شفائے قاری میں ہے

ھو مردود عند القواعد الشرعیۃ۔	ایسا دعویٰ شریعت میں مردود ہے۔

نسیم الریاض میں ہے

لا یلتفت لمثلہ ویعد ھذیانا۔	ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور وہ ہذیان سمجھی جائے گی۔

فتاویٰ خلاصہ و فصول عمادیہ و جامع الفصولین و فتاویٰ ہندیہ وغیرہا میں ہے

و اللفظ للعمادی قال انا رسول اللہ اوقال بالفارسیۃ من پیغمبرم یرید بہ من پیغام می برم یکفر۔

اگر کوئی شخص اپنے آپ کو اللہ کا رسول یا پیغمبر کہے اور معنی یہ لے کہ میں پیغام لے جاتا ہوں، قاصد ہوں تو وہ کافر ہو جائے گا یہ تاویل نہ سنی جائے گی " (تمہید ایمان ص ۳۷، ۳۸)

تاویل تین قسم ہے قریب بعید متعذر ___ متعذر حقیقت میں تاویل نہیں ___ تحویل و تحریف ہے بزعم مرتکب یا تجریداً متعذر پر بھی تاویل کا اطلاق ہے۔ اور ادعاء التاویل فی لفظ صراح لا یقبل۔ صریح و متعین المعنی لفظ میں تاویل کا دعویٰ نہیں سنا جاتا۔ یہاں تاویل سے تاویل متعذر ہی مراد ہے یعنی متعین میں قائل جو کچھ بات بنائے گا وہ تاویل متعذر ہی ہوگی۔ کیونکہ تاویل متعذر نہ ہو بلکہ تاویل قریب یا بعید ہو تو پھر متعین متعین نہیں رہے گا۔

ثانیاً دیوبندیہ نے بزور زبان اپنی بولیوں میں جو تاویلات یعنی تحریفات کیں ان کا بھی رد رسائل اہل حق مثلاً تمہید ایمان، وقعات السنان، ادخال السنان، الاستمداد، الموت الاحمر وغیرہ سے پا چکے اور جواب سے عاجز و ساکت و مہر بہ لب رہے ___ تو اپنی بولیوں کا مطلب کفر و توہین ہونا خود بھی قبول دیا۔

اور ضرور دیوبندیہ ان بولیوں کے معتقد ہیں اس لیے کہ ان بولیوں کے بکتے وقت لکھتے وقت دیوبندیہ سوتے نہ تھے، پاگل نہ تھے، شراب پیے ہوئے نہ تھے اور جب وہ بولیاں نہیں ہیں مگر کفر و توہین۔ تو یقیناً کفر و توہین ہی ان کی مراد اور ان کا اعتقاد ہوا ___ تو مولینا میر داد ممدوح نے جو معتقد الہا فرمایا۔

دیوبندیہ کا حال واقعی ہوا ___ اور وہ بسط البنانی تکفیر بھی کہ

" جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً یہ بات کہے، میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں "۔ (بسط البنان ص ۲۱)

خود تھانوی جی کی تکفیر ہوئی ___ اور خود ان کے اپنے منہ سے ہوئی۔ تو مولانا میر داد علیہ الرحمہ کے معتقد لہا فرمانے سے **بجنوری جی** یا دیوبندیہ کو کیا نفع ملا؟۔

پھر علامہ شیخ صالح کمال علیہ الرحمۃ والرضوان کی تقریظ سے یہ نقل کیا

" فھم والحال ما ذکرت مارقون من الدین اھ "

اور اس کا ترجمہ یہ کیا

" یعنی تم نے جو حال ان کا بیان کیا ہے اگر وہ ایسے ہی ہیں تو بیشک وہ لوگ دین سے باہر ہیں "

یہاں بھی یہ کندۂ ناتراشیدہ ترجمہ عبارت میں اور بعد میں بھی اگر لگاکر والحال کو شرط بناکر خوب لیے اڑا ۔ اس جاہل گنوار کو تمیز نہ ہوئی کہ **والحال** شرط مشعر عدم جزم ہے **یا بعد جزم ' بیان مبنائے حکم تکفیر ہے ۔**

اگر علم وفہم کی کچھ بھی بینائی ہوتی تو اسی سے متصل اوپر کے جملے بھی دیکھتا جن میں علامۂ موصوف نے بلا شرط صاف فرمایا

وان ائمة الضلال الذين سميتهم كما قلت ومقالك فيهم بالقبول حقيق فهم والحال ما ذكرت مارقون من الدين ۔

اور بیشک گمراہی کے وہ **پیشوا** جن کا تم نے **نام** لیا **ایسے ہی ہیں جیسا تم نے کہا** اور تم نے ان کے بارے میں جو کچھ کہا سزاوارِ قبول ہے اور ان کا جو حال تم نے بیان کیا اس پر وہ کافر اور دین سے باہر ہیں ۔

یعنی وہ دیوبندیوں کی تکفیر حتماً جزماً فرمارہے ہیں اور والحال سے دیوبندیہ کی تکفیر جزمی حتمی کی **بنا** بتارہے ہیں یعنی دیوبندیہ نے اپنی " حفظ الایمان و براہین و تحذیر و فتوائے گنگوہی " میں جو صریح و متعین و ناقابل تاویل کفریات و کلمات توہین بکے ان کی وجہ سے وہ کافر ہیں ــــــ مگر بجنوری جی کو یہ سمجھ کہاں ــــــ اگر تھوڑی بہت تھی تو بھی نثارِ دیوبندیت ہوگئی ۔

پھر علامہ برزنجی مرحوم کی تقریظ سے بجنوری جی نے یہ جملہ نقل کیا

ــــ " هٰذا الحکم لهٰؤلاء الفرق والاشخاص ان ثبتت عنهم هٰذه المقالات الشنیعة اھ " ــــ

اور اس کا ترجمہ یہ کیا

ــــ " یعنی یہ حکم کفر ان فرقوں ــــــ اور اشخاص پر جب ہے کہ جب ان سے یہ مقالات شنیعہ ثابت ہوجائیں " ۔

علامہ موصوف نے صاف صریح مقالات (بولیاں) فرمایا اور انہیں بولیوں کو شنیعہ (گندی خراب) کہا تھا اس کا ترجمہ تو کوردیدہ " مقالات " کرگیا مگر فوراً ہی بحکم الکفر ملة واحدة یہود سے ترکہ میں ملی احبار پرستی کی رگ پھڑک اٹھی تو " یعنی " کا پخ لگاکر " مقالات مطابقۂ اصل " کو " مضامین مخترعہ غیر " بنایا اور یوں بول پڑا

ــــ " یعنی جو مضمون رسالہ میں لکھ کر پیش کیا گیا ؟ اس کے ثبوت شرعی ہوجانے پر حکم کفر ہے " ــــ (انکشاف ص۲۱)

اس اندھیر کی کوئی حد ہے ؟ وہ " مقالات شنیعہ " فرمائیں اور یہ کوردیدہ " مضامین مخترعہ " لے اڑے

بے حیا باش ہرچہ خواہی کن

نیز علامہ محمد بن حمدان محرسی مالکی علیہ الرحمۃ والرضوان کی تقریظ " حسام الحرمین " سے یہ نقل کیا

" وھؤلاء ان ثبت عنھم ما ذکرہ ھذا الشیخ من ادعاء النبوۃ للقادیانی و انتقاص النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من رشید احمد وخلیل احمد واشرفعلی المذکورین فلا شک فی کفرھم ۔ یعنی جو کچھ اس شیخ (یعنی فاضل بریلوی) نے ان لوگوں کے متعلق بیان کیا ہے ادعائے نبوت قادیانی اور تنقیص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رشید احمد وخلیل احمد و اشرفعلی سے ۔ اگر یہ ثابت ہوجائے تو ان کے کفر میں کچھ شک نہیں "

پھر اس پر اپنی جہالت کی ترنگ میں کہا

" صاف طور پر فرمار ہے ہیں کہ ہم اپنے لیے ثابت ہوجانے کا دعویٰ نہیں کرتے بلکہ فاضل بریلوی کے بیان کردہ مضمون کے لیے فرمار ہے ہیں ۔ اگر یہ ثابت ہوجائے اور کوئی شبہ کلام و متکلم اور تکلم میں باقی نہ رہے اس وقت یہ حکم کفر ہے " (انکشاف صـ ۲۱۱)

بجنوری جی کو علم سے کچھ لگا ؤ رہ گیا تھا؟ یا سب دیوبندیت پر نچھاور کردیا تھا؟ ــــــ یہ شبہہ فی الکلام شبہہ فی التکلم شبہہ فی المتکلم بجنوری جی سمجھتے بھی تھے یا سنی سنائی رٹی رٹائی پر شیخی بگھارنے کے عادی تھے اگرچہ اس کے نتیجے میں جہالت وغباوت کے القاب ان کا نصیبہ اور رسوائی کے ہار ان کے زیب گلو بنیں ۔

سنو ! اشخاصِ متعینہ کی تکفیر جیسے موضوع عظیم الخطر پر تقریظ وتصدیق میں علامہ مالکی ممدوح کا ان شرطیہ فرمانا غایتِ احتیاط کی تعبیر ہے نہ کہ تصریح والتزام ادعائے عدم جزم جس سے بجنوری جی نے تعبیر کی ۔

ورنہ بجنوری جی کے ہمنوا ذرا بتائیں تو ــــــ جہاں شبہہ فی الکلام ہو شبہہ فی التکلم ہو شبہہ فی المتکلم ہو وہاں ایک **صالح دیندار متقی مخلص مفتی** کی شرعی ذمہ داری کیا ہے ؟ ــــــ کیا یہی ذمہ داری ہے کہ ــــــ اگر لگا کر شخص متعین و متشخص پر تکفیر جیسا حکم عظیم الخطر اپنے قلم اپنے مُہر و دستخط سے لکھ کر شائع کرنے کے لیے فریق مخالف کے ہاتھوں میں تھما دے ؟ ــــــ بجنوری جی کو خوف خدا نہیں کہ ایمان ہی نہیں مگر شرم خلق بھی رخصت ہوگئی تھی ؟ کہ مسلمانوں کو دھوکا دیتے اور ــــــ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور ہوتے ہیں اور دکھانے کے اور ــــــ کا مظاہرہ کرتے کچھ حیا نہ آئی ۔

مسلمانو ! تم نے کچھ سمجھا ؟ ــــــ یہ کوردیدہ تمہارے خوف سے علمائے حرمین شریفین کے خلاف

کھلم کھلا کچھ بولنے کی جرأت نہ کرسکا ـــــ مگر دل کی دبی زبان پر آہی گئی اور پردے پردے میں یہ کور دیدہ جہالت کا پلندہ ـــــ ان حضرات معظمین کو معاذ اللہ ـــــ غیر ذمہ دار، نا اہل، اور بے ثبوت کافی کلمہ گویوں کی تکفیر کرنے والا ـــــ بتا گیا۔

آخر مقالہ ع۲ میں بجنوری نے علامہ عبدالقادر توفیق شلبی طرابلسی حنفی مدرس مسجد کریم نبوی کی تقریظ "حسام الحرمین" سے یہ نقل کیا

ـــــ" اما بعد فاذا ثبت وتحقق ما نسب لهؤلاء القوم وهم غلام احمد القادیانی وقاسم النانوتوی ورشید احمد الکنکوهی وخلیل احمد الامبیتوی واشرفعلی التهانوی واتباعهم مما هو مبین فی السوال فعند ذلک یحکم بکفرهم"۔

پھر یعنی سے اس کا مطلب یہ بیان کیا

ـــــ" یعنی جب ثابت اور متحقق ہو جائے جو کچھ اس شخص نے ان لوگوں کی طرف منسوب کیا ہے (یعنی فاضل بریلوی نے جن لوگوں کی طرف جو مضامین منسوب کیے ہیں اگر یہ مضامین واقعی طور پر ان سے ثابت اور متحقق ہو جائیں تو بیشک ان لوگوں پر حکم کفر ہوگا"۔ (انکشاف ص۲۱)

اور "حسام الحرمین" کے ترجمہ "مبین احکام وتصدیقات اعلام" میں جو ثبت وتحقق کا ترجمہ صیغۂ ماضی سے کیا گیا اس پر بجنوری جی تلملا اٹھے اور لکھا کہ

ـــــ" یہ بالکل خلاف واقعہ ہے نہ مولانا شلبی کی یہ مراد۔ نہ یہ ترجمہ قاعدۂ اکثریہ اغلبیہ کے موافق"۔

"مضامین مضامین" کا تلفظ پر فریب وجہالت نما تو اس کے منھ کو ایسا لگا ہے کہ چھوٹتا ہی نہیں بیسوں جگہ کتاب میں اسے دہرا گیا پھر بھی اسے اندیشہ لگا ہوا ہے کہ مسلمان اہل ایمان اس کی اس جہالت وفریب میں مبتلا نہ ہوں گے اور لاکھ "مضامین مضامین' مطلب مطلب چلاتا رہے مسلمان اس کی ایک نہ سنیں گے اور عظمت مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دلوں میں بٹھائے ہوئے اس کو اور اس کے سگے دیوبندیوں کو کافر مرتد ہی مانیں گے۔

ہم یہاں اس کی اس ہوس اور اس کے مبلغ علم کی کچھ زیادہ ہی خاطر کردیں۔ علامہ شلبی موصوف نے کیا فرمایا

فاذا ثبت وتحقق ما نسب لهؤلاء القوم مما هو مبین فی السوال فعند ذلک یحکم بکفرهم۔	جب کہ ثابت و متحقق ہوا وہ جو استفتاء میں ان لوگوں کی نسبت بیان کیا گیا تو بیشک یہ ان کے کفر پر حکم کرتا ہے۔

اب "حسام الحرمین" کے استفتاء میں دیکھ لیجیے کہ دیوبندیہ کی نسبت کیا بیان کیا گیا ہے ۔۔۔۔۔
استفتاء میں دیوبندیہ کی "حفظ الایمان و براہین و تحذیر و فتوائے گنگوہی" کی بولیاں ہیں ۔۔۔۔۔ ان بولیوں کا عربی میں ترجمہ ہے ۔۔۔۔۔ اس ترجمہ میں بجنوری جی بھی کوئی فنّی صرفی نحوی غلطی دکھانے سے عاجز رہے یہ عجز بجنوری جی کی طرف سے بھی اقرار ہوا کہ استفتاء میں کفریات و کلماتِ دشنامِ دیوبندیہ کا ترجمہ صحیح اور مطابق اصل ہے ۔۔۔۔۔ جیساکہ ان کے سگے دیوبندیہ اس کا صریح اقرار پہلے ہی دے چکے ۔۔۔۔۔ نیز بجنوری جی اور تمام دیوبندیہ اس ترجمہ میں محاورہ کی بھی کوئی غلطی نہ دکھا سکے تو اس ترجمہ کا بامحاورہ ہونا بھی ان کے اور تمام دیوبندیہ کے نزدیک ثابت و مسلم ٹھہرا[ل] اور وہ دیوبندی بولیاں نہیں ہیں مگر صاف صریح متعین ناقابل تاویل کفر و توہین جس سے ان کے قائلین دیوبندیہ نے قطعاً یقیناً ہرگز ہرگز انکار نہ کیا اور نہ رجوع کیا تو شبہہ فی الکلام شبہہ فی التکلم، شبہہ فی المتکلم میں سے کس کا رفع زمانۂ آئندہ کے لیے باقی رہا؟ ۔۔۔۔۔ کہ "فاذا ثبت و تحقق" کا ترجمہ مستقبل سے کیا جاتا ۔۔۔۔۔ اور کیا جاتا تو بھی دیوبندیہ کو اس سے کیا نفع پہونچ سکتا تھا ۔۔۔۔۔
۔۔۔۔۔ دیوبندیہ صریح کفر بک چکے اور کافر ہو لیے اب کسی مفتی شرع کو اس کا ثبوت یقینی بہم نہ پہنچنے سے دیوبندیہ کا صریح کفر مٹ تو نہیں جائے گا ۔۔۔۔۔ اور اس مفتی شرع کے ثبوت و تحقق کی قید لگا دینے سے دیوبندیہ مسلمان تو نہ ہو جائیں گے ۔

رہی عبارات دیوبندیہ میں وہ مکابرانہ مزورانہ مطلب آفرینی جس سے بجنوری جی نے "الکشاف" کے صفحات سیاہ کیے ان میں اکثر بلکہ سب دیوبندی پس خوردہ ہیں جس کے پرخچے متعدد رسائل میں اڑا دیے گیے کسی چھوٹے بڑے دیوبندی حتّٰی کہ تھانوی صاحب کو بھی ان قاہر ردّوں کے جواب کی سکت نہ ہوئی اور یوں عبارات ۔۔۔۔۔ "حفظ الایمان و براہین و تحذیر و فتوائے گنگوہی" کا کفر و توہین میں متعین ہونا یعنی ان عبارتوں میں کسی صحیح قابل قبول اسلامی پہلو کی گنجائش نہ ہونا ۔۔۔۔۔ تھانوی اور سارے دیوبندیہ نے خود ہی قبول دیا۔
یہاں ان تمام مطلب آفرینیوں کے رد کی حاجت نہیں ۔۔۔۔۔ "وقعات السنان" "ادخال السنان"

ل۵ "قطع و برید و تبدیل و تحریف" کے دیوبندی پس خوردہ بجنوری افترا کا جواب صفحہ ۳۵ تا صفحہ ۳۹ میں "شمعِ منور رہِ نجات" صفحہ ۳۲ تا صفحہ ۱۱ سے گذرا ۔ ۱۲

الاستمداد ' الموت الاحمر اور قہر واجد دیّان " جیسی کتابیں ان مطلب آفرینیوں کے رَد کے لیے کافی ووافی ہیں تاہم بعض مطلب آفرینیوں کی جن میں بجنوری جی نے اپنا خون پسینہ بہایا ہے خبر گیری یہاں مناسب ہے۔

تھانوی عبارت میں لفظ " حکم " سے اطلاق کا معنیٰ پیدا کرنے کے لیے بمصداق

ع اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی

بجنوری جی نے بزعم خویش بڑی اونچی اڑان بھری اور " شرح ام البراہین " مطبوعہ مصر ص۳۳ پر علامہ شیخ ابراہیم دسوقی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے حاشیہ سے یہ نقل کیا

" اعلم ان الحکم یطلق عند اھل العرف العام علی اسناد امر الی الاٰخر ایجاباً وسلباً ویطلق عند المناطقۃ علی ادراک ان النسبۃ واقعۃ او لیست بواقعۃ وتسمیٰ حینئذٍ تصدیقا ویطلق علی النسبۃ التامۃ الخ جان لو کہ لفظ حکم کا اطلاق اہل عرف عام کے نزدیک ایک امر کی اسناد دوسرے امر کی طرف ایجاباً یا سلباً پر ہوتی ہے اور منطقیوں کے نزدیک ادراک نسبت واقعہ یا غیر واقعہ پر۔ اس وقت اس کا نام تصدیق ہوگا اور اسی کلمہ حکم کا اطلاق نسبت تامہ پر بھی ہوتا ہے " (انکشاف ص۱۲۹)

اس میں " حکم " کے تیسرے معنیٰ یعنی النسبۃ التامۃ کا اول تو مطلب گڑھا

" پوری پوری نسبت کرنا " (انکشاف ص۱۲۹)

پھر اس جہالت پر یہ چُنائی چُنی کہ

" صاحب حفظ الایمان کا کلام علم غیب کی نسبت تامہ پر ہے جو اطلاق[۱] عالم الغیب ہی سے ہوتی ہے " (انکشاف ص۱۲۹)

---

[۱] یہ اطلاق کی بناوٹ بھی بجنوری جی کی اپنی کمائی نہیں بلکہ وہی تھانوی پس خوردہ ہے تھانوی جی نے " بسط البنان " میں یہ بناوٹ گڑھی تھی جس پر رَد کرتے ہوئے " وقعات السنان " ص۲۶ میں فرمایا ۔۔۔۔ " اوّلا سائل کا سوال کہ وہ بھی انہیں کا خانہ ساز تھا اس کی عبارت ملاحظہ ہو جس میں صراحۃً یہ الفاظ موجود کہ ۔۔۔۔ " زید کا عقیدہ کیسا ہے " (حفظ الایمان ص۲) ۔۔۔ نہ یہ کہ صرف لفظ (عالم الغیب کے اطلاق) کو پوچھتا ہو اگرچہ معنیٰ صحیح ہوں اسے یہ رسلیا (بسط البنان) والا یوں بناتا ہے کہ ۔۔۔۔ " سوال میں مقصود اصل مسئلہ کی تحقیق نہیں ہے بلکہ عالم الغیب کے اطلاق کو پوچھا ہے " (بسط البنان ص۲۶) ۔۔۔ تھانوی صاحب دیکھیے یہ بلید کیسا کذاب دزد بکف چراغ (نہایت جھوٹا چور ہاتھ میں چراغ لیے ہوئے) ہے ۔۔۔ سائل تو صاف صاف عقیدہ کو پوچھتا ہے یہ نری اطلاق لفظ پر ڈھالتا ہے " ۱۲ منہ

بجنوروی صاحبان! **اوّلاً** التامۃ کے معنیٰ میں وہ تکرار " پوری پوری " کس لغت یا اصطلاح میں ہے؟

ثانیاً اس پر یہ چناتی کہ ——— "علم غیب کی نسبتِ تامّہ اطلاقِ عالم الغیب ہی سے ہوتی ہے" ——— کیسی ڈھٹائی ہے؟

کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو **عالم بالغیب، عالم بالغیوب، عالم الاسرار والخفایا** وغیرہ کہنے سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف علم غیب کی نسبت تامّہ نہیں ہوتی؟

ایک مبتدی طالب علم بھی جانتا ہے کہ نسبتِ تامّہ، نسبتِ ناقصہ کی مقابل ہے اگر سنّی مسلمان کہتا ہے کہ ——— حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیب داں ہیں رازوں کو جانتے ہیں، پوشیدہ باتوں کو جانتے ہیں ——— تو اس میں ہرگز نسبتِ ناقصہ نہیں اور جب ناقصہ نہیں تو بیشک بالیقین **نسبتِ تامّہ** ہے اور **اطلاق عالم الغیب نہیں** ہے ——— تو حصر کہاں رہا؟۔

مگر بجنوری جی کو ایک نوسکھ طالب علم کے برابر بھی سمجھ نہیں ——— یا تھی مگر عشقِ دیوبند کفر و توہین کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس طوق جہالت کو اپنے گلے کا ہار بنایا کہ ——— علم غیب کی نسبتِ تامّہ کا اطلاق عالم الغیب میں حصر کیا۔

اہل **عقل و انصاف** کے لیے مقام، مقام عبرت ہے کہ ——— ایک باطل پرست، باطل کی حمایت پر کمربستہ ہوتا ہے تو یہ تو ہرگز نہیں ہو سکتا کہ ——— حق دلیلوں سے وہ باطل کو حق ثابت کرے ——— لامحالہ ایک باطل کے لیے کئی باطل کا ارتکاب کرتا ہے اور ایک جھوٹ کو سچ کرنے کے لیے سو جھوٹ بولتا ہے۔

ثالثاً ہاں بجنوری جی نے یہاں تھانوی پس خوردہ والی ایک بڑی عیاری پہلے ہی کی وہ یہ کہ حفظ الایمانی **سوال نہ لکھ کر** اس کا **خلاصہ** لکھا تاکہ من مانی مطلب آفرینی کی راہ ہموار رہے۔ لکھتے ہیں

" اصل واقعہ یہ ہے کہ مولوی اشرفعلی صاحب سے استفتار کیا گیا تھا جو چند سوالات پر مشتمل تھا آخری سوال اس کا یہ تھا جس کا **خلاصہ** یہ ہے، زید کہتا ہے کہ علم غیب کی دو قسمیں ہیں ایک بالذات اس معنیٰ کر اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ دوسرے بالواسطہ اس معنی کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم الغیب تھے اس سوال کے جواب میں مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی نے اس بات پر کہ حق تعالیٰ کے سوا

دوسرے کو عالم الغیب نہیں کہہ سکتے دو دلیلیں بیان کی ہیں "ـــــ (انکشاف ص۱۲۵، ص۱۲۶)

کیوں بجنوری صاحبان اس سوال میں صراحۃً صاف صاف یہ الفاظ نہ تھے کہ

ـــــ" زید کا یہ **عقیدہ** کیسا ہے ؟" ـــــ (حفظ الایمان ص۲)

یہ تو بجنوری جی کی منظور نظر " حفظ الایمان " ہے جو ببانگ دہل پکار رہی ہے کہ تھانوی جی سے ـــــ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعطائے الٰہی عالم الغیب **ماننا** ـــــ **اعتقاد کرنا** پوچھا گیا تھا ـــــ بجنوری جی اس **سباق** کے خلاف ـــــ عالم الغیب کے **اطلاق** (عالم الغیب کہنے) ـــــ کی طرف جواب کا رُخ پھیر رہے ہیں ؟ ـــــ زبان سے تو خوف آخرت و دین و دیانت کے وہ بلند بانگ دعوے ـــــ اور عملاً مکر و زور و خیانت و بد دیانتی کا یہ عالم ؟ ـــــ حکم کے تین معانی بجنوری جی نے خود نقل کیے اور پھر جہالت کی یہ ترنگ کہ

ـــــ" سائل کا سوال عالم الغیب کے بارے میں ہے علم غیب کے بارے میں نہیں ۔ دوسرے یہ کہ اگر کلام علم غیب کے بارے میں کرتے تو یوں کہتے کہ آپ کی ذات مقدسہ کے لیے علم غیب ثابت کرنا یا علم غیب ماننا "ـــــ (انکشاف ص۱۲۵)

کیوں بجنوری مُنشو ! حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم الغیب ماننے اور حضور کے لیے علم غیب ماننے میں فرق ہے ؟ ـــــ کیا حکم کے تین معانی جو بجنوری جی نے نقل کیے ان میں سے دوسرا معنیٰ " تصدیق و اعتقاد و اذعان نہیں جس کا ترجمہ ماننا ہے ؟

اب تو آپ لوگوں کو کھلا کہ **سوال عقیدہ** سے ہے اور اس کے جواب میں " حکم " بجنوری جی کے نقل کردہ معانی حکم میں سے دوسرے معنیٰ میں ہے یعنی اعتقاد و اذعان و تصدیق کیونکہ حکم کا یہی معنیٰ سوال اور سباق کے مطابق ہے ۔

رابعاً اطلاق از قبیل **تلفّظ** ہے اور بجنوری جی اپنے جاہلانہ استدلال میں حکم کے جن معانی کی نقل لائے وہ سب از قبیل **معانی و مفاہیم** ہیں اول و آخر کی تعبیر نسبۃ اور النسبۃ سے ہے اور نسبت بولی نہیں جاتی ـــــ سمجھی جاتی ہے ـــــ اور **معنیٰ اوسط** کا مَسکن **قلب** ہے وہ بھی از قبیلِ **لفظ** نہیں **زبان** اس کی **مظہر** ہے ولہذا کہتے ہیں اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ تو ان تینوں

معانی میں سے کسی بھی معنیٰ کے اعتبار سے **اطلاق** پر **حکم** کا اطلاق صحیح نہ ٹھہرا ـــــــ تو بجنوری جی نے کھایا اور کال بھی نہ کٹا ـــــــ ہاں بجنوری محنت و مشقت نے بجنوری جی کے نام علم پر پانی ضرور پھیر دیا ۔

اب تشبیہ و برابری پر بجنوری جی نے جو **ریز** کی ہے اس پر کچھ سُن لیجئے بجنوری جی لکھتے ہیں

ـــــــ " مولوی اشرفعلی صاحب کی عبارت میں نہ تشبیہ ہے نہ برابری " ـــــــ (انکشاف صہ ۱۳۹)

ہم ابھی ثابت کیے دیتے ہیں کہ **دونوں** ہیں مگر پہلے یہ تو سنیئے دروغ گو را حافظہ نہ باشد بجنوری جی نے یہیں صہ ۱۳۹ میں دو جگہ تھانوی تشبیہ و برابری پر مَعاذ اللہ اور نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْہُ پڑھا یعنی تشبیہ و برابری کے کفر ہونے کا اقرار کیا ـــــــ اور دو صفحہ آگے صہ ۱۴۳ پر کہا

ـــــــ " تشبیہ مان ہی لی جائے تو بھی تنقیص و توہین نہیں پائی جاتی ہے " ـــــــ

تو پھر دو صفحہ پہلے وہ کیوں کہا تھا کہ

" یعنی معاذ اللہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو ان مذکورہ اشیاء (یعنی بچوں پاگلوں جانوروں کے علم کے ساتھ تشبیہ ہے یا برابر کیا ہے " ـــــــ (انکشاف صہ ۱۳۹)

ہاں یہ کہیے کہ وہ مسلمانوں کے ڈر سے کہا تھا ورنہ **دلی عقیدہ** تو یہی ہے کہ یہ تشبیہ توہین نہیں، تنقیص نہیں، گستاخی نہیں، کُفر نہیں ۔

بجنوری جی لکھتے ہیں

" لفظ " ایسا " ہر جگہ تشبیہ کے لیے ہی نہیں بولا جاتا " ـــــــ (انکشاف صہ ۱۳۹)

اور پھر یہ مثال دے کر کہ

" زید نے ایسا گھوڑا خریدا جو اسے پسند آیا " ـــــــ (انکشاف صہ ۱۳۹)

پوچھتے ہیں

" یہاں لفظ " ایسا " کو کس کی تشبیہ کے لیے استعمال کیا گیا ہے " ـــــــ (انکشاف صہ ۱۳۹)

جی اس کی تشبیہ کے لیے ہے جسے بجنوری جی نے اپنے بطن فریب ماٰب میں چھپا رکھا ۔ بجنوری جی مہارتِ علم و فن کے آسمان جھوٹے مظاہروں کے باوجود اردو زبان کے قواعد سے بھی جاہل تھے ـــــــ سنیئے ـــــــ

جہاں مشبہ و مشبہ بہ دونوں صراحۃً یا حکماً مذکور ہوں وہاں لفظ " ایسا " تشبیہ ہی کے لیے آتا ہے، تشبیہ ہی کے لیے متعین ہوتا ہے اس کی مثال وہ نہیں جو بجنوری جی نے دی بلکہ اس کی مثال یہ ہے جیسے کوئی کہے بجنوری جی نے تھانوی صاحب کی جو تھوڑی بہت حمایت کی ہے اس میں بجنوری صاحب کی کیا خصوصیت ہے ایسی تھوڑی بہت حمایت تو دربھنگی و ٹانڈوی و اجودھیا باشی نے بھی کی ہے۔

اب تو بجنوری منشو! کچھ شرما کر فرار و جہالت سے گریزاں ہو کر مانوگے کہ تھانوی عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم غیب اور (دیوبندی دھرم میں) بچوں پاگلوں جانوروں کے علم غیب مشبہ و مشبہ بہ ہیں اور لفظ " ایسا " تشبیہ ہی کے لیے ہے۔

یہ تو تھی تھانوی عبارت میں تشبیہ، اب برابری بھی دیکھ لو

تھانوی نے یہ تشبیہ دے کر اس پر تفریع کی کہ

"تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے" — (خفض الایمان صـ)

بجنوروی صاحبان گوش شنوا رکھتے ہوں تو سنیں — حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے رب کریم جل جلالہ نے جو علوم غیبیہ کثیرہ عظیمہ فخیمہ عطا فرمائے اگر ان کی وجہ سے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم الغیب کہنا جائز ہو جائے — تو اس سے یہ کیونکر لازم آیا کہ **دیوبندی دھرم** میں پاگلوں جانوروں کو ایک آدھ بات جو غیب کی معلوم ہے اس کی وجہ سے پاگلوں جانوروں کو بھی عالم الغیب کہنا صحیح ہو جائے — تو اس کے سوا تم اور کیا کہہ سکتے ہو کہ — یہ لازم اس لیے آیا کہ — حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم اقدس — اور پاگل چارپائے کا علم دونوں ایک سے ہیں ایک برابر ہیں یا فرق ہے بھی تو بہت معمولی۔ لہٰذا جیسے وہ اطلاق عالم الغیب صحیح ہونے کی علت ہو گیا یہ بھی ہو جائے گا — تو صاف کھل گیا کہ — بے ادب خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بچوں پاگلوں جیسا علم مانتے اور علیت اطلاق کو اس پر متفرع جانتے ہیں۔

اب تو نہ کہوگے کہ

"برابری کے معنی کس قاعدے سے متعین ہوئے" — (انکشاف صـ۱۳۹)

انتباہ

تھانوی صاحب کو یہ سب اور اس سے بہت زائد ان کی کفری عبارت کا مطلب ان کے جیتے جی کھول کھول کر دکھا دیا گیا۔ سیکڑوں سوالات وضربات ان کے سر پر نازل کیے گئے جن کے جواب سے عاجز وساکت رہ کر "حفظ الایمان" میں کفر بکنے کے بعد "بسط البنان و تغییر العنوان" میں بے تعلق باتیں لاکر اور نئے کفریات بک کر تھانوی جی نے اپنی عبارت کا وہی مضمون وہی مطلب ہونا خود بھی قبول دیا جس پر "حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ" میں فتوائے تکفیر ہے اور یوں اپنی عبارت "حفظ الایمان" کو متعین فی الکفر بتا کر اپنے کفر پر خود اپنے ہاتھوں رجسٹری کرلی ——— اور ان کی حمایت میں بجنوری جیسوں کے واویلوں اور "فلاں نے تکفیر نہیں کی" جیسے پوچ اور لچر استدلال بلکہ افتراء وبہتان نے نادان دوستی کا کام کیا اور تھانوی صاحب کو ان کے کفر پر اور جما دیا۔ اور ان کے پیچھے ان کے حامیوں کا دین وایمان بھی تباہ وبرباد ہوگیا۔ بجنوری منش سوچتے ہیں یہ واویلے اور فلاں وفلاں کی چیخ پکار تھانوی صاحب سے کفر اٹھا دیں گے ؟——— ہرگز نہیں ——— یہ اللہ کا دین ہے اور وہ اپنے سچے وعدہ سے اپنے بندوں کو توفیق دے گا جو اس کے دین کی مدد کو اٹھیں گے ——— تھانوی وغیرہ مرتدین کے فتنۂ توہین کے مقابلے میں سینہ سپر ہوں گے اور کلمۂ حق سے ان مرتدین کے مکر وبناوٹ کی ہر اندھیری کافور کرکے ان دلدادگانِ توہین کا کافر ومرتد ہونا بے خوف وخطر بیان کریں گے۔

اہلِ عقل وانصاف خود فیصلہ کرلیں کہ

بجنوری جی کی جہالتیں، سفاہتیں اور افتراءات وبہتانات کی ترنگیں آشکارا ہوجانے کے بعد ان کی زبانی یا بے ثبوت وحوالہ تحریری نقل وروایت کس درجۂ اعتبار وشمار میں ہوسکتی ہے۔

اور مسلمان اپنے اسلاف کا یہ ارشاد یاد کرلیں

فَاعْلَمْ ثَبَّتَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاكَ عَلَی الْحَقِّ وَلَا جَعَلَ لِلشَّیْطَانِ وَتَلْبِیْسِهِ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ اِلَیْنَا سَبِیْلًا اَنَّ مِثْلَ هٰذِهِ الْحِکَایَةِ اَوَّلًا لَاتُوْقَعُ فِیْ قَلْبِ مُؤْمِنٍ رَیْبًا اِذْهِیَ حِکَایَةٌ عَمَّنْ

اے عزیز اللہ پاک ہمیں اور تمہیں حق پر ثابت قدم رکھے اور ایسا کرے کہ شیطان کو ہم تک پہنچنے کا کوئی راستہ نہ ملے اور ہمارے عقیدۂ حقہ پر باطل کی اندھیری ڈالنے کے لیے وہ ہمارے قریب نہ آسکے یقین رکھو کہ اس طرح کی حکایت اوّل تو کسی مومن کے

اِرْتَدَّ وَكَفَرَ بِاللّٰهِ وَنَحْنُ لَا نَقْبَلُ خَبَرَ الْمُسْلِمِ الْمُتَّهَمِ فَكَيْفَ بِكَافِرٍ افْتَرٰى هُوَ وَ مِثْلُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ مَا هُوَ اَعْظَمُ مِنْ هٰذَا وَالْعَجَبُ لِسَلِيْمِ الْعَقْلِ يَشْغَلُ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْحِكَايَةِ سِرَّهٗ وَقَدْ صَدَرَتْ مِنْ عَدُوٍّ كَافِرٍ مُّبْغِضٍ لِّلدِّيْنِ مُفْتَرٍ عَلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ -

(شفا شریف ص۱۱۵)

دل میں کسی طرح کا شک نہیں ڈالے گی اس لیے کہ یہ حکایت وہ بیان کر رہا ہے جس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور کافر و مرتد ہو گیا ہم کسی ایسے مسلمان کی خبر قبول نہیں کرتے جس پر تہمت ہو تو کافر کی کیسے قبول کریں گے حالانکہ اس نے اور اس جیسوں نے اس سے بھی بڑا افترا[۱] کیا۔ تعجب ہے کہ عقل سلیم رکھنے والا ایسی حکایت کی طرف دھیان کیوں دیتا ہے جب کہ وہ ایسے کی زبان سے نکلی ہے جو دشمن ہے کافر ہے دین سے دشمنی رکھنے اور اللہ و رسول پر جل جلالہٗ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افترا کرنے اور بہتان باندھنے والا ہے۔

دیوبندیہ کے کفر پر پردہ ڈالنے کی بجنوری جی کی ایک ناکام کوشش

صاحبِ جلالین پر خامہ فرسائی

بجنوری جی لکھتے ہیں

"فقیر نے سوال یہ کیا تھا کہ اس بیان میں[۲] صاحب جلالین میں کیا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین و تنقیص نہیں نکلی کہ انھوں نے وحیِ الٰہی کی قرارت میں القاءِ شیطان اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک پر القائے مدح اصنام جو کہ سراسر شان مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف ہے بیان کیا۔ (انکشاف ص۲۳۲) . . . . . . کیا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان پر بتوں کی مدح بالقائے شیطان جاری ہونا ماننا توہین نہیں ہے (ص۲۳۳) . . . . . . تفسیر جلالین میں تینوں مقامات مذکورہ میں اس مضمون کو صراحۃً بیان کیا۔" (ص۲۳۴)

اس میں **بجنوری جی** نے اپنے بقول جس بیان میں **اپنے منھ توہین مانی** اور صرف توہین کے الفاظ ہی نہیں،

---

[۱] قولہ "بڑا افترا" یعنی کفر و گستاخی۔ ۱۲ منہ

[۲] "انکشاف" میں یوں ہی ہے۔ ۱۲ منہ

توہین کا صراحۃً مضمون[1] ماننا اور اس بیان کو صاحب جلالین کا قول کہا اور صراحۃً صاحب جلالین کو اس کا قائل ٹھہرایا کہ لکھا

——"تفسیر جلالین میں اسی مضمون کو صراحۃً بیان کیا"—— (انکشاف ص۲۲۳)

اور پھر بجنوری جی صاحب جلالین کے ویسے ہی مدح خواں رہے اس سے **بجنوری جی کا یہ دھرم** صاف آشکارا ہے کہ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرے (معاذ اللہ) اور صرف الفاظ نہیں بلکہ توہین کا مضمون بیان کرے اور مضمون اشارۃً کنایۃً نہیں بلکہ صاف صریح ہو۔ بجنوری جی کے نزدیک یہ نہ کفر ہے نہ گمراہی ہے نہ کوئی گناہ —— اور —— وہ **توہین** کا صراحۃً مضمون **لکھنے** 'بیان کرنے والا بجنوری جی کے نزدیک نہ کافر ہے نہ گمراہ نہ مجرم ہے —— جس کا صاف مطلب ہے کہ —— بجنوری جی کے نزدیک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کفر نہیں اور اس جرم ملعون سے بجنوری جی کے نزدیک کسی مدعیِ اسلام شخص کے اسلام پر کچھ آنچ نہیں آتی —— یہ ہے بجنوری جی کے **دل کی دبی** —— جو توہین کو کفر اور توہین کرنے والے کو کافر ماننے کے ہزار **ریائی اقراروں** کے باوجود بجنوری جی کے منھ سے **پھوٹی پڑ رہی** ہے۔

ہم بحمد اللہ تعالیٰ مسلمان ہیں سُنّی ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم اور حضور کے صدقے حضور سے نسبت رکھنے والوں کی تعظیم ہمارے دلوں میں پیری ہوئی ہے کلمۂ اسلام کا احترام ہم ہی جانتے ہیں

---

[1] دیوبندیوں کی عبارات میں **توہین** کے **مضمون ہونے** کا بجنوری جی جگہ جگہ انکار کیے ہیں اسی سلسلے میں اپنا بھرم رکھنے کے لیے "انکشاف" ص۲۲۳ پر لکھا

——"جو **مضامین** خبیثہ ان عبارات کے فرض کیے گئے ہیں ان **مضامین** خبیثہ کے **کفر** اور اس کے **قائل** کے **کافر** ہونے میں کسی کو کلام نہیں ہو سکتا"——

یعنی بجنوری جی باور کرا رہے ہیں کہ —— توہین کے مضمون پر وہ تکفیر کرتے ہیں —— مگر یہ بجنوری جی کے وہی ہاتھی دانت ہیں جو دکھانے کے ہوتے ہیں کھانے کے نہیں —— یہاں بجنوری جی نے اپنا دھرم صاف کھول دیا کہ —— توہین کے کھلے ہوئے صراحۃً مضمون پر بھی وہ تکفیر نہیں کرتے۔ ۱۲ منہ

اور جسے بارگاہ رسالت کا یقیناً گستاخ جانتے ہیں اسے بالیقین کافر مرتد مانتے ہیں ———

ہم بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ ببانگ دہل اعلان حق کرتے ہیں کہ ——— صاحب جلالین نے نہ تو ہرگز ہرگز توہین وتنقیص کے الفاظ کہے نہ معاذ اللہ توہین وتنقیص کا صراحۃً یا اشارۃً مضمون کیا۔ **صاحب جلالین نے یہاں اپنا کوئی قول وکلام ہرگز نہ لکھا** ——— بلکہ صاحب جلالین نے جو کچھ کیا وہ صرف یہ ہے کہ ایک روایت تھی جسے نقل کردیا ——— اور **نقلِ روایت مستلزم اعتقاد وقبول نہیں** ———

——— تو صاحب جلالین بالجزم کسی مضمون توہین کے قائل وقابل بالالتزام نہیں ہوئے ——— اور کوئی شک نہیں کہ جس طرح قرآن کریم میں جہاں ظاہر، نص، مفسر، محکم ہیں وہیں خفی، مشکل، مجمل، متشابہ بھی ہیں ——— اسی طرح روایات احادیث میں جہاں ظاہر، نص، مفسر، محکم ہیں وہیں خفی، مشکل، مجمل، متشابہ بھی ہیں۔

اور یہ روایت اقسام اوائل سے نہیں ——— بلکہ اقسام اواخر میں قسم "**مشکل**" سے ہے۔

ولہٰذا علامہ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ والرضوان نے اس روایت کی تعبیر "مشکل" سے کی کہ فرمایا ———

لنا فی الکلام علی مشکل ھذا الحدیث ماخذین	اس مشکل حدیث پر کلام میں ہمارے لیے دو ماخذ ہیں۔
(شفا شریف ثانی ص۱۱۱)	

اور قرآن کریم وحدیث صحیح میں جو "مشکل" ہو اس کا اولین حکم یہ ہے

اعتقاد الحقیقۃ فیما ھو المراد	مشکل کے بارے میں یہ اعتقاد رکھے کہ اس سے شارع کی جو بھی مراد ہے حق ہے۔
(نور الانوار ص۹۰)	

اور ثانیاً مشکل کا حکم یہ ہے

ثم الاقبال علی الطلب والتامل فیہ الی ان یتبین المراد	وہ کلمہ مشکل کس کس معنیٰ میں آیا ہے اسے تلاش کرے اور کافی غور وخوض کرے کہ ان میں سے یہاں کس معنیٰ میں ہے یہاں تک کہ مراد ظاہر ہو۔
(نور الانوار ص۹۰)	

تو صاحب جلالین علیہ الرحمۃ والرضوان کا اس روایت کو نقل فرمانا محض اہل علم وصاحبان بصیرت کے سامنے

روایت کو پیش کر دینا ہے تاکہ بر تقدیر صحت روایت وہ حضرات اپنی طلب و تأمل سے روایت کی حقیقی و واقعی مراد تک پہونچیں ــــــــ **تو صاحب جلالین ظناً بھی کسی مضمونِ توہین کے قائل و قابل نہیں ہوئے۔** محشی جلالین نے صاحب جلالین کا یہی مقصد سمجھا لہٰذا حواشی میں کافی تفصیل سے ردّ و تاویل کا ذکر کیا اور حکم مشکل، طلب و تأمل کی نظر حکم بھی کرتی ہے کہ روایت مذکورہ

ــــ " قد قرأ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی سورۃ النجم بمجلس من قریش بعد اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالعُزّٰی ۝ وَمَنٰوۃَ الثَّالِثَةَ الاُخْرٰی ۝ بالقاء الشَّیْطٰنِ علیٰ لسانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من غیر علمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شعر بہ تلک الغرانیق العلیٰ ۞ وان شفاعتھن لترتجی ۞ ففرحوا بذٰلک ثم اخبرہ جبرئیل بما القاہ الشیطان علیٰ لسانہ من ذٰلک فحزن فسلی بھٰذہ الاٰیۃ لیطمئنّ " ــــ (جلالین ص۲۸۴)

میں **قرأ کا مفعول بہ محذوف ہے** اور وہ "بقیۃ السورۃ" ہے اور "تلک الغرانیق" الخ قرأ کا مفعول بہ نہیں بلکہ **القاء مصدر کا مفعول بہ ہے** علیٰ لسانہ میں **علیٰ بمعنی بائے الصاق** ہے[1] اور **لسان بمعنی تکلّم** ہے جیساکہ تاج العروس میں ہے یا **لسان بمعنی نغمہ** ہے جیساکہ شفا شریف ثانی ص۱۰ میں ہے

ــــ " محاکیا "نغمۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " ــــ

پھر علامہ علی قاری نے "نغمۃ" کی تفسیر **لہجہ و آواز** سے کی اور علامہ شہاب الدین خفاجی نے فرمایا

الظاہر انہ اُرید بہ ھُنا الصوتُ مُطلقاً (نسیم الریاض چہارم ص۹۰)	ظاہر یہ ہے کہ نغمہ سے یہاں مطلقاً آواز مراد ہے۔

تو علیٰ لسانہ **کا معنیٰ ہوا** ــــــــ " حضور کی تلاوتِ آیت سے ملاکر " [2] جیساکہ تفسیر خزائن العرفان

---

[1] تاج العروس ص۳۷۶ میں مررت بہ کے الصاق مجازی کی تفسیر کرتے ہوئے بحوالہ صحاح کانک الصقت المرور بہ (گویا تم نے اپنا گزرنا اس سے ملایا) یعنی الصقت متعدی لائے ہیں ولہٰذا تفسیر خزائن العرفان پ۱۷ ع۱۴ سورۂ حج زیر آیت ۵۲ یہی تعبیر اختیار کی فرمایا

" شیطان نے مشرکین کے کان میں دو کلمے ایسے کہہ دیئے " ۱۲ منہ

میں ہے ـــــ یا یہ معنیٰ ہوا ــــــ حضور کی آواز سے ملا کر یا آواز اور تلاوت کے لہجہ و انداز سے ملا کر

ــــــ جیساکہ شفا و شروح شفا سے گذرا اور بہرحال " علیٰ لسانہ " القاء مصدر کا **ظرف** ہے ۔ القاء کا

بذریعۂ علیٰ **مفعول بہ** نہیں ہے ۔ القاء کا بذریعۂ علیٰ مفعول بہ **اَسْمَاعِهِمْ** ہے جو مقدر ہے[1] (یعنی علیٰ اسماعہم

ای قریش) من غیر علمہ القاء **مصدر** سے **متعلق** اور القاء کا **ظرف** ہے اور بالقاء الخ قد قرأ سے حال ہے

اور معنیٰ روایت یہ ہیں

حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قریش کی ایک مجلس میں سورۂ نجم کی تلاوت میں اَفَرَءَیْتُمُ

اللّٰتَ وَالْعُزّٰی ہ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰی کے بعد بقیہ سورۃ کی تلاوت فرمائی جب کہ شیطان نے اس سے

ملا کر یا حضور کی آواز کی نقل بنا کر بتوں کی تعریف کے دو کلمے تلک الغرانیق الخ قریش کے کانوں میں ڈال دیئے

اس سے قریش خوش ہوئے (سمجھے کہ حضور نے معاذ اللہ ان کے بتوں کی تعریف کی) وحیٔ الٰہی کی تبلیغ و تعلیم میں

مشغول ہونے کے سبب حضور کا التفات اس القائے شیطانی کی طرف نہ گیا ۔ حضرت جبریل علیہ الصلاۃ والتسلیم نے

جب عرض کی کہ شیطان نے یہ کچھ قریش کے کانوں میں پھونکا ہے تو حضور انور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو رنج ہوا

اس پر اللہ عزّوجلّ نے اس آیت سے اپنے محبوب کو تسلّی دی وہ آیت یہ ہے

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِیٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓی اَلْقَی الشَّیْطٰنُ فِیْٓ اُمْنِیَّتِهٖ

اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول یا نبی بھیجے[2] سب پر کبھی یہ واقعہ گزرا ہے کہ جب انھوں نے پڑھا تو شیطان نے

---

[1] بجنوری جی نے جلالین کے اسی صفحہ سے جو " بما القاہ الشیطان علیٰ لسان النبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ثم ابطل اھ "
نقل کیا ہے اس میں بھی علیٰ لسان کا یہی معنیٰ ہے ۔ ۱۲ منہ

[2] تفسیر خزائن العرفان میں فرمایا ـــــــ " **شان نزول** جب سورۂ والنجم نازل ہوئی تو سیّد عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے مسجد حرام میں اس کی تلاوت فرمائی اور بہت آہستہ آہستہ آیتوں کے درمیان وقفہ فرماتے ہوئے جس سے سننے والے غور بھی کر سکیں اور یاد کرنے والوں کو یاد کرنے میں مدد بھی ملے جب آپ نے آیت وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰی پڑھ کر حسب دستور وقفہ فرمایا تو شیطان نے مشرکین کے کان میں اس سے ملا کر دو کلمے ایسے کہدیئے جن سے بتوں کی تعریف نکلتی تھی جبریل امین نے سیّد عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ حال عرض کیا اس سے حضور کو رنج ہوا ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسلّی کے لیے یہ آیت نازل فرمائی " ۱۲ منہ

فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۙ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ۙ (پ۱۷ع ۱۴ سورۂ حج آیت ۵۲ اور ۵۳)	ان کے پڑھنے میں لوگوں پر کچھ اپنی طرف سے ملا دیا تو مٹا دیتا ہے اللہ اس شیطان کے ڈالے ہوئے کو پھر اللہ اپنی آیتیں پکی کر دیتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے تاکہ شیطان کے ڈالے ہوئے کو فتنہ کر دے ان کے لیے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہیں اور بیشک ستمگار دُھر کے جھگڑالو ہیں ۔

صاحب جلالین کی جلالت علمی مقتضی ہے کہ خود انھوں نے یہی یا اس جیسا بے غبار معنیٰ اس روایت کا سمجھا ورنہ جس معنیٰ پر بجنوری جی نے " توہین نہیں نکلی ؟ " بہ استفہام انکاری کہا اور اپنی خباثتِ قلبی سے توہین کا صراحۃً مضمون صاحب جلالین کے سَر دھر دیا ہے ۔ اس معنیٰ پر روایت کے الفاظ مختل ہو کر رہ جائیں گے اور حاشا کہ صاحب جلالین جیسا عالم اس حالت میں اس روایت کو نقل کرے اور اپنی تفسیر میں جگہ دے ۔

مختل ہم نے اس لیے کہا کہ شروع میں "قد قرأ" اور بیچ میں "من غیر علمہ" متضاد ٹھہریں گے اس لیے کہ اس معنیٰ پر قد قرأ (معاذ اللہ) التزامِ قرارتِ مدحِ اصنام کو بتاکید بیان کرے گا اور التزام ' بے علم کے ممکن نہیں[۱] ــــ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان بہت ارفع و اعلیٰ ہے ــــ عامۂ بشر میں دیکھ لیجئے ــــ جو بات کسی سے ایسی سَرزد ہوئی جس کی اسے کچھ خبر نہ ہوئی ــــ کون ذی شعور اس بات کی اس کی طرف نسبت التزامی کرے گا ؟ ــــ اور اس کی بے خبری جانتے ہوئے یوں بیان کرے گا ؟ کہ ــــ بیشک فلاں نے یہ بات کہی اور اس کہنے کی اسے کچھ خبر نہ ہوئی ۔

ولہذا صاحب جلالین کا دامن توہین یا قبولِ توہین جیسی کفری نجاست سے قطعاً پاک و صاف قرار پایا نیز آیت

وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ۙ (پ۱۷ع ۱۴)	اور بیشک ظالم لوگ شقاق بعید میں ہیں ۔

---

[۱] صدور افعالِ اختیاریہ کو شعور سے انفکاک نہیں ۔ ۱۲ (فتاویٰ رضویہ مترجم جلد ۲۱ صفحہ ۱۵۵ ، الیاقوتۃ الواسطۃ صفحہ ۳)

کے تحت جو ہے

"خلافٍ طویلٍ مع النبی والمؤمنین حیث جریٰ علیٰ لسانہٖ ذکر اٰلھتھم بما یُرضیھم ثم ابطل ذٰلک" (جلالین صفحۂ مذکور)

یہ "جری علیٰ لسانہٖ" زعم ظالمین کا بیان ہے یعنی جری علیٰ لسانہٖ زعما منھم یا علیٰ زعمھم جیسا کہ خود الفاظِ عبارت سے مفہوم ہو رہا ہے ـــــ یعنی ـــــ بیشک ظالم لوگ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ایمان والوں کے ساتھ طویل جنگ ٹھانے ہوئے ہیں کیونکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر ان ظالموں کے گمان میں معاذاللہ ان ظالموں کے بتوں کا چرچا ان ظالموں کی پسند کے مطابق جاری ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کا جھوٹ اور باطل ہونا ظاہر فرما دیا۔

الحاصل صاف ظاہر و ثابت ہوا کہ صاحب جلالین کسی قول و مضمون توہین کے ہرگز قائل و بادی نہیں قابل نہیں ـــــ صرف ایک "روایت مشکل" کے ناقل ہیں جب کہ تھانوی وغیرہ دیوبندی اشکال سے برکنار معانی کفر و توہین میں متعین عباراتِ حفظ الایمان و براہین و تحذیر و فتوائے گنگوہی کے ناقل نہیں یقیناً قائل ہیں ان عبارات کے خود بادی ہیں حتیٰ کہ مثلاً زید جس کے عقیدے سے "حفظ الایمان" میں سوال ہے اس کے خواب و خیال میں بھی مطلق بعض علوم غیبیہ کی بنا پر عالم الغیب ماننا نہ آیا ہوگا مگر تھانوی جی نے اسے اپنے جی سے گڑھ لیا اور جو زید کا عقیدہ اور صحیح منشا تھا یعنی علوم کثیرہ عظیمہ وافرہ متظافرہ کی بنا پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم الغیب ماننا، تھانوی اس سے صاف نظر چرا گئے ـــــ کیوں ؟ ـــــ صرف اس لیے کہ اس منشاء صحیح پر اس گندی گالی یعنی بچوں پاگلوں جانوروں کو بھڑانے کا موقع نہیں ملتا اور ان کا ناپاک مقصد توہین حاصل نہ ہوتا۔

بجنوری جی کے لیے اسی شفا شریف میں وہیں یہ درسِ عبرت تھا کہ

وَصَدَقَ الْقَاضِیْ بَکْرُ بْنُ الْعَلَاءِ الْمَالِکِیُّ حَیْثُ قَالَ لَقَدْ بُلِیَ النَّاسُ بِبَعْضِ اَھْلِ الْاَھْوَاءِ وَالتَّفْسِیْرِ وَتَعَلَّقَ بِذٰلِکَ	قاضی بکر بن علاء مالکی نے سچ کہا جہاں فرمایا کہ یقیناً کچھ تفسیر، لکھنے والوں اور بعض بد دین گمراہوں کے سبب لوگ آزمائش میں پڑ گئے اور باطل پرست ملحدین، ظاہرِ بعضِ روایتِ

المُلحِدُوْنَ ۔ (شفا شریف جلد ثانی ص۲۰۱)	حدیث سورۂ نجم جیسی باتوں میں اُلجھ کر رہ گئے ۔

یہ انھیں نظر نہ آیا اور نہ یہ بصیرت نصیب ہوئی کہ ـــــ ایک عالم ربانی کا فرمانا خود ان پر کیسا صادق آیا کہ ــــ اُس مصروف عن الظاهر محتمل للمعنی الطاهر نقل میں توہین بتا کر اس سے ــــ کُفر صریح کے قائل، عباراتِ متعین فی الکفر کے بادی دیوبندیہ کو انھوں نے مسلمان ٹھہرانا چاہا اور اپنا دین لٹنے ایمان برباد ہونے کی کچھ پرواہ نہیں کی ۔

ایک آسان بات

بجنوری جی جگہ جگہ رونا روئے ہیں کہ فلاں عالم، فلاں جگہ کے عالم، فلاں مدرسہ کے عالم نے خبثائے دیوبندیہ کی تکفیر نہیں کی آخر یہ رونا کیوں؟ ـــــ بجنوری جی خود کو اَن پڑھ کہتے اور ناسمجھ جاہلوں میں اپنا شمار تو کراتے نہیں تھے بلکہ مدعی علم تھے نہ صرف مدعی علم بلکہ نہایت قابلیت جتاتے اور دور رس ماہر کامل بنتے تھے ـــــ تو پھر یہ فلاں و فلاں کی اوٹ میں منھ چھپانا کیوں؟ ــــ ـــــ اجماع درکار تھا تو وہ تو ہو چکا

اِنَّ جَمِیْعَ مَنْ سَبَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھُوَ کَافِرٌ مُّرْتَدٌّ بِاِجْمَاعِ الْاُمَّۃِ ۔ (المعتقد ص۱۴۷)	جو کوئی بھی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرے یا حضور کو عیب لگائے وہ بالاجماع کافر مرتد ہے ۔

اب دیکھنا کیا باقی رہا تھا؟ ـــــ صرف یہ کہ جو کچھ براہین و حفظ الایمان و تحذیر و فتوائے گنگوہی میں دیوبندیہ نے لکھا وہ کفر و توہین ہے یا نہیں؟ اور ہے تو متعین ہے یا کسی تاویل بعید ابعد ضعیف اضعف کی گنجائش رکھتا ہے ــــ اس کے لیے نہ اجماع تلاش کرنے کی حاجت تھی اور نہ منصب اجتہاد کی ضرورت ــــ اپنے اسی علم اور قابلیت و مہارت کو جس کے بجنوری جی مدعی تھے کام میں لاتے ــــ عباراتِ دیوبندیہ میں کوئی اپنا شبہہ تو بجنوری صاحب نے پیش نہ کیا پوری کتاب میں جو کچھ ہے دیوبندیہ ہی کا پس خوردہ یا اس پر حاشیہ آرائی ہے ـــــ اپنے کفِ لسان باطل کی وجہ میں خود ہی "بسط البنان" وغیرہ کو پیش کیا ہے (جیسا کہ "انکشاف" ص۵۵، ۵۸ میں ہے)

دیوبندیہ کو شرعاً کافر مرتد ماننے کے سوا ان کے سامنے کوئی راستہ نہ ہوتا بلکہ **بفرضِ محال** ایک بھی نہ سہی از اوّل تا آخر سب اعتراضوں کے جواب باصواب وہ دے لیتے (حالانکہ یہ قطعاً جزماً ناممکن ہے) تو بھی اس سے دیوبندیہ نہ مسلمان بنتے اور نہ ہی ان کی تکفیر کے سوا بجنوری جی کو کوئی چارۂ کار رہتا وہ کیوں؟ ہم سے سنیے

دیوبندیہ کے جیتے جی دیوبندیہ کے رد ہوتے رہے تکفیریں ہوتی رہیں دیوبندیہ کی کیٹیاں جڑ کر بیٹھیں مگر اُن کفری عبارات میں کوئی اسلامی پہلو نہ نکلنا تھا نہ نکلا ــــــ تو بفرض غلط وہ عبارتیں متعین نہ تھیں تو یوں دیوبندیہ کے کفر میں متعین ہوگئیں ــــــ اب کسی بجنوری یا ہندی وغیرہ کی تاویل سے ان عبارات کے قائلین کو کیا فائدہ؟ ــــــ وہ تو کافر کے کافر ہی رہے ــــــ اور ان سب حقائق کو دیکھتے سُنتے جانتے بوجھتے بایقین ان سے باخبر رہتے ہوئے کسی بجنوری وغیرہ کو دیوبندیہ کی تکفیر سے کفِ لسان کی کیا گنجائش رہتی ــــــ تو صاف ظاہر و روشن ہوگیا کہ بجنوری جی نے جو کچھ ریز کی وہ حمایتِ دیوبندیت وحمیّتِ کفر و ردّت کی رگ تھی جو پھڑک اٹھی اور بجنوری کے دین و ایمان کا کھلّم کھلّا صفایا کرگئی

اعاذنا اللہ تعالیٰ من ذٰلک وجمیع المسلمین بجاہ حبیبہ الامین علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وحزبہٖ وابنہٖ الصلوٰۃ والتسلیم وعلینا معھم وفیھم الیٰ یوم الدین والحمد للہ ربّ العٰلمین ۔

اسرار احمد نوری

نوری دارالافتاء مدرسہ رضویہ اہلسنّت بدر الاسلام مانا پار بھریا

ڈاکخانہ حسین آباد گرنٹ ضلع بلرامپور (یوپی) ۲۷۱۶۰۴ ۔

رجب ۱۴۲۴ھ ۔

علمائے حرمین محترمین کا ایک مبارک فتویٰ جس میں اللہ و رسول جلّ و علا وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے ماننے والوں کو ان کا سچّا ایمان دکھایا اور اللہ و رسول کی شان میں گستاخی کرنے والوں پر حُجّتِ الٰہیہ تمام کر دی

یعنی

حُسَامُ الحَرَمَین علیٰ مَنْحَرِ الکُفرِ وَالمَین

۱۳۲۴ھ

مع ترجمہ اردو

مُبِیْن اَحکام وتصدیقاتِ اَعلام

۱۳۲۵ھ

خوشی و شادمانی اسے کہ سُنے اور مانے۔ اور حسرت و پشیمانی اسے کہ نہ سُنے یا سُن کر حق نہ پہچانے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط
نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم ط

سلٰمنا ورحمۃ اللہ وبرکاتہ علٰی سادتنا علماء البلد الامین ؞ و قادتنا کبراء بلد سید المرسلین ؞ صلّی اللہ تعالٰی وسلّم وبارک علیہ و علیھم اجمعین **وبعد** فان المعروض علٰی جنابکم ؞ بعد لثم اعتابکم ؞ عرض محتاج فقیر ؞ مظلوم اسیر ؞ ذی قلب کسیر ؞ علٰی عظماء کرماء ؞ اسخیاء رحماء ؞ یدفع اللہ بھم البلاء والعنا ؞ ویرزق بھم الھنا والغنا[عہ] ؞ ان السنۃ فی الھند غریبۃ ؞ وظلمت الفتن والمحن مھیبۃ ؞ قد استعلی الشر ؞ واستولی الضرّ[عہ] ؞ وتفاقم الامر ؞ فالسنی الصابر علٰی دینہ کالقابض علی الجمر ؞ فوجب علٰی ذمۃ ھمۃ امثالکم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط
نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم ط

سلام ہماری طرف سے اور اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں ہمارے سرداروں امن والے شہر مکہ معظمہ کے عالموں اور ہمارے پیشواؤں سید المرسلین صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے شہر مدینہ طیبہ کے فاضلوں پر۔ اللہ تعالٰی درود وسلام و برکت نازل کرے ہمارے نبی اور سب انبیاء پر۔ پھر آپ کی آستانہ بوسی کے بعد آپ کی جناب میں عرض (ایسی عرض جیسے کوئی حاجت مند بے نوا ستم دیدہ گرفتار دل شکستہ، عظمت والے کریموں، سخا والے رحیموں سے عرض کرے جن کے ذریعہ سے اللہ تعالٰی بلا و رنج دور فرماتا اور اُن کی برکت سے خوشی وسودمندی بخشتا ہے) یہ ہے کہ مذہب اہل سنّت ہندوستان میں غریب ہے اور فتنوں اور محنتوں کی تاریکیاں مہیب۔ شر بلند ہے اور ضرر غالب اور کام نہایت دشوار، تو سنی اپنے دین پر صبر کرنے والا ایسا ہے جیسے آگ مٹھی میں رکھنے والا۔ تو آپ جیسے

عہ غَناء بالفتح والمد: رنج دیدن - غَناء بالفتح والمد: فائدہ و سود - صراح — "سیبویہ گفت بعضے عرب ہمزہ مثل "ہَنَاءٌ" را حذف کنند و "ہنا" گویند - جامع الفصول وزواہر ۱۲

[عہ] الھنأ کا ہمزہ برائے مناسبت الف ہوگیا ۔ ۱۲ ن

عہ الضَّرّ، والضُّرّ لغتان، او بالفتح مصدر و بالضم اسم (ق) ۱۲ ن

السادۃ القادۃ الکرام ؛ اعانۃُ الدین ؛ واھانۃ المفسدین ؛ اذلیس بالسیوف فبالاقلام ؛ فالغیّاثَ الغیاثَ عہ یاخَیلَ اللّٰہ ؛ یافُرسانَ عساکرِ رسول اللّٰہ ؛ اَمِدّونا بِعُدّۃ ؛ واَعِدّوا للدفع الاعداء عُدّۃ ؛ وشُدّوا عَضُدَنا فی ھٰذہ الشِدۃ ؛ ومن المیسور ؛ علی قدر المقدور ؛ فی ابانۃ ھٰذہ الامور ؛ اَنّ رجلا من علماء بلادنا ؛ الملقب علٰی لسان عمائدنا واسیادنا ؛ بعالم اھل السنۃ والجماعۃ ؛ وقف نفسہ علی دفاع تلک الضلالۃ والشناعۃ ؛ فصنف کتبا ؛ والف خطبا ؛ تنوف کتبہ[1] علی مائتین ؛ بھا للدین زَین ؛ وجلاءُ عہ الرّین ؛ منھا شرحٌ علقہ علی المعتقد المنتقد ؛ سماہ المعتمد المستند ؛ وقد تکلم فی مبحث شریف منہ علی اصول البدع الکفریۃ ؛

سرداروں پیشواؤں کریموں کے ذمۂ ہمت پر مددِ دین اور تذلیلِ مفسدین واجب ہے جب تلواروں سے نہیں تو قلموں سے سہی۔ فریاد فریاد اے خدا کے لشکرو! نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی فوج کے سوارو! ہماری مدد کرو اپنی روشنائی سے، اور دفعِ دشمناں کے لیے سامان مُہیّا کرو اور اِس سختی میں ہمارے بازو کو قوت دو۔ اور ان امور کے ظاہر کرنے میں بقدرِ قدرت ایک آسان بات یہ ہے کہ ہمارے شہروں کے علماء سے ایک مرد نے جو ہمارے سرداروں اور عمائد کی زبان پر لقبِ عالمِ اہلِ سنّت و جماعت سے ملقب ہے اپنی جان کو ان گمراہیوں اور قباحتوں کے دفع میں وقف کر دیا۔ کتابیں تصنیف کیں اور بیانات تالیف کیے اُس کی تصنیفیں دو سو[1] سے زائد ہوئیں جن سے دین کے لیے زینت اور زنگ کا دور ہونا ہے اُن میں سے "المعتقد المنتقد" کی شرح "**المعتمد المستند**" ہے اس کی ایک مبحث شریف میں اُن کفری بدعات کے اصول پر

---

[1] تلک عدتھا اذ ذاک اما الاٰن فقد تافت وللّٰہ الحمد علی اربع مائۃ اھ مصححہ غفرلہ ــــــ یہ شمار اس وقت تھا اور اب بفضلہٖ تعالٰی چار سو ۴۰۰ سے زائد تصانیف ہیں ۱۲ مصحح عفی عنہ ــــــ میں کہتا ہوں یہ خبر بھی حینِ حیات کی ہے پوری عمرِ مبارک کی تصنیفات کا شمار کہیں زائد ہے ــــــ پھر وہ تصنیفات بھی محنت دیگراں کو اپنے خانے میں ڈال لینے کی علت سے بری ہیں خود امامِ اہلِ سنّت تحدیثِ نعمت کے طور پر گویا ہیں ــــــ "بعونہٖ عزّوجلّ فقیر کی عام تصنیفات افکارِ تازہ سے مملو ہوتی ہیں حتّٰی کہ فقہ میں جہاں مقلدین کو ابدائے احکام میں مجالِ دم زدن نہیں تحدثاً بنعمۃ اللّٰہ تعالٰی" ــــــ اور اس کی صداقت کے اعتراف و اظہار کو علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی علیہ الرحمہ باعثِ سعادت جان کر دللارجن من کاس الکرام نصیب کی تصویر بارگاہِ امام میں یوں نواسنج ہیں کہ ــــــ "صدقت یا سیدی لاریب فیہ اذ کان فضل اللّٰہ علیک عظیما فاسئلک من زکوتہ حظا یسیرا"۔ بملازمان سلطاں کہ رساند ایں دعارا ؛ کہ بشکر بادشاہی بنواز دایں گدارا ــــــ الکلمۃ الملہمۃ ص ۵۵ ۱۲ اسرار احمد نوری ربیع الآخر ۱۴۲۸ھ اپریل ۲۰۰۷ء

عہ الغیاث بالکسر اغاثۃ کا اسم - پہلا اَغِیثُوا مقدر کا مفعول مطلق ہے - اور دوسرا بظاہر تاکید اور معنیٰ مفعول فیہ کہ پے در پے فریاد کو پہنچنا مراد ہے تو اس سے پہلے "بعدَ" مضاف تھا جسے حذف کرکے مضاف الیہ کو اس کا قائم مقام کردیا گیا (جیساکہ زیدٌ سیراً سیراً کے تحت بشیر الناجیہ ص ۱۴۲ میں ہے) ۱۲

عہ الجلاء بالفتح: الخروج من البلد، وجلا الہمّ عنہ جلاء بالکسر: اذھبہ ۵ - ۱۲

الشائعة الآن فی الدیار الھندیة ۔ نعرض منہا ذکر بعض الفرق بلفظہ لیتشرف منکم بنظرۃ وتصدیق ۔ و تفرح السنة ۔ ویفرج عنہا کل محنة ۔ بعون التصویب منکم والتحقیق ۔ وتذکروا صریحا ان ائمة الضلال ۔ الذین سماھم ھل ھم کما قال ۔ فمقالہ فیھم بالقبول حقیق ۔ ام لا یجوز تکفیرھم ۔ ولا تحذیر العوام عنھم وتنفیرھم ۔ وان انکروا ضروریات الدین ۔ وسبوا اللہ رب العلمین ۔ وسبوا رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الامین المکین ۔ وطبعوا واشاعوا کلامھم المھین ۔ لانھم علماء مولویة ۔ وان کانوا من الوھابیة ۔ فتعظیمھم واجب فی الدین ۔ وان شتموا اللہ وسید المرسلین ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین ۔ کما تزعمہ بعض الجھلة من المذبذبین ۔ ویا ساداتنا بینوا نصر الدین ربکم ان ھؤلاء الذین سماھم ونقل کلامھم (وھا ھو ذا نبذ من کتبھم کالاعجاز الاحمدی و وازالة الاوھام للقادیانی وصورۃ فتیا

کلام کیا ہے جو آج ہندوستان میں شائع ہو رہی ہیں اس مبحث میں سے ہم بعض فرقوں کا ذکر اسی کی عبارت میں آپ حضرات پر عرض کرتے ہیں تاکہ حضرات کی نگاہ و تصدیق سے مشرف ہو اور سُنّت شاد ماں اور مسرور ہو اور حضرات کی تصحیح و تحقیق کی برکت سے مذہب اہل سنت پہ سے ہر مشکل دور ہو اور صاف ذکر فرمائیے کہ **وہ سردارانِ گمراہی جن کا ذکر اُس مبحث میں کیا ہے آیا ایسے ہی ہیں جیسا مصنّف نے کہا ہے تو جو حکم اس میں اس نے لگایا سزاوار قبول ہے** یا ان لوگوں کو کافر کہنا جائز نہیں نہ عوام کو اُن سے بچانا اور نفرت دلانا روا ہے اگرچہ وہ ضروریات دین کا انکار کریں اور اللہ ربّ العلمین اور اُس کے رسول معزز و امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بُرا کہیں اور اپنا یہ اہانت بھرا کلام چھاپیں اور شائع کریں اس لیے کہ وہ عالم و مولوی ہیں اگرچہ وہابی ہیں تو ان کی تعظیم شرعاً واجب ہے اگرچہ اللہ و رسول کو گالیاں دیں' جیسا کہ بعض جاہلوں کا گمان ہے جن کے دلوں میں ایمان مستقر نہ ہوا ۔ اور اے ہمارے سردارو! اپنے رب عزوجل کے دین کی مدد کو بیان **فرمائیے کہ یہ لوگ جن کا نام مصنّف نے لیا** اور اُن کا کلام نقل کیا (اور ہاں یہ ہیں کچھ ان کی کتابیں جیسے قادیانی کی اعجاز احمدی اور ازالۃ الاوہام اور فتوائے

رشید احمد الکنکوھی فی فوتوغرافیا و البراھین القاطعة حقیقةً له ونسبةً لتلمیذہ خلیل احمد الانبھتی وحفظ الایمان لاشرف علی التانوی معروضاتٌ ؛ مضروبٌ بخطوط ممتازة علی عباراتھا المردودات ؛ ھل ھم فی کلماتھم ھذہ منکرون لضروریات الدین ؛ فان کانوا وکانوا کفاراً مرتدین ؛ فھل یفترض علی المسلمین اِکفارُھم کسائر منکری الضروریات ؛ الذین قال فیھم العلماء الثقات ؛ من شك فی کفرہ وعذابه فقد کفر ؛ کما فی شفاء السقام والبزازیة ومجمع الانھر والدرالمختار وغیرھا من الکتب الغرر ؛ ومن شك فیھم او وقف فی تکفیرھم ؛ او عظمھم اونھی عن تحقیرھم ؛ فما حکمه فی الشرع المبین ؛ لازلتم بفضل الله مفیضین ؛ علی المسلمین احکام الدین ؛ امین ؛ والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین ؛ محمد واٰله وصحبه اجمعین ؛

رشید احمد گنگوہی کا فوٹو اور براہین قاطعہ کہ درحقیقت اِسی گنگوہی کی ہے اور نام کے لیے اس کے شاگرد خلیل احمد انبھٹی کی طرف نسبت ہے۔ اور اشرفعلی تھانوی کی حفظ الایمان کہ اِن کتابوں کی عباراتِ مردودہ پر امتیاز کے لیے خط کھینچ دیئے گیے ہیں) آیا یہ لوگ اپنی اِن باتوں میں ضروریاتِ دین کے منکر ہیں؟ ۔ اگر منکر ہیں اور مرتد کافر ہیں تو آیا مسلمان پر فرض ہے کہ اُنھیں کافر کہے جیسا کہ تمام منکرانِ ضروریاتِ دین کا حکم ہے جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا جو اُن کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے جیسا کہ شفاء السقام و بزازیہ و مجمع الانہر و درمختار وغیرہا روشن کتابوں میں ہے اور جو اُن میں شک کرے یا اُنھیں کافر کہنے میں تامل کرے یا اُن کی تعظیم کرے یا اُن کی تحقیر سے منع کرے تو شرع میں ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟ آپ حضرات ہمیشہ فضلِ خدا سے مسلمانوں پر احکام دین کا افاضہ فرماتے رہیں ۔ اور درود و سلام نازل ہو تمام رسولوں کے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل و اصحاب سب پر۔

قال فی المعتمد المستند

(بعد ما حقق ان صاحب البدعة المکفرة

المعتمد المستند میں

اولاً یہ تحقیق کی کہ بدعتِ کفریہ والا یعنی ہر وہ شخص کہ

اعنی به کل مدّع للاسلام منکر لشیٔ من
ضروریات الدین کافر بالیقین ؛ وفی
الصّلاۃ خلفه وعلیه والمناکحة والذبیحة
والمجالسة والمکالمة وسائر المعاملات
حکمه حکم المرتدین ؛ کما نص علیه فی
کتب المذهب کالهدایة والغرر وملتقی
الابحر والدر المختار ومجمع الانهر و
شرح النقایة للبرجندی والفتاوی
الظهیریة والطریقة المحمدیة والحدیقة
الندیة والفتاوی الهندیة وغیرها متونا
وشروحا وفتاوی) ما نصه ولنعدّ
بعض من یوجد فی اعصارنا وامصارنا
من هٰؤلاء الاشقیاء فان الفتن
داهمة ؛ والظُّلَم متراکمة ؛ والزمان
کما اخبر الصادق المصدوق صلی اللّٰه
تعالٰی علیه وسلم یُصبح الرجل
مؤمنا ویُمسی کافرا ویمسی
مؤمنا ویصبح کافرا والعیاذ
باللّٰه تعالٰی فیجب التنبه
علٰی کفر الکافرین المُتَسَتِّرین
باسم الاسلام ولاحول ولاقوۃ

دعوئ اسلام کے ساتھ ضروریاتِ دین میں سے
کسی چیز کا منکر ہو یقیناً کافر ہے اُس کے پیچھے نماز
پڑھنے اور اُس کے جنازے کی نماز پڑھنے اور
اُس کے ساتھ شادی بیاہ کرنے اور اس کے
ہاتھ کا ذبیحہ کھانے اور اُس کے پاس بیٹھنے اور
اُس سے بات چیت کرنے اور تمام معاملات میں
اُس کا حکم بعینہٖ وہی ہے جو مرتدوں کا حکم ہے۔
جیسا کہ کتب مذہب مثل ہدایہ وغرر وملتقی الابحر و
درمختار ومجمع الانہر وشرح نقایہ برجندی و
فتاوئ ظہیریہ وطریقۂ محمدیہ وحدیقہ ندیہ وفتاوئ
عالمگیری وغیرہا متون وشروح وفتاوئ میں تصریح
ہے (اس تحقیق کے بعد یہ عبارت لکھی) اور
چاہیے کہ ہم گنائیں اُن اشقیا میں سے بعض فرقے
جو ہمارے شہروں اور زمانہ میں پائے جاتے ہیں۔
اس لیے کہ فتنے سخت صدمہ رساں ہیں اور
ظلمتیں گھنگھور گھٹا کی طرح چھائی ہوئی ہیں۔ اور
زمانہ کی وہ حالت ہے جیسی صادق مصدوق صلی اللہ
تعالٰی علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ آدمی صبح کو مسلمان
ہوگا اور شام کو کافر اور شام کو مسلمان ہے اور
صبح کو کافر والعیاذ باللہ تعالٰی تو اُن کافروں کے
کفر پر آگاہی لازم ہے جو اسلام کے نام کو اپنا پردہ

الّا باللہ ۔

فمنهم المرزائية ونحن نسميهم
الغلامية نسبةً الى غلام احمد
القادیانی دجّالٌ حدث فی ھذا الزمان
فادّعی اوّلاً مماثلة المسیح وقد
صدق واللہ فانہ مثل المسیح
الدجال الکذاب ثمّ ترقّی بہ الحال
فادعی الوحی وقد صدق واللہ لقولہ
تعالیٰ فی شان الشیطین یوحی بعضهم
الٰی بعضٍ زخرف القول غرورًا ۔
امّا نسبة الایحاء الی اللہ سبحنہٗ
وتعالیٰ وجعلہ کتابہ البراهین الغلامیة
کلام اللہ عزوجلّ فذلک ایضا مما
اوحی الیہ ابلیس ان خذ منی وانسب
الی اللہ العلمین ثمّ صرح بادعاء النبوة
والرسالة وقال ھو اللہ الذی ارسل
رسولہ فی قادیان وزعم ان مما انزل
اللہ تعالیٰ علیہ انا انزلناہ بالقادیان
وبالحق نزل وزعم انہ ھو احمد الذی
بشّر بہ ابن البتول وھو المراد
من قولہ تعالیٰ عنہ ومبشرًا

بنائے ہوئے ہیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔

ان میں سے ایک فرقہ **مرزائیہ** ہے اور ہم نے
ان کا نام غلامیہ رکھا ہے **غلام احمد قادیانی** کی طرف
نسبت ۔ وہ ایک دجّال ہے جو اس زمانہ میں
پیدا ہوا کہ ابتداءً مثیلِ مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اور
واللہ اُس نے سچ کہا کہ وہ مسیح دجّال کذاب کا
مثیل ہے پھر اُسے اور اونچی چڑھی اور وحی کا ادعا
کیا اور واللہ وہ اس میں بھی سچا ہے اس لیے کہ
اللہ تعالیٰ دربارۂ شیاطین فرماتا ہے ایک اُن کا
دوسرے کو وحی کرتا ہے بناوٹ کی بات دھوکے کی۔
رہا اُس کا اپنی وحی کو اللہ سبحٰنہٗ کی طرف نسبت کرنا
اور اپنی کتاب براہینِ غلامیہ کو اللہ تعالیٰ کی کتاب
بتانا یہ بھی شیطان ہی کی وحی سے ہے کہ لے مجھ سے
اور نسبت کر رب العلمین کی طرف ۔ پھر دعویٔ نبوت و
رسالت کی صاف تصریح کر دی اور لکھ دیا کہ اللہ
وہی ہے جس نے اپنا رسول قادیان میں بھیجا اور
زعم کیا کہ ایک آیت اُس پر یہ اتری ہے کہ ہم نے
اُسے قادیان میں اتارا اور حق کے ساتھ اترا اور
زعم کیا کہ وہی وہ احمد ہے جن کی بشارت عیسیٰ
علیہ الصلاۃ والسلام نے دی تھی اور اُن کا یہ قول جو
قرآن مجید میں مذکور ہے میں بشارت دیتا آیا ہوں

برسولٍ يأتي من بعدي اسمه
احمد وزعم ان الله تعالیٰ
قال له انك انت مصداق هذه
الاية هو الذي ارسل رسوله
بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين
كله ثم اخذ يفضل نفسه اللئيمة على
كثير من الانبياء والمرسلين صلوات الله
تعالیٰ وسلامه عليهم اجمعين وخص
من بينهم كلمة الله وروح الله ورسول
الله عيسىٰ صلى الله تعالیٰ عليه وسلم فقال

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

اى اترك ذكر ابن مريم فان غلام احمد
افضل منه واذ قد اوخذ بانك تدعي
مماثلة عيسىٰ رسول الله عليه الصلاة و
والسلام فاين تلك الايات الباهرة التي اتى
بها عيسىٰ كاحياء الموتى وابراء الاكمه
والابرص وخلق هيأة الطير من الطين
فينفخ فيه فيكون طيرا باذن الله تعالیٰ
فاجاب بان عيسىٰ انما كان يفعلها بمسمريزم
اسم قسم من الشعوذة بلسان انكليزية قال

اُس رسول کی جو میرے بعد تشریف لانے والے ہیں
جن کا نام پاک احمد ہے اس سے میں ہی مراد ہوں
اور زعم کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اُس سے کہا ہے کہ اس
آیت کا مصداق تو ہی ہے کہ اللہ وہ ہے جس نے اپنے
رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اُسے
سب دینوں پر غالب کرے۔ پھر اپنے نفسِ لئیم کو بہت
انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والتسلیم سے افضل بتانا
شروع کیا اور گروہِ انبیاء علیہم السلام سے کلمۂ خدا و
روحِ خدا و رسولِ خدا عزوجل عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو
تنقیصِ شان کے لیے خاص کرکے کہا ہے

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

اور جب کہ اُس سے مواخذہ ہوا کہ تو اپنے آپ کو رسولِ خدا
عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا مثیل بتاتا ہے تو وہ عقل کو
حیران کر دینے والے معجزے کہاں ہیں جو عیسیٰ علیہ الصلاۃ
والسلام کیا کرتے تھے جیسے مُردوں کو جلانا اور مادرزاد
اندھے اور بدن بگڑے کو اچھا کرنا اور مٹی سے ایک
پرند کی صورت بنانا، پھر اُس میں پھونک مارنا، اُس کا
حکمِ خدا عزوجل سے پرندہ ہو جانا۔ تو اِس کا یہ جواب دیا کہ
عیسیٰ یہ باتیں مسمریزم سے کرتے تھے (کہ انگریزی میں
ایک قسم کے شعبدے کا نام ہے) اور لکھا کہ میں ایسی

ولولا انی اکرہ امثال ذلک لاتیت بہا و اذ قد تعوّد
الانباءَ عن الغیوب الاٰتیۃ کثیرا ، ویظھر فیہ
کذبہ کثیرا بثیرا ، داوی داءہ ھذا بان ظہور
الکذب فی اخبار الغیب لاینافی النبوۃ
فقد ظھر ذلک فی اخبار اربع مائۃ
من النبیین واکثر من کذبت اخبارہ
عیسیٰ وجعل یصعد مصاعد الشقاوۃ
حتّٰی عدّ من ذلک واقعۃ الحدیبیۃ
فلعن اللہ من اذی رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولعن
من اذی احدا من الانبیاء صلی اللہ
تعالیٰ علی انبیائہ وبارک وسلم واذ
قد اراد قھر المسلمین علی ان یجعلوہ
ایاہ المسیح الموعود ابن مریم
البتول ولم یرض بذلک
المسلمون واخذوا یتلون فضائل عیسیٰ
صلوٰت اللہ تعالیٰ علیہ قام بالنضال و
وطفق یدّعی لہ علیہ الصلاۃ والسلام مثالب
معایب حتی تعدّی الی امہ الصدیقۃ
البتول المصطفاۃ المطہرۃ المبرّأۃ بشہادۃ
اللہ تعالیٰ ورسولہ صلی اللہ تعالیٰ

باتوں کو مکروہ نہ جانتا تو میں بھی کر دکھاتا اور جب
پیشین گوئی کرنے کی عادت اُسے پڑی ہوئی ہے اور
پیشین گوئیوں میں اُس کا جھوٹ نہایت کثرت سے
ظاہر ہوتا ہے تو اپنی اس بیماری کی یہ دوا نکالی کہ
پیشین گوئیاں جھوٹی جانا کچھ نبوت کے منافی نہیں کہ
پہلے چار سَو انبیاء کی پیشینگوئیاں جھوٹی ہو چکی ہیں اور
سب میں زیادہ جس کی پیشینگوئیاں جھوٹی ہوئیں وہ
عیسیٰ ہیں علیہ الصلاۃ والسلام۔ اور یوں ہی شقاوت کی
سیڑھیاں چڑھتا گیا یہاں تک کہ انہیں جھوٹی پیشینگوئیوں
میں سے واقعۂ حدیبیہ کو گنا دیا۔ تو اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو
اُس پر جس نے ایذا دی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو۔
اور اللہ تعالیٰ کی لعنت اس پر جس نے کسی نبی کو ایذا دی۔
اور اللہ تعالیٰ کی درودیں اور برکتیں اور سلام اُس کے
انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام پر۔ اور جب کہ اُس نے
چاہا کہ مسلمان زبردستی اُس کو ابنِ مریم بنالیں اور مسلمان
اس پر راضی نہ ہوئے اور عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے
فضائل انھوں نے پڑھنا شروع کیے تو لڑائی کے لیے
اٹھا اور عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام میں عیب اور خرابیاں
بتانی شروع کیں۔ یہاں تک کہ اُن کی والدہ ماجدہ
تک ترقی کی جو صدیقہ ہیں اور غیرِ خدا سے بے علاقہ
اور جو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

عليه وسلم وصرح ان مطاعن اليهود
على عيسىٰ وامه لاجواب عنها عندنا
ولا نستطيع ردها اصلا وجعل يلمز
البتول المطهرة من تلقاء نفسه في
عدة مواضع من رسائله الخبيثة
بما يستثقل المسلم نقله وحكايته ثم
صرح ان لا دليل على نبوة عيسىٰ قال
بل عدة دلائل قائمة على ابطال نبوته
ثم تستر فرقا عن المسلمين ان ينفروا
عنه كافة فقال وانما نقول بنبوته لان
القرآن عده من الانبياء ثم عاد فقال لايمكن
ثبوت نبوته وفي هذا ما ترى اكذاب
للقرآن العظيم ايضا حيث حكم بما اقامت
الادلة على بطلانه الى غير ذلك من
كفرياته الملعونة اعاذ الله المسلمين
من شره وشر الدجاجلة اجمعين ومنهم
الوهابية الامثالية والخواتمية وقد
قصصنا عليك اقوالهم وشانهم وانهم كانوا
وبانوا فيما قبل وهم منقسمون الى **الاميرية** نسبة
الى امير حسن وامير احمد السهسوانيين **والنذيرية**
المنسوبة الى نذير حسين الدهلوي **والقاسمية**

گواہی سے چُنی ہوئی اور سُتھری اور بے عیب ہیں۔ اور تصریح
کر دی کہ یہودی جو عیسیٰ اور اُن کی ماں پر طعن کرتے ہیں اُن کا
ہمارے پاس کچھ جواب نہیں نہ ہم اصلاً اُن پر رَد کر سکتے ہیں
اور اُن پاک بتول کو اپنی طرف سے اپنے خبیث رسالوں میں
جا بجا وہ عیب لگائے کہ مسلمان پر جن کا نقل کرنا بھی گراں ہے
اور تصریح کر دی کہ عیسیٰ کی نبوت پر کوئی دلیل نہیں بلکہ متعدد دلیلیں
اُن کے بطلانِ نبوت پر قائم ہیں۔ پھر اس خوف سے کہ تمام مسلمان
اس سے نفرت کر جائیں گے یوں اپنے کفر پر پردہ ڈالا کہ ہم انہیں
صرف اس وجہ سے نبی مانتے ہیں کہ قرآن مجید نے انہیں انبیاء میں
شمار کر دیا ہے۔ پھر پلٹ گیا اور بولا کہ ان کی نبوت کا ثبوت ممکن نہیں
اور اُس کے اِس قول میں جیسا کہ دیکھ رہے ہو قرآن مجید کا بھی
جھٹلانا ہے کہ اس نے ایسی بات فرمائی جس کے بطلان پر دلائل
قائم ہیں۔ ان کے سوا اُس کے کفریاتِ ملعونہ اور بہت ہیں۔ اللہ تعالیٰ
مسلمانوں کو اُس کے اور تمام دجالوں کے شر سے پناہ دے۔
دوسرا فرقہ وہابیہ امثالیہ (یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے چھ یا سات مثل موجود ماننے والے) اور **خواتمیہ** (یعنی نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا اور طبقاتِ زمین میں چھ خاتم النبیین موجود
جاننے والے) اور ہم سابق میں اُن کے احوال واقوال اور یہ کہ وہ
تھے اور نہ رہے بیان کر چکے ہیں اور وہ کئی قسم ہیں ایک امیریہ
امیر حسن و امیر احمد سہسوانیوں کی طرف منسوب اور نذیریہ
نذیر حسین دہلوی کی طرف منسوب اور قاسمیہ

المنسوبة الى قاسم النانوتی
صاحب " تحذیر الناس " وهو
القائل فیه لو فرض فی زمنه
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بل لو حدث
بعده صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نبی جدید
لم یخل ذلك بخاتمیته وانما یتخیل
العوام انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم
خاتم النبیین بمعنی اٰخر النبیین مع
انه لافضل فیه اصلا عند اهل الفهم الی
اٰخر ماذکر من الهذیانات وقد قال فی
التتمة والاشباه وغیرهما اذا لم یعرف ان
محمدا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اٰخر الانبیاء
فلیس بمسلم لانه من الضروریات اھ
النانوتی هٰذا هو الذی وصفه محمد علی
الکانفوری ناظم الندوة بحکیم الامة
المحمدیة فسبحٰن مقلب القلوب
والابصار؛ ولا حول ولا قوة الا بالله الواحد القهار
العزیز الغفار؛ فهؤلاء المردة المریدة الخناس
مع اشتراکهم فی تلك الداهیة الکبریٰ؛ مفترقون
فیما بینهم علی اٰراء یوحی بها الیهم الشیطان
غرورا؛ وقد فصلت فی غیر ما رسالة

قاسم نانوتوی کی طرف منسوب جس کی **تحذیر الناس** ہے
اور اس نے اپنے اس رسالہ میں کہا ہے بلکہ بالفرض
آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی
آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے بلکہ اگر بالفرض
بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت
محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ عوام کے خیال میں تو
رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں
آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم یا تأخر زمانہ میں
بالذات کچھ فضیلت نہیں الخ حالانکہ فتاویٰ تتمہ اور
الاشباہ والنظائر وغیرہما میں تصریح فرمائی کہ اگر
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب سے پچھلا نبی نہ جانے
تو مسلمان نہیں اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا آخر الانبیاء ہونا سب انبیاء سے زمانہ میں
پچھلا ہونا ضروریات دین سے ہے اور یہ وہی
نانوتوی ہے جسے **محمد علی** کانپوری **ناظم ندوہ** نے
حکیم امت محمدیہ کا لقب دیا۔ پاکی ہے اسے جو دلوں اور
آنکھوں کو پلٹ دیتا ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم۔ تو یہ سرکش شیطان کے چیلے باآنکہ اس مصیبت عظیم
میں سب شریک ہیں، آپس میں مختلف رایوں میں پھوٹے
ہوئے ہیں جو شیطان فریب کی راہ سے ان کے دلوں میں
ڈالتا ہے اور ان کی تفصیل متعدد رسالوں میں ہو چکی۔

ومنهم الوهابية الكذابية اتباع رشيد احمد الكنكوهي

تقول اولا على الحضرة الصمدية تبعا لشيخ طائفته اسماعيل الدهلوى عليه ما عليه بامكان الكذب وقد رددت عليه هذيانه فى كتاب مستقل سميته سبحٰن السبوح عن عيب كذب مقبوح ۱۳۰۷ھ وارسلته اليه وعليه بصيغة الالتزام من بوسطة وأتت منه الرجعة بواسطتها منذ احدى عشرة سنة و قد اشاعوا ثلث سنين ان الجواب يكتب كتب يطبع ارسل للطبع وما كان الله ليهدى كيد الخائنين ؛ فما استطاعوا من قيام و ما كانوا منتصرين ؛ والاٰن اذ قد اعمى الله سبحٰنه بصر من قد عميت بصيرته من قبل فانّٰى يرجى الجواب ؛ و هل يجادل ميت[له] من تحت التراب ؛ ثم تمادى به الحال ؛ فى الظلم والضلال ؛ حتى صرح فى فتوى له (قد رأيتها بخطه وخاتمه بعينى

تیسرا فرقہ وہابیہ کذّابیہ رشید احمد گنگوہی کے پیرو

پہلے تو اُس نے اپنے پیر طائفہ اسمٰعیل دہلوی کے اتباع سے اللہ عزّوجل پر یہ افترا باندھا کہ "اُس کا جھوٹا ہونا بھی ممکن ہے" اور میں نے اُس کا یہ بیہودہ بکنا ایک مستقل کتاب میں رَد کیا جس کا نام سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح ۱۳۰۷ھ رکھا اور میں نے یہ کتاب بصیغۂ رجسٹری اُس کی طرف اور اُس پر بھیجی۔ اور بذریعۂ ڈاک اُس کے پاس سے رسید آگئی جسے گیارہ برس ہوئے اور مخالفین تین ۳ برس خبریں اڑاتے رہے کہ جواب لکھا جائے گا لکھ گیا چھاپا جائے گا۔ چھپنے کو بھیجدیا۔ اور اللہ عزّوجلّ اس لیے نہ تھا کہ دغا بازوں کے مکر کو راہ دکھاتا تو وہ نہ کھڑے ہوسکے نہ کسی سے مدد پانے کے قابل تھے اور اب کہ اللہ تعالٰی نے اس کی آنکھیں بھی اندھی کر دیں جس کی ہیئے کی آنکھیں پہلے سے پھوٹ چکی تھیں تو اب جواب کی امید کہاں۔ اور کیا خاک کے نیچے سے مُردہ[له] جھگڑنے آئے گا۔ پھر تو ظلم و گمراہی میں اُس کا حال یہاں تک بڑھا کہ اپنے ایک فتوے میں (جو اُس کا **مُہری دستخطی** میں نے اپنی **آنکھ سے دیکھا**

[له] هذا بحمد الله تعالٰى من كرامات المصنف قاله فى حياة الكنكوهى ثم امات الله الكنكوهى ولم يقدره ان يجيب جوابا ام مصححه غفرله ۔ یہ بعنایتِ الٰہی حضرت مصنف کی کرامتوں سے ہے یہ لفظ انھوں نے گنگوہی کی زندگی میں لکھا تھا پھر اللہ عزّوجل نے گنگوہی کو موت دی اور اصلاً جواب دینے پر قادر نہ کیا۔ ۱۲ مصحح غفرلہٗ۔

وقد طبعت مرارا فی بمبئی وغیرها مع ردها) "ان من یکذب اللہ تعالیٰ بالفعل ویصرح انہ سبحٰنہ وتعالیٰ قد کذب وصدرت منہ ھٰذہ العظیمۃ فلا تنسبوہ الیٰ فسق فضلا عن ضلال فضلا عن کفر فان کثیرا من الائمۃ قد قالوا بقیلہ؛ وانما قصاریٰ امرہ انہ مخطئ فی تاویلہ"؛ فلا الٰہ الا اللہ انظر الیٰ وخامۃ عواقب التکذیب بالامکان کیف جرت الی التکذیب بالفعل سنۃ اللہ فی الذین خلوا من قبل اولٰئک الذین اصمھم اللہ واعمیٰ ابصارھم ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم **ومنھم الوھابیۃ الشیطانیۃ** ھم کالفرقۃ الشیطانیۃ من الروافض کانوا اتباع شیطان الطاق[1] وھٰؤلاء اتباع شیطان الآفاق ابلیس اللعین وھم ایضاً اذناب ذٰلک المکذب الگنگوھی فانہ صرح فی کتابہ البراھین القاطعۃ وماھی واللہ الا القاطعۃ لما امر اللہ بہ ان یوصل بان

جو بمبئی وغیرہ میں **بارہا مع رد کے چھپا**) صاف لکھ گیا کہ "جو اللہ سبحٰنہ وتعالیٰ کو بالفعل جھوٹا مانے اور تصریح کرے کہ (معاذ اللہ تعالیٰ) اللہ تعالیٰ جھوٹ بولا اور یہ بڑا عیب اُس سے صادر ہو چکا تو اُسے کفر بالائے طاق' گمراہی درکنار فاسق بھی نہ کہو۔ اس لیے کہ بہت سے امام ایسا ہی کہہ چکے ہیں جیسا اُس نے کہا اور بس نہایت کار یہ ہے کہ اس نے تاویل میں خطا کی"۔ تو لا الٰہ الا اللہ اللہ عزوجل کے امکانِ کذب ماننے کا بُرا انجام دیکھ کیونکر وقوعِ کذب ماننے کی طرف کھینچ کرلے گیا۔ یوہیں سنّت الٰہیہ جل وعلا چلی آئی ہے اگلوں سے۔ یہی ہیں وہ جنھیں اللہ تعالیٰ نے بہرا کیا اور اُن کی آنکھیں اندھی کر دیں ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ **چوتھا فرقہ وہابیہ شیطانیہ ہے** اور وہ رافضیوں کے فرقۂ شیطانیہ کی طرح ہیں وہ شیطان الطاق[1] کے پیرو تھے۔ اور یہ شیطان آفاق ابلیس لعین کے پیرو ہیں اور یہ بھی اُسی تکذیب خدا کرنیوالے گنگوہی کے دُم چھلے ہیں کہ اس نے اپنی کتاب براھین قاطعہ میں تصریح کی (اور خدا کی قسم وہ قطع نہیں کرتی مگر اُن چیزوں کو جن کے جوڑنے کا اللہ عزوجل نے حکم فرمایا ہے) کہ اُن کے

مقبول مطلق ص ۱۱۲

---

[1] ھو کبیر الفرقۃ الشیطانیۃ کان یکون فی طاق جامع الکوفۃ فتسمیہ الشیاطین مومن الطاق وسماہ الامام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیطان الطاق اھ مصحح غفر لہ۔ وہ فرقۂ شیطانیہ کا گرو ہے جامع مسجد کوفہ کے طاق میں رہا کرتا تھا تو وہ شیاطین اسے مومن الطاق کہا کرتے اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا نام شیطان الطاق رکھا۔ ۱۲ مصحح غفرلہٗ

شیخهم ابلیس اوسع علما من رسول الله
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهذا نصه الشنیع
بلفظه الفظیع ص۴۷ شیطان وملک الموت کو الخ
ای ان هذه السعة فی العلم ثبتت للشیطان و
ملک الموت بالنص وای نص قطعی فی سعة
علم رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی تُرَدَّ
به النصوص جمیعا ویُثبت شرک وکتب قبله
ان هذا الشرک لیس فیه حبة خردل من
ایمان فیاللمسلمین ، یاللمؤمنین بسید المرسلین
صلی الله تعالیٰ علیه وعلیهم اجمعین ، انظروا الی
هذا الذی یدّعی علوّ الکعب فی العلوم والاتقان
وسعة الباع فی الایمان والعرفان ، ویُدعیٰ فی
اذنابه بالقطب وغوث الزمان ، کیف یسُب
محمدا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم
مِلأ فیه ویؤمن بسعة علم شیخه ابلیس
ویقول لمن علمه الله مالم یکن یعلم وکان
فضل الله علیه عظیما الذی تجلّی له
کل شیء وعرفه وعلم ما فی السموٰت والارض
وعلم ما بین المشرق والمغرب وعَلِمَ عِلْمَ
الاولین والآخرین کما نص علی
کل ذلک الاحادیث الکثیرة

پیر ابلیس کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے
زیادہ ہے اور یہ اُس کا بُرا قول خود اُس کے بد الفاظ میں
ص۴۷ پر یوں ہے شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے
ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ
جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔
اور اس سے پہلے لکھا کہ شرک نہیں تو کونسا ایمان کا
حصہ ہے۔

فریاد اے مسلمانو۔ فریاد اے وہ جو سید المرسلین
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین وبارک وسلم پر ایمان
رکھتے ہو اسے دیکھو یہ جو دعویٰ کرتا ہے کہ علم و پختہ کاری میں
اُونچے پائے پر ہے اور ایمان ومعرفت میں ید طولےٰ
رکھتا ہے اور اپنے دم چھلوں میں قطب اور غوث زمانہ
کہلاتا ہے کیسی منہ بھر کے گالی دے رہا ہے محمد رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو۔ اور اپنے پیر ابلیس کی وسعتِ علم پر
تو ایمان لاتا ہے اور وہ جنہیں اللہ عزوجل نے سکھا دیا
جو کچھ وہ نہ جانتے تھے اور اللہ عزوجل کا فضل اُن پر
عظیم ہے وہ جن کے سامنے ہر چیز روشن ہوگئی اور
انھوں نے ہر چیز پہچان لی اور جو کچھ آسمانوں اور زمین
میں ہے جان لیا اور مشرق ومغرب میں جو کچھ ہے
سب جان لیا اور تمام اگلوں پچھلوں کا علم انہیں حاصل ہوا
جیسا کہ ان تمام باتوں پر بکثرت احادیث میں تصریح فرمائی

انہ" ای نص فی سعۃ علمہ" فھل لیس ھٰذا ایمانا بعلم ابلیس وکفرا بعلم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقد قال فی نسیم الریاض کما تقدم من قال فلان اعلم منہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقد عابہ و نقصہ فھو ساب والحکم فیہ حکم الساب من غیر فرق لا نستثنی منہ صورۃ وھذا کلہ اجماع من لدن الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم ثم اقول انظروا الی اثار ختم اللہ تعالیٰ کیف یصیر البصیر اعمیٰ و کیف یختار علی الھدی العمیٰ یومن بعلم الارض المحیط لابلیس واذ جاء ذکر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال "ھٰذا شرک" وانما الشرک اثبات الشریک للہ تعالیٰ فالشیء اذا کان اثباتہ لاحد من المخلوقین شرکا کان شرکا قطعا لکل الخلائق اذ لا یصح ان یکون احد شریکا للہ تعالیٰ فانظروا کیف اٰمن بان ابلیس شریک لہ سبحانہٗ

اُن کے حق میں یوں کہتا ہے کہ "اُن کی وسعتِ علم میں کونسی نص ہے"۔ کیا یہ علمِ ابلیس پر ایمان اور علمِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کفر نہ ہوا اور بیشک نسیم الریاض میں فرمایا (جیسا کہ اُس کا نص اصل کتاب میں گزر چکا ہے) کہ جو کسی کا علم حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ بتائے اُس نے بیشک حضورِ اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لگایا اور حضور کی شان گھٹائی۔ تو وہ گالی دینے والا ہے اور اُس کا حکم وہی ہے جو گالی دینے والے کا ہے اصلاً فرق نہیں، اس میں سے ہم کسی صورت کا استثنا نہیں کرتے اور ان تمام احکام پر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے سے اب تک برابر اجماع چلا آیا ہے پھر میں کہتا ہوں اللہ کے مُہر کر دینے کے اثر دیکھو کیونکر انکھیارا اندھا ہو جاتا ہے اور راہِ حق چھوڑ کر چوپٹ ہونا پسند کرتا ہے ابلیس کے لیے تو زمین کے علمِ محیط پر ایمان لاتا ہے اور جب محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا ذکر آیا تو کہتا ہے "یہ شرک ہے" حالانکہ شرک تو اسی کا نام ہے کہ اللہ عزّوجلّ کے لیے کوئی شریک ٹھہرایا جائے تو جس چیز کا مخلوق میں سے کسی ایک کے لیے ثابت کرنا شرک ہو تو وہ تمام جہان میں جس کے لیے ثابت کی جائے یقیناً شرک ہوگا کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں ہو سکتا تو دیکھو ابلیس لعین کا اللہ عزّوجلّ کیساتھ شریک ہونے کا کیسا ایمان

وانما الشركة منتفية عن محمد صلّی الله
تعالیٰ علیه وسلم ثم انظروا الی غشاوة
غضب الله تعالیٰ علیٰ بصرہ یطالب فی علم محمد
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالنص ولا یرضی به
حتی یکون قطعیا فاذا جآء علی سلب علمه صلّی الله
تعالیٰ علیه وسلم تمسك فی هذا البیان نفسه علی
ص۴۶ بستة اسطر قبل هذا الکفر المهین بحدیث
باطل لا اصل له فی الدین وینسبه کذبا
الی من لم یروہ بل ردہ بالرد المبین حیث
یقول روی الشیخ عبد الحق (قدس سرہ عن
النبی صلے الله تعالیٰ علیه وسلم انه قال) لا اعلم
ماوراء هذا الجدار اھ مع ان الشیخ قدس
الله تعالیٰ سرہ انما قال فی مدارج النبوة
ھکذا یشکل ھٰھنا بان جآء فی بعض الروایات
ان قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم
انما انا عبد لا اعلم ماوراء هذا الجدار وجوابه
ان هذا القول لا اصل له ولم تصح به الروایة
اھ فانظروا کیف یحتج بلا تقربوا الصلوٰة ویترك
وانتم سکٰری وکذلك قال الامام ابن حجر العسقلانی
لا اصل له اھ وقال الامام ابن حجر المکی فی افضل القریٰ
لم یعرف له سند اھ وقد عرضت قولیه هٰذین اعنی

رکھتا ہے، شرکت تو محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
منتفی ہے۔ پھر غضب الٰہی کا گھٹا ٹوپ اُس کی آنکھوں پر
دیکھو علم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں تو نص مانگتا ہے اور نص پر
بھی راضی نہیں جب تک قطعی نہ ہو اور جب حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کی نفی پر آیا تو خود اسی بحث میں
ص۴۶ پر اس ذلت دینے والے کفر سے چھ سطر پہلے
ایک باطل روایت کی سند پکڑی جس کی دین میں بالکل
اصل نہیں اور اُن کی طرف اس کی جھوٹی نسبت کر رہا ہے
جنھوں نے اُسے روایت نہ کیا بلکہ اُس کا صاف رد کیا۔
کہ کہتا ہے شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے
پیچھے کا بھی علم نہیں۔ حالانکہ شیخ نے مدارج النبوة میں
یوں فرمایا ہے۔ یہاں یہ اشکال پیش کیا جاتا ہے کہ
بعض روایات میں آیا کہ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
یوں فرمایا میں تو ایک بندہ ہوں اس دیوار کے پیچھے کا
حال مجھے معلوم نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قول محض
بے اصل ہے اس کی روایت صحیح نہ ہوئی دیکھو کیسی
لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃ سے دلیل لایا اور وَانْتُمْ سُکٰرٰی کو
چھوڑ گیا۔ اسی طرح امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا اس کی کچھ
اصل نہیں اور امام ابن حجر مکی نے افضل القریٰ میں فرمایا
اس کی کوئی سند نہ پہچانی گئی۔ اور میں نے اُس کے
یہ دونوں قول یعنی وہ جو اُس نے تکذیب الٰہی عزجلالہ

ما اقترف من تکذیب اللہ سبحٰنہٗ وتنقیص
علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیٰ
بعض تلامذتہ ومریدیہ فعارضنی وقال
ماکان شیخنا لیتفوّہ بامثال ھذا الکفر
فاریتہ الکتاب ؛ وکشفت عن کفرہ الحجاب ؛
فاجاءہ الاضطراب ؛ الیٰ ان قال لیس
ھذا الکتاب لشیخی انما ھو لتلمیذہ
خلیل احمد الانبھتی فقلت ھو قد قرظ
علیہ وسماہ کتابا مستطابا وتالیفا نفیسا
ودعا اللہ تعالیٰ ان یتقبلہ وقال ھذا الکتاب
دلیل واضح علی سعۃ نور علم مؤلفہ وفسحۃ
ذکائہ وفہمہ وحسن تقریرہ وبہاء تحریرہ
اھ فقال لعلہ لم ینظر فیہ مستوعبا انما نظر
بعض مواضع متفرقۃ واعتمد علیٰ علم تلمیذہٖ
قلت کلا بل قد صرح فی ھذا التقریظ انہ راٰہ
من اولہ الیٰ اٰخرہ قال لعلہ لم ینظر فیہ نظر
تدبر قلت کلا بل قد صرح فیہ انہ راٰہ بنظر
غائر وھذا لفظہ فی التقریظ انّ احقر الناس
رشید احمد الگنگوھی طالع ھذا الکتاب
المستطاب البراھین القاطعۃ من
اولہ الیٰ اٰخرہ بامعان النظر اھ

اور تنقیص علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وبال
اپنے سر لیا اُس کے بعض شاگردوں اور مریدوں کے
سامنے پیش کیے تو اُس نے میرا اخلاف کیا اور بولا
بھلا ہمارے پیر کہیں ایسے کفر بک سکتے ہیں۔ تو میں نے
اُسے کتاب دکھائی اور اُس کے کُفر کا پردہ کھولا۔ تو
مجبور ہو کر اُسے یہ کہنا پڑا کہ یہ کتاب میرے پیر کی نہیں
یہ تو اُن کے شاگرد خلیل احمد انبہٹی کی ہے۔ میں نے
کہا اُس نے اِس پر تقریظ لکھی۔ اور اِسے کتاب مستطاب اور
تالیف نفیس کہا۔ اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ اسے
قبول کرے اور کہا یہ براہین قاطعہ اپنے مصنّف کی
وسعتِ نورِ علم اور فسحت ذکاء و فہم و حسن تقریر و بہائے
تحریر پر دلیلِ واضح ہے۔ تو اُس کا مرید بولا کہ شاید
اُنھوں نے یہ کتاب ساری نہ دیکھی۔ کہیں کہیں متفرق
جگہ سے کچھ دیکھی اور اپنے شاگرد کے علم پر بھروسا کیا۔
میں نے کہا یوں نہیں بلکہ اُس نے اسی تقریظ میں تصریح
کی ہے کہ اُس نے یہ کتاب اوّل سے آخر تک دیکھی۔ بولا
شاید اُنھوں نے غور سے نہ دیکھی ہوگی۔ میں نے کہا
ہشت۔ بلکہ اُس نے تصریح کی ہے کہ میں نے اسے
بغور دیکھا اور تقریظ میں اُس کی عبارت یہ ہے۔ اس
احقر الناس رشید احمد گنگوہی نے اس کتاب مستطاب
براہین قاطعہ کو اوّل سے آخر تک بغور دیکھا۔ انتہیٰ۔

فبهت الذی کابر واللہ لایهدی کید المکابرین

ومن کبراء هؤلاء الوهابیة الشیطانیة رجل اٰخر من اذناب الگنگوهی یقال له اشرفعلی التانوی صنف رسیلة لاتبلغ اربعة اوراق وصرح فیها بان العلم الذی لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بالمغیبات فان مثله حاصل لکل صبی وکل مجنون بل لکل حیوان وکل بهیمة وهذا لفظه الملعون ان صح الحکم علیٰ ذات النبی المقدسة بعلم المغیبات کما یقول به زید فالمسئول عنه انه ماذا اراد بهذا ابعض الغیوب ام کلها فان اراد البعض فای خصوصیة فیه لحضرة الرسالة فان مثل هذا العلم بالغیب حاصل لزید وعمرو بل لکل صبی و مجنون بل لجمیع الحیوانات والبهائم وان اراد الکل بحیث لایشذ منه فرد فبطلانه ثابت نقلا وعقلا اھ **اقول** فانظر الیٰ اٰثار ختم اللہ تعالیٰ کیف یسوّی بین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم وبین کذا وکذا وکیف ضل عنه انّ علم زید وعمرو وعلم عظماء هذا المتشیخ الذین سماهم بالغیوب لایکون ان کان الا

تو دنگ ہو کر رہ گیا ناحق جھگڑنے والا۔ اور اللہ تعالیٰ ہٹ دھرموں کا مکر نہیں چلنے دیتا۔ اور اس فرقۂ وہابیہ شیطانیہ کے بڑوں میں ایک اور شخص اسی گنگوہی کے دم چھلّوں میں ہے جسے **اشرفعلی تھانوی** کہتے ہیں اُس نے ایک چھوٹی سی رسلیا تصنیف کی کہ چار ورق کی بھی نہیں اور اُس میں تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچّے اور ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چارپائے کو حاصل ہے اور اُس کی ملعون عبارت یہ ہے آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے الیٰ قولہ اور اگر تمام علومِ غیب مراد ہیں اس طرح کہ اُس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے۔ **میں کہتا ہوں** اللہ تعالیٰ کی مہر کا اثر دیکھو یہ شخص کیسی برابری کر رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جنین و چناں میں اور کیونکر اتنی سی بات اُس کی سمجھ میں نہ آئی کہ زید اور عمرو اور اس شیخی بگھارنے والے کے یہ بڑے جن کا اس نے نام لیا انہیں غیب کی کوئی بات معلوم ہوگی بھی تو محض

ع‍ہ شذ یشذ بالضم علی الشذوذ والشذرة ویشذ بالکسر علی القیاس - هذا الذی ذکره وعده ائمة الصرف - تاج العروس - ۱۲

ظنا وانما العلم الیقینی بہا اصالۃً لانبیاء اللہ تعالٰی
وماحصل بہ القطع لغیرھم فانما یحصل
بانباء الانبیاء علیھم الصلاۃ والسلام لاغیر
المتر الی ربك کیف یقول وما کان اللہ
لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من
رسلہ من یشاء وقال عزمن قائل علم الغیب
فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من
رسول الآیۃ فانظر کیف ترك القراٰن * وودع
الایمان * واخذ یسأل عن الفرق بین النبی و
الحیوان * کذلك یطبع اللہ علی
قلب کل متکبر خوّان * ثم انظروا
کیف حصر الامر بین مطلق العلم
والعلم المطلق ولم یجعل الفرق بعلم
حرف اوحرفین وعلوم خارجۃ عن
العد والحد شیئا فانحصر الفضل عندہ فی
الاحاطۃ التامۃ ووجب سلب الفضیلۃ عن
کل فضل ابقی بقیۃ فوجب سلب فضل
العلم مطلقا عن الانبیاء علیھم الصلوٰۃ
والسلام من دون تخصیص
بالغیب والشھود وجریان تقریرہ
الخبیث فیہ اظھر من جریانہ

بطور ظن حاصل ہوگی۔ امور غیب پر علم یقینی تو اصالۃً خاص
انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ملتا ہے اور غیر انبیاء کو
جن امور غیب پر یقین حاصل ہوتا ہے وہ انبیاء ہی کے
بتانے سے ملتا ہے علیہم الصلاۃ والسلام نہ اور کسی کے۔
کیا تو نے اپنے رب کو نہ دیکھا کیسا ارشاد فرماتا ہے کہ
اللہ کی یہ شان نہیں کہ تم کو اپنے غیب پر مطلع کردے ہاں
اللہ تعالٰی اس کے لیے اپنی مشیت کے موافق اپنے رسولوں کو
چنتا ہے۔ اور اسی نے فرمایا (عزت والا وہ فرمانے والا)
اللہ غیب کا جاننے والا ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط
نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ دیکھو اس
شخص نے کیسا قرآن عظیم کو چھوڑا اور ایمان کو رخصت کیا
اور یہ پوچھنے بیٹھا کہ نبی اور جانور میں کیا فرق ہے ایسے
ہی اللہ مہر لگا دیتا ہے ہر مغرور بڑے دغاباز کے دل پر۔ پھر
خیال کرو اس نے کیونکر مطلق علم اور علم مطلق میں حصر کردیا
اور ایک دو حرف جاننے اور ان علموں میں جن کے لیے
حد نہ شمار کچھ فرق نہ جانا تو اس کے نزدیک فضیلت
اسی میں منحصر ہوگئی کہ پورا احاطہ ہو اور فضیلت کا سلب
واجب ہوا ہر اس کمال سے جس میں کچھ بھی باقی رہ جائے
تو غیب اور شہادت کی کچھ تخصیص نہ رہی، مطلق علم کی
فضیلت کا سلب انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے واجب
ہوا۔ اور علم غیب میں جاری ہونے سے مطلق علم میں اس کی

عہ پ ۴ ع ۹۔ عہ پ ۲۹ ع ۱۲۔

فی علم الغیب فان حصول مطلق العلم ببعض
الاشیآء لکل انسان وحیوان اظہر من
حصول بعض علوم الغیب لھم ثم اقول لن
تریٰ ابدا من ینقص شان محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم وھو معظم لربہ عزوجل کلا واللہ
انما ینقصہ من ینقص ربہ تبارک وتعالیٰ
کما قال عزوجل وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ
قَدْرِہٖ فان ذٰلک التقریر الخبیث ان لم یجرِ
فی علم اللہ عزوجل فانہ یجری بعینہٖ من
دون کلفۃ فی قدرتہ سبحٰنہ وتعالیٰ کأن
یقول ملحد منکر لقدرتہ العامۃ سبحٰنہ و
تعالیٰ متعلما من ھٰذا الجاحد المنکر لعلم محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ ان صح الحکم علیٰ ذات
اللہ المقدسۃ بالقدرۃ علی الاشیآء کما یقول
بہ المسلمون فالمسئول عنھم انھم ماذا
ارادوا بھٰذا البعض الاشیاء ام کلھا فان
ارادوا البعض فای خصوصیۃ فیہ لحضرۃ
الالوھیۃ فان مثل ھٰذہ القدرۃ علی الاشیاء
حاصلۃ لزید وعمرو بل لکل صبی ومجنون بل
لجمیع الحیوانات والبھائم وان ارادوا الکل بحیث
لایشذ منہ فرد فبطلانہ ثابت عقلا و

تقریر خبیث کا جاری ہونا زیادہ ظاہر ہے کہ ہر آدمی و جانور
کے لیے بعض اشیاء کا مطلق علم حاصل ہونا انہیں علم غیب
حاصل ہونے سے زائد روشن ہے۔ پھر میں کہتا ہوں
ہرگز کبھی تو نہ دیکھے گا کہ کوئی شخص محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی شان گھٹائے اور وہ اُن کے رب جل وعلا کی تعظیم کرتا ہو۔
حاشا خدا کی قسم اُن کی شان وہی گھٹائے گا جو اُن کے
رب تبارک وتعالیٰ کی شان گھٹاتا ہے جیسا کہ اللہ عزوجل
نے فرمایا ہے کہ ظالموں نے قرار واقعی خدا کی قدر
نہ پہچانی۔ اس لیے کہ یہ گندی تقریر اگر علم اللہ عزوجل میں
جاری نہ ہو تو وہ قدرتِ الٰہی میں بعینہٖ بغیر کسی تکلف کے
جاری ہے۔ جیسے کوئی بیدین جو اللہ سبحٰنہ وتعالیٰ کی
قدرتِ عامہ کا منکر ہو اس منکر سے کہ علم محمد صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا انکار رکھتا ہے سیکھ کر یوں کہے کہ اللہ عزوجل کی
ذاتِ مقدسہ پر قدرت کا حکم کیا جانا اگر بقول مسلمانان
صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس قدرت سے
مراد بعض اشیاء پر قدرت ہے یا کل اشیاء پر۔ اگر
بعض پر قدرت ہونا مراد ہے تو اس میں اللہ عزوجل کی
کیا تخصیص ہے۔ ایسی قدرت تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و
مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے اور
اگر کل اشیاء پر قدرت مراد ہے اس طرح کہ اُس کی ایک
فرد بھی خارج نہ ہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے

نقلا فان من الاشیاء ذاته تعالیٰ شانه و
لاقدرة له علی نفسه والالکان مقدورا فکان
ممکنا فلم یکن واجبا فلم یکن الٰها فانظر
الی الفجور کیف یجر بعضه الی بعض والعیاذ
باللہ رب العٰلمین وبالجملة هٰؤلاء الطوائف
کلهم کفار مرتدون خارجون عن
الاسلام باجماع المسلمین وقد قال فی البزازیه
والدرر والغرر والفتاوی الخیریه ومجمع الانهر
والدر المختار وغیرها من معتمدات الاسفار
فی مثل هٰؤلاء الکفار من شك فی کفرهٖ و
عذابه فقد کفر اھ وقال فی الشفاء الشریف
ونکفر من لم یکفر من دان بغیر ملة الاسلام
من الملل او وقف فیهم او شك اھ وقال فی
البحر الرائق وغیره من حسّن کلام اهل الاهواء
او قال معنوی او کلام له معنی صحیح ان کان
ذٰلك کفرا من القائل کفر المحسّن اھ وقال
الامام ابن حجر فی "الاعلام" فی
فصل الکفر المتفق علیه بین ائمتنا
الاعلام من تلفظ بلفظ الکفر
یکفر وکل من استحسنه
او رضی به یکفر اھ فالحذر الحذر ÷

ثابت ہے کہ اشیاء میں خود ذاتِ باری بھی ہے اور
اُسے خود اپنی ذات پر قدرت نہیں ورنہ تحتِ قدرت
ہوجائے گا تو ممکن ہوجائے گا تو واجب نہ رہے گا تو
الٰہ نہ رہے گا تو بدکاری کو دیکھو کیسی ایک دوسری کی طرف کھینچ کے
لے جاتی ہے اور اللہ کی پناہ جو سارے جہان کا مالک ہے
خلاصۂ کلام یہ ہے کہ **یہ طائفے سب کے سب کافر و
مرتد ہیں باجماعِ امت اسلام سے خارج ہیں** اور
بیشک بزازیہ اور درر وغرر اور فتاویٰ خیریہ اور مجمع الانہر اور
درمختار وغیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں
فرمایا کہ جو اِن کے کفر وعذاب میں شک کرے خود کافر ہے
اور شفا شریف میں فرمایا ہم اُسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو
کافر نہ کہے جس نے ملّتِ اسلام کے سوا کسی ملّت کا
اعتقاد کیا یا ان کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے
اور بحرالرائق وغیرہ میں فرمایا۔ جو بددینوں کی بات کی
تحسین کرے یا کہے کچھ معنی رکھتی ہے یا اس کلام کے کوئی
صحیح معنی ہیں اگر اُس کہنے والے کی وہ بات کفر تھی تو یہ جو
اُس کی تحسین کرتا ہے یہ بھی کافر ہوجائے گا اور امام ابن حجر نے
کتاب "الاعلام" کی اُس فصل میں جس میں وہ باتیں گنائی ہیں
جن کے کفر ہونے پر ہمارے ائمۂ اعلام کا اتفاق ہے فرمایا
جو کفر کی بات کہے وہ کافر ہے اور جو اُس بات کو اچھا بتائے
یا اُس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے۔ ہاں ہاں احتیاط احتیاط

ايها الماء والمدر ۔ فان الدين
اعز ما يؤثر ۔ وان الكافر لا يوقر ۔
وان الضلال اهم ما يحذر ۔
وان الشر اجلب للشر ۔ وان
الدجال شر منتظر ۔ وان اتباعه
ادفر واكثر ۔ وان عجائبه
اظهر واكبر ۔ وان الساعة
ادهى وامر ۔ ففروا الى
الله ۔ فقد بلغ السيل الزبى ۔
ولا حول ولا قوة الا بالله ۔
وانما اطنبنا في هذا المقام
لان التنبيه على هذا من
اهم المهام ۔ وحسبنا الله
ونعم الوكيل ۔ وافضل الصلاة
واكمل التبجيل ۔ على سيدنا
محمد واله اجمعين ۔ والحمد لله رب
العلمين ۔ انتهى كلام المعتمد المستند
هذا ما اردنا عرضه عليكم ۔ ورجونا كل
خير وبركة لديكم ۔ افيدونا الجواب ۔
ولكم جزيل الثواب ۔ من الملك الوهاب ۔
والصلوة والسلام على الهادى للصواب ۔

اے مٹی اور پانی کے پُتلے کہ تمام چیزیں جو پسند کی جائیں
دین اُن سب سے زیادہ عزت والا ہے اور بیشک کافر کی
توقیر نہ کی جائے گی اور بیشک گمراہی سے بچنا سب سے زیادہ
اہم ہے اور بیشک ایک شر دوسرے شر کو نہایت
کھینچ لانے والا ہے اور بیشک جن چیزوں کا انتظار کیا جاتا ہے
ان سب میں بدتر دجال ہے اور بیشک اُس کے پیرو اِن
لوگوں کے پیرؤوں سے بھی بہت زیادہ ہوں گے اور بیشک
اس کے اچنبے ان کے شعبدوں سے زیادہ ظاہر اور بڑے
ہوں گے اور بیشک قیامت سب سے زیادہ دہشت والی
اور سب سے زیادہ کڑوی ہے تو اللہ کی طرف بھاگو کہ اُبلا
ٹیلوں تک پہنچ گیا اور نہ بدی سے پھرنا نہ نیکی کی طاقت مگر
اللہ کی توفیق سے ۔ میں نے اس لیے اس مقام میں کلام طویل کیا کہ
ان باتوں پر تنبیہ کرنا اُن چیزوں میں تھا جو ہر مہم سے بڑھ کر
مہم ہیں اور اللہ تعالیٰ ہم کو کافی ہے اور کیا اچھا کام بنانیوالا
اور سب سے بہتر درود اور سب سے کامل تر تعظیم ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اور اُن کی تمام آل پر اور سب خوبیاں خدا کو جو مالک سارے
جہان کا ـــــــ یہاں تک "المعتمد المستند" کا کلام ختم ہوا۔
یہ ہے وہ جسے ہم نے آپ پر پیش کرنا چاہا
اور آپ کے پاس سے ہر خیر و برکت کی اُمید ہے۔ ہمیں
جواب افادہ کیجئے۔ اور آپ کے لیے بادشاہ کثیر العطا کی
طرف سے بہت ثواب ہے۔ اور درود و سلام رہنمائے حق

والاٰل والاصحاب ۔ الیٰ یوم الجزاء والحساب ۔

۲۱ ذی الحجۃ یوم الخمیس ۱۳۲۳ھ فی مکۃ المکرمۃ

زادھا اللہ شرفا وتکریما امین ۔

اور اُن کے آل واصحاب پر روزِ جزا وشمار تک ۔

۲۱ ذی الحجہ یوم پنجشنبہ ۱۳۲۳ھ مکہ مکرمہ میں لکھا گیا

اللہ اُس کا شرف واعزاز زیادہ کرے ۔ الٰہی ایسا ہی کر ۔

(۱) صورۃ ما حررہ البحر الطمطام ۔ الحبر القمقام ۔ العلامۃ الھمام ۔ والرحلۃ القرم الکرام ۔ برکۃ الانام ۔ المفضال المقدام ۔ المتبتل الی اللہ ۔ التقی النقی الاواہ ۔ شیخ العلماء الکرام ۔ ببلد اللہ الحرام ۔ سیدنا ومولانا الشیخ محمد سعید بابصیل ۔ اسبل اللہ علیہ من منّہ ابسط ذیل ۔ مفتی الشافعیۃ ۔ بمکۃ المحمیۃ ۔

تقریظ دریائے زخّار عالم کبیر جلیل المقدار علّامہ بلند ہمّت مرجع مستفیدین سردار کریم برکت خلق صاحب فضل و تقدم منقطع بخدا پرہیزگار پاکیزہ صاحب دردِ دل مکہ معظمہ میں علمائے کرام کے اُستاد حرم محترم میں شافعیہ کے مفتی سیدنا ومولنا محمد سعید بابصیل اللہ اُن پر اپنے احسانوں سے نہایت وسیع دامن ڈالے ۔ (۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للہ الذی جعل علماء الشریعۃ المحمدیۃ بھجۃ الوجود ۔ وملأ بارشادھم وایضاحھم الحق المدائن والنجود ۔ وحرس بنضالھم عن دین سید المرسلین ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

سب خوبیاں اس خدا کو ہیں جس نے علمائے شریعتِ محمدیہ کو عالم کی تازگی بنایا ۔ اور اُن کی ہدایت اور حق کو واضح کرنے سے شہروں اور بلندیوں کو بھر دیا اور ان کی حمایتِ دینِ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضور کی ملتِ پاکیزہ کی چار دیواری کو

سورملته المطهرة عن
التعدی علیه وابطل بادلتهم الواضحة
ضلال المضلین الملحدین ؛ **اما بعد**
فقد نظرت الی ماحررہ ونقحه العلامة
الکامل ، والجهبذ الذی عن دین
نبیه یجاهد ویناضل ؛ اخی وعزیزی
الشیخ احمد رضاخاں فی کتابه الذی
سماه المعتمد المستند ؛ الذی رد فیه
علی رؤس اهل البدع والزندقة
الخبثاء بل هم اشر من کل خبیث و
ومفسد ومعاند وبیّن فی هذه
الرسالة مختصر ما الفه من الکتاب
المذکور وبین فیها اسماء جملة
من الفجرة الذین کادوا ان یکونوا
بضلالهم من اسفل الکافرین
فجزاه الله فیما بین وهتک به خیمة
خبثهم وفسادهم الجزاء الجمیل ؛
وشکر سعیه واحلّه من قلوب اهل
الکمال المحلّ الجلیل ؛ قاله بفمه ؛ وامر
برقمه ؛ المرتجی من ربه کمال النیل ؛
محمد سعید بن محمد بابصیل ؛ مفتی الشافعیة

دست درازی سے محفوظ فرمایا ، اور اُن کی روشن
دلیلوں سے گمراہ گر بیدینوں کی گمراہی کو باطل کر دکھایا
بعد حمد وصلاۃ میں نے وہ تحریر دیکھی جسے اُس
علامۂ کامل اُستاد ماہر نے نہایت پاکیزگی سے لکھا
جو اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کی طرف سے
جہاد وجدال کرتا ہے یعنی میرے بھائی اور میرے
معزز حضرت **احمد رضا خاں** نے اپنی کتاب مسمّی بہ
المعتمد المستند میں جس میں بدمذہبی وبیدینی کے
خبیث سرداروں کا رَد کیا ہے بلکہ وہ ہر خبیث
اور مفسد اور ہٹ دھرم سے بدتر ہیں اور مصنّف نے
اس رسالہ میں اپنی کتاب مذکور سے کچھ خلاصہ کیا ہے
اور اُس میں اُن **چند** فاجروں کے **نام** بیان کیے
ہیں جو اپنی گمراہی کے سبب قریب ہے کہ سب
کافروں سے **کمینہ تر کافروں** میں ہوں تو اللہ اُسے
اُس کے بیان پر اور اِس پر کہ اُس نے ان کی
خباثتوں اور فسادوں کا پردہ فاش کر دیا عمدہ
جزا (ل) عطا فرمائے ۔ اور اُس کی کوشش قبول کرے
اور اہل کمال کے دلوں میں اُس کی عظیم وقعت پیدا
کرے ۔ کہا اسے اپنی زبان سے اور حکم دیا اس کے
لکھنے کا اپنے رب سے پوری مرادیں پانے کے
امیددار محمد سعید بن محمد بابصیل نے کہ مکۂ معظمہ میں

ل احلّه المکان وبه ؛ حطّه محطّه ؛ کسی کو کسی جگہ اتارنا ۱۲ ن

بمكة المحمية ؛ غفر الله له ولوالديه ولمشايخه ومحبيه واخوانه وجميع المسلمين ۔

شافعیہ کا مفتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے اور اُس کے ماں باپ اور استاذوں اور دوستوں اور بھائیوں اور سب مسلمانوں کو بخشے ۔

محمد سعید بابصیل

صورة ما زبره اوحد العلماء الحقانية ؛ وافرد العظماء الربانية ؛ ذو المناصب والمحامد ؛ فخر الاماثل والاماجد ؛ الورع الزاهد ؛ والبارع الماجد ؛ شيخ الخطباء والائمة بمكة المكرمة ؛ مانع الزيغ والفساد ؛ مانح الفيض والسداد ؛ مولينا الشيخ احمد ابو الخير ميرداد ؛ حفظه الله تعالىٰ الىٰ يوم التناد ؛

(۲) تقریظ یکتائے علمائے حقانی یگانہ

کبرائے ربانی مرتبوں اور تعریفوں والے عمائد واکابر کے فخر صاحبِ زہد وورع ۔ حیرت بخش کمالات کے بزرگ مکہ معظمہ میں خطیبوں اور اماموں کے سردار کجی وفساد کے روکنے والے فیض وہدایت کے بخشنے والے مولٰنا شیخ ابوالخیر احمد میرداد اللہ عزوجل قیامت تک اُن کا نگہبان ہو ۔

ع ۔ يوم التناد : يوم القيامة لانه ينادى فيه اهل الجنة اهل النار ، ويقال بتشديد الدال وقد ذكر ۔ التناد : التفرق والتنافر ومنه [illegible] يوم القيامة يوم التناد ۔ ق ۲ ۱۲ ۰ ۵

بسم الله الرحمٰن الرحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذى من على من شاء

سب خوبیاں اُس خدا کو کہ اُس نے جس پر چاہا

بالفیض والهدایة التی هی من اعظم المنح ؛ وتفضل علیه بالاصابة فی کل ماخطر بباله وسنح ؛ احمده ان جعل علماء امة نبینا کانبیاء بنی اسرائیل ؛ ورزقهم الملکة فی استنباط الاحکام باقامة البرهان والدلیل ؛ واشکره اذ رفع لمن انتصب منهم لاقامة الحق اعلاما ؛ وخفض معاندهم اذ صیرهم فی الخافقین اعلاما ؛ واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك له شهادة عبد نطق بخلاصة التوحید ؛ وجعله فی جید الزمان کالعقد الفرید ؛ واشهد ان سیدنا ومولٰنا محمدا عبده ورسوله الذی بعثه للعٰلمین نورا وهدیً ورحمة ؛ وارسله بالتوضیح لیکون الدین الحنیفی مبسوطا لهٰذه الامة ، صلی اللّٰه تعالٰی علیه وعلٰی اٰله المصابیح الغرر ؛

فیض وہدایت سے احسان فرمایا جو سب سے بڑی نعمت ہے اور اُس پر ایسا فضل کیا کہ جو کچھ اُس کے دل میں آئے اور جو خطرہ گزرے سب حق ومطابق تحقیق ہے میں اُس کی حمد کرتا ہوں کہ اُس نے ہمارے نبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے علمائے امت کو انبیائے بنی اسرائیل کی مانند کیا اور اُنہیں دلیل وحجت قائم کرنے کے ساتھ باریک احکام نکالنے کا ملکہ بخشا اور میں اُس کا شکر بجالاتا ہوں کہ علماء میں جنھوں نے تائیدِ حق کے لیے قیام کیا اللّٰہ نے ان کے نشان بلند فرمائے اور اُن کے مخالف کو پست کیا کہ انھوں نے مشرق ومغرب میں شہرے پائے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللّٰہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ایک اکیلا اُس کا کوئی ساجھی نہیں ایسے بندے کی گواہی جو خالص توحید بولا اور اُسے زمانہ کی گردن میں یکتا حمائل کی طرح کیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار وآقا محمد صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں جن کو اللّٰہ تعالٰی نے سارے جہان کے لیے نور وہدایت ورحمت کرکے بھیجا اور اُنہیں روشن بیان کے ساتھ بھیجا تاکہ یہ دینِ خالص امت پر کشادہ ہوجائے ۔ اللّٰہ تعالٰی اُن پر درود وسلام بھیجے اور اُن کی آل پر کہ شمع تاباں

واصحابہ نجوم الھدی وعقود الدرر ۔

امابعد فالعلامۃ الفاضل ۔ الذی بتنویر ابصارہ عہ یحلّ المشاکل والمعاضل ۔ المسمّی باحمد رضاخاں قد وافق اسمہ مسماہ ۔ وطابق درر الفاظہ جوھر معناہ ۔ فھو کنز الد قائق المنتخب من خزائن الذخیرۃ ۔ وشمس المعارف المشرقۃ فی الظھیرۃ ۔ کشاف مشکلات العلوم فی الباطن والظاھر ۔ یحق لکل من وقف علی فضلہ ان یقول کم ترک الاوّل للاٰخر ۔ ؎

وانی وان کنت الاخیر زمانہ
لاٰتٍ بمالم تستطعہ الاوائل

ولیس علی اللہ بمستنکر
ان یجمع العالم فی واحد

خصوصا بما ابداہ فی ھذہ الرسالۃ ۔ الحریّۃ بالقبول والتعظیم والجلالۃ ۔ المسماۃ بالمعتمد المستند من الادلۃ والبراھین ۔ والقول الحق المبین ۔ القامع لاھل الکفر والملحدین ۔ فان من قال بھذہ الاقوال معتقدا لھا کما ھی مبسوطۃ فی ھذہ الرسالۃ لاشبھۃ انہ من الکفرۃ الضالین المضلین ۔ المارقین

ہیں اور اُن کے صحابہ پر کہ ہدایت کے ستارے اور موتیوں کی لڑیاں ہیں ۔ حمد وصلاۃ کے بعد بیشک وہ علّامہ فاضل کہ اپنی آنکھوں کی روشنی سے مشکلوں اور دشواریوں کو حل کرتا ہے **احمد رضا خاں** جو اسم بامسمّٰی ہے اور اُس کے کلام کا موتی اُس کے معنی کے جواہر سے مطابقت رکھتا ہے تو وہ باریکیوں کا خزانہ ہے محفوظ گنجینوں سے چُنا ہوا اور معرفت کا آفتاب ہے جو ٹھیک دوپہر کو چمکتا علوں کی مشکلات ظاہر و باطن کا نہایت کھولنے والا جو اُس کے فضل پر آگاہ ہو اُسے سزاوار ہے کہ کہے اگلے پچھلوں کے لیے بہت کچھ چھوڑ گیے ۔ ؎

زمانے میں مَیں گرچہ آخر ہوا
وہ لاؤں جو اگلوں سے ممکن نہ تھا

خدا سے کچھ اس کا اچنبا نہ جان
کہ اک شخص میں جمع ہو سب جہان

خصوصاً اُن دلیلوں اور حجتوں اور حق واضح باتوں کے باعث جو اُس نے اس رسالہ سزاوار قبول و تعظیم و اجلال مسمّٰی بہ المعتمد المستند میں ظاہر کیں جن سے اہلِ کفر و الحاد کی جڑ کھود ڈالی ۔ اس لیے کہ جو اِن اقوال کا معتقد ہو جن کا حال اس رسالہ میں مشرح لکھا ہے وہ بیشک کافر ہے گمراہ ہے دوسروں کو گمراہ کرتا ہے دین سے

عہ حلّ العقدۃ (ن) حلًا نقضہا وتحلّہا وتحلّلًا ۱۲ ن

عہ قولًا بالضم وقد یضم بمعنی القول الاوائل الاعمرانی والمعروف الفتح ۱۲ ن

من الدین ؛ مُروق السهم من الرمية لدیٰ کل عالم من علماء المسلمین ؛ المؤیدة لما علیه اهل الاسلام و السنة والجماعة ؛ الخاذلة لاهل البدع والضلالة والحماقة ؛ فجزاه الله تعالیٰ عن المسلمین المقتدین بائمة الهدیٰ والدین الجزاءَ الوافر ؛ ونفع به وبتألیفه فی الاول والاٰخر ؛ ولا زال علی ممرّ الزمان ؛ رافعا لواء الحق ناصرا لاهله ماتعاقب الملوان ؛ ومتّع الله الوجود بحیاته ومابرح ملحوظا بعون الله وعنایاته ؛ محفوظا بالسبع المثانی ؛ من کید کل عدو وحاسد شانی ؛ بجاہ عظیم الجاہ خاتم الانبیاء والمرسلین ؛ صلی الله تعالیٰ علیه وعلیٰ اٰله وصحبه اجمعین ؛ رقمه فقیر ربه ؛ واسیر ذنبه ؛ احمد ابوالخیر بن عبد الله میرداد ؛ خادم العلم والخطیب والامام ؛ بالمسجد الحرام ۔

(مہر: احمد ابوالخیر میرداد)

نکل گیا ہے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے مسلمانوں کے تمام علماء کے نزدیک جو ملّتِ اسلام و مذہب سنّت و جماعت کی تائید کرنے والے اور بدعت و گمراہی و حماقت والوں کے چھوڑنے والے ہیں تو اللہ تعالیٰ مصنّف کو اُن سب مسلمانوں کی طرف سے جو ائمۂ ہدایت و دین کے پیرو ہیں جزائے کثیر دے اور اُس کی ذات اور اُس کی تصنیفات سے اگلوں پچھلوں کو نفع بخشے اور وہ رہتی دنیا تک حق کا نشان بلند کرتا اہلِ حق کو مدد دیتا رہے جب تک صبح و شام ہوا کرے اللہ تعالیٰ اُس کی زندگی سے تمام جہان کو بہرہ مند کرے اور ہمیشہ مدد و عنایاتِ الٰہی کی نگاہ اُس پر رہے قرآنِ عظیم[1] ہر دشمن و حاسد و بدخواہ کے مکر سے اُس کی حفاظت کرے صدقہ اُن کی وجاہت کا جن کی عزّت عظیم ہے جو انبیاء و مرسلین کے ختم کرنے والے ہیں ۔ اللہ اُن پر اور اُن کے آل و اصحاب سب پر درود بھیجے اسے لکھا محتاجِ اِلٰہ گرفتارِ گناہ احمد ابوالخیر بن عبد اللہ میرداد نے کہ مسجد الحرام شریف میں علم کا خادم و خطیب و امام ہے ۔

(مہر: احمد ابوالخیر میرداد)

[1] السبع المثانی کی رعایت سے شافی باثبات یا مکتوب ہے ایسا ہی تقریظ ہذا کے عنوان میں بھی ہے ۔ ۱۲ ن

(۳) صورة ماسطره مقدام العلماء المحققین ؛ وهمام العظماء المدققین

(۳) تقریظ پیشوائے علمائے محققین، والاہمت کبرائے مدققین عظیم المعرفة ماہر سردار

فهم والحال ماذكرت كفار مارقون من الدين ؛ يجب على كل مسلم التحذير منهم ؛ والتنفير عنهم ؛ وذم طريقتهم الفاسدة ؛ وأرائهم الكاسدة ؛ واهانتهم بكل مجلس واجبة ؛ وهتك السِتر عنهم من الامور الصائبة ؛

ورحم الله القائل ؎

من الدين كشف السِتر عن كل كاذب
وعن كل بِدْعي اتى بالعجائب

ولولا رجال مؤمنون لهدمت
صوامع دين الله من كل جانب

اولٓئك هم الخاسرون ؛ اولٓئك هم الضالون ؛ اولٓئك هم الظالمون ؛ اولٓئك هم الكافرون ؛ اللّٰهم انزل بهم بأسك الشديد ؛ واجعلهم ومن صدق اقوالهم مابيْنَ شريد وطريد ؛ ربّنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب

وصلّى الله على سيّدنا محمّد وعلى اٰلہ وصحبہ وسلّم تسليماكثيرا

غاية محرم الحرام ۱۳۲۴ھ قاله بفمه ؛

تو اُن کا جو حال تم نے بیان کیا اُس پر وہ کافر اور دین سے باہر ہیں ہر مسلمان پر واجب ہے کہ لوگوں کو اُن سے ڈرائے اور اُن سے نفرت دلائے اور ان کے فاسد راستوں اور کھوٹی رایوں کی مذمت کرے اور ہر مجلس میں اُن کی تحقیر واجب ہے اور اُن کی پردہ دری اُمورِ صواب سے ہے اور خدا اُس پر رحمت کرے جس نے کہا ؎

دین میں داخل ہے ہر کذّاب کی پردہ دری
سارے بد دینوں کی جولائیں عجب باتیں بری

دینِ حق کی خانقاہیں ہر طرف پاتا گری
گر نہ ہوتی اہلِ حق و رشد کی جلوہ گری

وہی زیاں کار ہیں۔ وہی گمراہ ہیں۔ وہی ستمگار ہیں۔ وہی کفار ہیں الٰہی اُن پر اپنا سخت عذاب اتار اور انہیں اور جو اُن کی باتوں کی تصدیق کرے سب کو ایسا کر دے کہ کچھ بھاگے ہوئے ہوں کچھ مردود۔ اے رب ہمارے ہمارے دلوں میں کجی نہ ڈال بعد اس کے کہ تو نے ہمیں سچی راہ دکھائی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت بخش بیشک تو ہی ہے بہت بخشنے والا۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل و اصحاب پر بکثرت درود وسلام بھیجے۔

سلخ محرم الحرام ۱۳۲۴ھ اسے اپنی زبان سے کہا

وامر برقمه : خادم العلم والعلماء بالمسجد الحرام محمد صالح ابن العلامة المرحوم الشیخ صدیق کمال الحنفیؒ مفتی مکة المکرمة سابقا غفر الله له ولوالدیه ولمشایخه واحبابه وخذل اعداءه وحسّاده ومن بسوء اراده امین۔

اور لکھنے کا حکم دیا مسجد حرام شریف میں علم وعلما کے خادم محمد صالح بن علامہ مرحوم حضرت صدیق کمال حنفی سابق مفتی مکہ معظمہ نے۔ اللہ اُسے اور اُس کے والدین واساتذہ واحباب سب کو بخشے اور اُس کے دشمنوں اور حاسدوں اور برا چاہنے والوں کو مخذول کرے آمین

(۴) صورة مارقمه العلامة المحقق : والفهامة المدقق : مشرق سناء الفهوم مشرق ذكاء العلوم : ذو العلو والافضال : مولينا الشيخ علی بن صدیق کمال : ادامه الله بالعز والجمال :

(۴) تقریظ علامہ محقق عظیم الفہم مدقق لامعِ انوارِ فہوم مشرق آفتابِ علوم صاحبِ رفعت وافضال مولنا شیخ علی بن صدیق کمال اللہ انہیں ہمیشہ عزت وجمال کے ساتھ رکھے۔

بسم الله الرحمن الرحیم	بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی اعز الدین القویم بالعلماء العاملین المکرمین بالعلم النافع الذین جعلتهم انجما یستضاء بهم فی الازمنة الدهماء الحوالك الظلم : وشهبا تحرق بهم طوائف الطغیان والزیغ

سب خوبیاں اس خدا کو جس نے اس دینِ صحیح کو علمائے باعمل سے عزت دی جو نفع دینے والے علم کا اکرام پائے ہیں الٰہی تو نے جن کو وہ ستارے کیا کہ اندھیرے گھُپ سخت تاریک زمانوں میں اُن سے روشنی لی جائے اور وہ شہاب کہ اُن سے سرکشی وکجی و

والبدع فیحوس وارمسم ؛ واشھد ان لا الٰہ الّا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ شھادۃً اَدّخِرُھا الیوم الزحام؛ واشھد ان سیدنا محمدا عبدہٗ ورسولہ خاتم الانبیاء العظام؛ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وعلٰی اٰلہ وصحبہ الکرام؛ **وبعد** فانا اشکرُ اللہ ربی علٰی طلوع ھٰذا النجم الساطع؛ والدواء الناجع ؛ فی ھٰذا الزمان الفاجع الواجع ؛ الذی نریٰ فیہ البدع کالسیل الدافع ؛ واھلھا یتنا سلون من کل حدَب واسع ؛ اللّٰھم اَخْلِ منھم البلاد ؛ ومثّل بھم بین العباد ؛ واھلِکھم کما اھلکت ثمود وعاد ؛ واجعل دِیارھم بَلاقع ؛ لاشك فی کفر ھٰؤلاءِ الخوارج کلابُ لنار وحزب الشیطان ؛ وحقیق بالقبول والاذعان ملجاءٌ بہ ھٰذا النجم اللامع ؛ والسیف القامع ؛ رقابَ الوھابیۃ ومن کان لھم تابع ؛ الشیخ الکبیر ؛ والعَلَم

بدمذہبی کے گروہ ایسے جلائے جائیں کہ خاک سیاہ ہو کر رہ جائیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ایک اکیلا اس کا کوئی شریک نہیں ایسی گواہی جسے میں اُس زحمت کے دن کے لیے ذخیرہ رکھتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں عظمت والے انبیاء کے خاتم اللہ عزّ وجلّ اُن پر اور اُن کے آل واصحاب کرام پر درود بھیجے حمد وصلاۃ کے بعد میں اپنے رب عزّ وجلّ کا شکرادا کرتا ہوں کہ یہ بلند ستارہ چمکا اور یہ پُورا نفع دینے والی دوا اس گھبراہٹ اور درد کے زمانہ میں پیدا ہوئی جس میں بدمذہبیوں کو پُرزور اپلے کی طرح ہم دیکھ رہے ہیں اور بدمذہب لوگ ہر کشادہ اونچی زمین سے ڈھال کی طرف پے درپے آرہے ہیں۔ الٰہی اُن سے شہروں کو خالی کر اور اُنھیں تمام خلق میں نکتا کر اور اُنھیں ہلاک کر جیسے تونے ثمود اور عاد کو ہلاک کیا اور اُن کے گھروں کو کھنڈر کردے۔ **کچھ شک نہیں کہ یہ خارجی** یہ دوزخ کے کتے **یہ شیطان کے گروہ کافر ہیں** اور ماننے اور گرویدگی کے لائق ہے جس کو یہ روشن ستارہ لایا وہ وہابیہ اور ان کے تابعین کی گردن پر تیغِ بُرّاں استاد معظم اور نامور

الشہیر ، مولنا وقدوتنا احمد رضاخان البریلوی ، سلمہ اللہ واعانہ علی اعداء الدین المارقین بحرمۃ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلیکم السلام ،

مشہور ہمارا سردار اور ہمارا پیشوا احمد رضاخاں بریلوی ۔ اللہ اُسے سلامت رکھے اور دین کے دشمنوں دین سے نکل جانے والوں پر اُس کو فتح دے ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت کا صدقہ ۔ اور آپ پر سلام ہو ۔

۵

صورۃ مانمقہ البحر الزاخر ، والحبر الفاخر ، بقیۃ الاکابر ، وعمدۃ الاواخر ، الصفی المتوکل ، الوفی المتبتل ، حامی السنن ، ماحی الفتن ، مطرح اشعۃ النور المطلق ، مولینا الشیخ محمد عبدالحق ، المہاجر الالہ آبادی ، دام بالاید والایادی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ ۔

تقریظ دریائے موّاج ۔ عالم کبیر صاحبِ فخر ۔ بقیۂ اکابر ۔ معتمد دورِ آخر ۔ متوکل باصفا ۔ صاحبِ وفا ۔ منقطع بخدا ۔ حامی سنن ۔ ماحی فتن ۔ جلوہ گاہ لمعہائے نورِ مطلق ۔ مولنا شیخ محمد عبدالحق مہاجر الہ آبادی ۔ ہمیشہ قوت ونعمت کے ساتھ رہیں اور آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں اور اس کی مغفرت ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ الذی وفق من اختار من

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اپنا جو بندہ

عبادہ لحمایة هٰذہ الشریعة ؛ وجعلهم ورثة انبیائه فی العلم والحکمة ویالهٗا من رتبة عالیة رفیعة ؛ والصلوٰة والسلام علٰی سیدنا محمد الذی جمع فیه مولاہ الفضل جمیعه ؛ وعلٰی اٰله واصحابه ذوی النفوس السمیعة المطیعة ؛ ماصاح الهزار فوق الازهار ترنیمه وترجیعه ؛ **امابعد** فقد اطلعت علٰی هٰذہ الرسالة الشریفة ؛ وماحوته من التحریر الانیق ؛ والتقریر الرشیق ؛ فرأیتها هی التی تقر بها العینان لابغیرها ؛ وهی التی تصغی الیها الأذان حیث ظهر خیرها ومیرها ؛ اصاب صاحبها العلامة الحبر الطمطام ؛ المقوال المفضال المنعام ؛ النحریر البحر الهمام ؛ الاریب اللبیب القمقام ؛ ذو الشرف والمجد المقدام ؛ الذکی الزکی الکرام ؛ مولٰنا الفهامة الحاج **احمد رضاخان** ؛ کان الله له اینما کان ؛ ولطف به فی کل مکان ؛ فیما بسط وحقق ؛ وضبط ودقق ؛

پسند کیا اُس کو اِس شریعت کی حمایت کی توفیق بخشی اور اُسے علم وحکمت میں اپنے پیغمبروں کا وارث کیا اور یہ کیسا بلند وبالا مرتبہ ہے اور درود وسلام ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر جن میں اُن کے مولٰی نے ساری خوبیاں جمع فرمادیں اور اُن کے آل واصحاب پر جن کی جانیں اُن کا حکم سُننے والی اور اُن کا فرمان ماننے والی ہیں، جب تک کلیوں پر بلبل اپنی نغمہ سرائیوں سے شور کرے۔ حمد وصلاۃ کے بعد میں اس شرف والے رسالے پر مطلع ہوا اور وہ خوشنما تحریر اور زیبا تقریر جو اس میں مندرج ہے دیکھی تو میں نے اُسے ایسا پایا کہ اسی سے آنکھیں ٹھنڈی ہوں نہ غیر سے، اور وہی ہے جسے کان جی لگا کر سُنیں کہ اس کی خوبی اور اس کا فیض ظاہر ہے۔ اُس کے مؤلف علامہ عالم جلیل دریائے زخار پُرگو بسیار فضل کثیر الاحسان دلیر دریائے بلند ہمت ذہین دانشمند بحر ناپیدا کنار شرف وعزت وسبقت والے صاحبِ ذکا ستھرے نہایت کرم والے ہمارے مولٰی کثیر الفہم حاجی **احمد رضاخاں** نے کہ وہ جہاں ہو اللہ اس کا ہو اور ہر جگہ اس کے ساتھ لطف فرمائے اس **تفصیل وتحقیق** و ربط وضبط وتدقیق میں **راہِ صواب** پائی۔

عـه ومثل المتقوات المتعجب منه أخرى بالتعجب لتغیّر بلام مفتوحة کما تجر المستغاث۔ شرح ابن عقیل ص ۲۸۱ ج ۲ - ۱۲ ان

اقسط وشرعا ، وارشد وهدی ،
فيجب ان يكون المرجع عند الاشتباه
اليه ، والمعول عليه ، فجزاه الله الجزاء
التام ، واسبغ عليه نعمه غاية
الانعام ، واطال طيلته طوال الدهر
المستدام ، بارغد عيش لا يُسأم فيه
ولا يُسام ، بحق صنديد المرسلين
سيد الانام ، عليه وعلى اله
الكرام ، وصحابته الفخام ، ازكى
صلاة الله واطيب السلام ، حرره
العبد الضعيف الملتجي بحرم ربه الهادي
محمد عبد الحق ابن مولانا الشيخ شاه
محمد الاله آبادی ، عاملهما الله
بفضله العميم ۔ ۸ صفر المظفر سنہ ۱۳۲۴ھ
من الهجرة النبوية على صاحبها الف الف صلاة
وتحية ۔ (مہر: محمد عبد الحق ۸۱ ۱۲) عفی عنه

انصاف کیا اور عدل کیا اور رہنمائی و ہدایت کی
تو **واجب** ہے کہ شبہہ کے وقت **اسی تحقیق** کی طرف
رجوع کی جائے اور اسی پر اعتماد ہو تو اللہ اُسے
پوری جزا بخشے اور اُس پر انتہا درجے کی اپنی
نعمتیں کثیر و وافر کرے اور ابد الآباد تک اُس کے
فضل کو ممتد کرے نہایت وسیع عیش کے ساتھ
جس سے جی نہ اُکتائے نہ کوئی حادثہ پیش آئے
سردار مرسلین سید عالمین کا صدقہ۔ اُن پر اور اُن کی
عزت والی آل اور عظمت والے صحابہ پر اللہ کی سب سے
ستھری درود اور سب سے پاکیزہ سلام۔ لکھا اسے
بندۂ ضعیف نے کہ اپنے رب رہنما کی حرم میں پناہ
لیے ہے محمد عبد الحق ابن مولنا حضرت شاہ محمد
الہ آبادی۔ اللہ تعالیٰ اُن دونوں کے ساتھ اپنے فضلِ عام
کا معاملہ کرے۔ ۸ صفر المظفر
سنہ ۱۳۲۴ھ صاحب ہجرت پر
دس لاکھ درود و سلام۔
(مہر: محمد عبد الحق ۸۱ ۱۲)

ع ہ سأمه (ن) فلانا الامر: کلّفه ایاه وجشّمه والزمه ، واکثر ما یستعمل السوم فی العذاب والشر والظلم ۔ ق ۔ ت ۔ ۱۲

⑥ صورة ما نمّقه غيظ المنافقين ، و فوز الموافقين ، حامي السنة واهلها ، ماحي البدعة وجهلها ، زينة الزمان ،

⑥ تقریظ غیظِ منافقین و کامِ موافقین حامیِ سنّت و اہلِ سنّت ماحیِ بدعت وجہل بدعت زینتِ لیل و نہار

وحسنة الاوان ، مُنشِد خُطَب الکرم ، محافظ کتب الحرم ، العلامة الجلیل ، والفهامة النبیل ، حضرة مولینا السیّد اسمٰعیل خلیل ، اداںهما اللّٰه بالعزّ والتبجیل ،

نکوئی روزگار خطیب خطبہائے کرم محافظ کتب حرم علّامہ ذی قدر بلند عظیم الفہم دانشمند حضرت مولٰنا سیّد اسماعیل خلیل اللہ تعالٰے انہیں عزّت و تعظیم کے ساتھ ہمیشہ رکھے۔

بسم اللّٰه الرّحمٰن الرّحیم

الحمد للّٰه الواحد الاحد القهار ، القوی العزیز المنتقم الجبار ، المتعالی بصفات الکمال والجلال ، المتنزہ عن قول اهل الکفر والطغیان والضلال ، الذی لیس له ضد ولا نِدّ ولا امثال ، ثم الصلوٰة والسّلام علی افضل العٰلمین ، سیّدنا محمّد بن عبد اللّٰه خاتم النبیّن و المرسلین ، المُنقِذ لمن تبعه من الخزی و الردی ، الخاذل لمن استحب العمی علی الهدی ، **اما بعد** فاقول ان هؤلاء الفرق الواقعین فی السؤال ، غلام احمد القادیانی و رشید احمد و من تبعه کخلیل الانبهتی واشرفعلی وغیرهم لاشبهة فی کفرهم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں خدا کو جو ایک اکیلا سب پر غالب ہے قوت و عزّت و انتقام و جبروت والا جو صفاتِ کمال و جلال کے ساتھ متعالی ہے ، کافروں سرکشوں گمراہوں کی باتوں سے منزّہ ہے جس کا نہ کوئی ضد ہے نہ مانند نہ نظیر۔ پھر درود و سلام اُن پر جو سارے جہان سے افضل ہیں ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم ابن عبد اللہ تمام انبیاء و رسل کے خاتم اپنے پیرو کو رسوائی و ہلاکت سے بچانے والے اور جو ہدایت پر نابینائی کو پسند کرے اُسے مخذول کرنے والے۔ حمد و صلاۃ کے بعد میں کہتا ہوں کہ یہ طائفے جن کا تذکرہ سوال میں واقع ہے غلام احمد قادیانی اور رشید احمد اور جو اس کے پیرو ہوں جیسے خلیل احمد انبیٹھی اور اشرفعلی وغیرہ ان کے کفر میں کوئی شبہہ نہیں

بلا مجال ؛ بل لا شبهة فيمن شك بل فيمن توقف فی کفرهم بحال من الاحوال ؛ فان بعضهم مُنابِذ للدين المتين ؛ وبعضهم منكر ماهو من ضروریاته المتفق عليه بين المسلمين ؛ فلم يبق لهم اسم و لا رسم فی الاسلام ؛ كما لا يخفى على اجهل الناس من الانام ؛ فان ما اتوا به شئ تمجه الاسماع ؛ وتنكره العقول و القلوب والطباع ؛ ثم اقول ايضا انی كنت اظن ان هؤلاء الضالين المضلين ؛ الفجرة الكفرة المارقين من الدين ؛ انما حصل لهم ماحصل من سوء الاعتقاد ؛ مبناه على سوء الفهم من عبارات العلماء الامجاد ؛ والأن حصل لی علم اليقين الذی لاشك فيه انهم من دعاة الكفرة يريدون ابطال دين محمد صلى الله تعالى عليه وسلم فتجد بعضهم ينكر اصل الدين ؛ وبعضهم يدعی النبوة منكرا لختام النبيين ؛ وبعضهم يدعی انه عیسٰی وبعضهم يدعی انه المهدی واهونهم فی الظاهر بل اشدهم فی الحقيقة هؤلاء الوهابية لعنهم

نہ شک کی مجال بلکہ جو اُن کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں اُنہیں کافر کہنے میں توقف کرے اُس کے کفر میں بھی شبہ نہیں کہ اُن میں کوئی تو دینِ متین کو پھینکنے والا ہے اور اُن میں کوئی ضروریاتِ دین کا انکار کرتا ہے جن پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے تو اسلام میں اُن کا نام نشان کچھ باقی نہ رہا جیسا کہ کسی جاہل سے جاہل پر بھی پوشیدہ نہیں کہ وہ جو کچھ لائے ایسی چیز ہے جسے سُنتے ہی کان پھینک دیتے ہیں اور عقلیں اور طبیعتیں اور دل اُس کا انکار کرتے ہیں نیز پھر میں کہتا ہوں میرا گمان تھا کہ یہ گمراہان گمراہ گر فاجر کافر دین سے خارج ان میں جو بد اعتقادی حاصل ہوئی اُس کا مبنٰے بد فہمی ہے کہ عباراتِ علمائے کرام کو نہ سمجھے اور اب مجھے ایسا علمِ یقین حاصل ہوا جس میں اصلاً شک نہیں کہ یہ کافروں کے یہاں کے منادی ہیں دینِ محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو باطل کرنا چاہتے ہیں تو اِن میں تو کسی کو اصلِ دین کا انکار کرتے پائے گا اور ان میں کوئی ختمِ نبوت کا منکر ہو کر نبوت کا مدعی ہے اور کوئی اپنے آپ کو عیسیٰ بتاتا ہے اور کوئی مہدی اور ظاہر میں ان سب میں ہلکے اور حقیقت میں ان سب سے سخت یہ وہابیہ ہیں۔ خدا

اللّٰہ واخزاھم ؛ وجعل النار ماوٰھم ومثواھم ؛ یلبسون علی العوام ؛ الذین ھم کالانعام ؛ بانھم ھم المتبعون للسنۃ ؛ وان غیرھم من السلف الصالح الائمۃ ؛ فمن دونھم مبتدعون ؛ وللسنۃ الغراء تارکون ومخالفون ؛ فیالیت شعری اذا لم یکن ھؤلاء لنھجہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم متبعین فمن المتبع لہ واحمد اللّٰہ تعالٰی علی ان قیض ھٰذا العالم العامل ؛ والفاضل الکامل ؛ صاحب المناقب والمفاخر ؛ مظھر کم ترك الاول للاخر ؛ فرید الدھر ؛ وحید العصر ؛ مولٰنا الشیخ **احمد رضا خان** سلمہ اللّٰہ الرب المنان ؛ لابطال حججھم الداحضۃ ؛ بالاٰیات والاحادیث القاطعۃ ؛ کیف لا وقد شھد لہ عالموا مکۃ بذلك ؛ ولولم یکن بالمحل الارفع لما وقع منھم ذٰلك ؛ بل اقول لوقیل فی حقہ انہ مجدد ھٰذا القرن لکان حقا وصدقا ہ

اِن پر لعنت کرے اور ان کو رسوا کرے اور ان کا ٹھکانا اور ان کا مسکن جہنم کرے۔ بے پڑھے جاہلوں کو جو چوپاؤں کی طرح ہیں دھوکے دیتے ہیں کہ وہی پیروانِ سنت ہیں اور اُن کے سوا اگلے نیک امام اور جو اُن کے بعد ہوئے بدمذہب ہیں اور روشن سنت کے تارک و مخالف ہیں۔ اے کاش میں جانتا کہ گروہِ سلفِ کرام طریقہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے متبع نہ تھے تو طریقہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا پیرو کون ہے اور میں اللہ عزوجل کی حمد بجالاتا ہوں کہ اُس نے اس عالم باعمل کو مقرر فرمایا جو فاضل کامل ہے منقبتوں اور فخروں والا اُس مَثَل کا مظہر کہ "اگلے پچھلوں کے لیے بہت کچھ چھوڑ گئے" یکتائے زمانہ اپنے وقت کا یگانہ مولٰنا حضرت **احمد رضا خاں**۔ اللہ بڑے احسان والا پروردگار اُسے سلامت رکھے اُن کی بے ثبات حجتوں کو آیتوں اور قطعی حدیثوں سے باطل کرنے کے لیے۔ اور وہ کیوں نہ ایسا ہو کہ **علمائے مکہ** اُس کے لیے ان فضائل کی **گواہیاں** دے رہے ہیں اور اگر وہ سب سے بلند مقام پر نہ ہوتا تو علمائے مکہ اُس کی نسبت یہ گواہی نہ دیتے بلکہ میں کہتا ہوں کہ اگر اُس کے حق میں یہ کہا جائے کہ وہ اِس صدی کا مجدد ہے تو البتہ حق و صحیح ہو ہ

لہ لبس (رض) علیہ الامر لبسا ؛ خلطہ ؔ والتلبیس ؛ التخلیط مشددۃ للمبالغۃ - ۱۲ ن

ولیس علی اللہ بمستنکر
ان یجمع العالم فی واحد

فجزاہ اللہ خیر الجزاء عن الدین
واھلہ ؛ ومنحہ الفضل والرضوان
بمنہ وکرمہ ؛ والحاصل قد
وجدت بارض الھند الفرق کلھا
وھذا بحسب الظاھر ؛ والاھم
بطانۃ الکفرۃ اعداء الدین ؛
ومرادھم بذلک ایقاع التفرقۃ
بین کلمۃ المسلمین ؛ رب لیس الھدی
الا ھداک ؛ ولا الاء الا آلاک ؛
وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ؛
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم ؛ اللھم ارنا الحق حقا
وارزقنا اتباعہ ؛ وارنا الباطل
باطلا والھمنا اجتنابہ ؛
وصلی اللہ علی سیدنا
محمد وعلی آلہ و
وصحبہ وسلم قالہ بفمہ ؛
وکتبہ بقلمہ ؛ راجی عفو ربہ الجلیل ؛
حافظ کتب الحرم المکی

خدا سے کچھ اس کا اچنبا نہ جان
کہ اک شخص میں جمع ہو سب جہان

تو اللہ اُسے دین اور اہلِ دین کی طرف سے سب میں
بہتر جزا عطا کرے اور اُسے اپنے احسان اپنے کرم سے
اپنا فضل اپنی رضا بخشے۔ اور حاصل یہ کہ زمینِ ہند
میں سب طرح کے فرقے پائے جاتے ہیں اور یہ
باعتبار ظاہر ہے۔ ورنہ وہ حقیقت میں کافروں کے
راز دار ہیں اور دین کے دشمن ہیں اور ان باتوں سے
اُن کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں۔
الٰہی ہدایت نہیں مگر تیری ہدایت، اور نہ نعمتیں ہیں مگر
تیری نعمتیں۔ اور اللہ ہم کو بس ہے اور وہ اچھا کام
بنانے والا ہے اور نہ گناہوں سے پھرنا نہ طاعت کی
طاقت مگر اللہ عظمت وبلندی والے کی
توفیق سے۔ الٰہی ہمیں حق کو حق دکھا اور اُس کی
پیروی ہمیں روزی کر، اور ہمیں باطل کو
باطل دکھا اور ہمارے دل میں ڈال کہ اُس
سے دور رہیں۔ اور اللہ درود وسلام بھیجے
ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور
اُن کے آل واصحاب پر۔ اسے اپنی زبان سے کہا اور
اپنے قلم سے لکھا اپنے جلال والے رب کی معافی کے
امیدوار حرم مکہ معظمہ کی کتابوں کے حافظ

السیّد اسمٰعیل
ابن السیّد خلیل

سیّد اسماعیل ابن
سیّد خلیل نے۔

۷ صورة ما رصفه ذو العلم الراسخ، والفضل الشامخ، والكرم والمنن، والخلق الحسن، والبهاء والزين، مولينا العلامة السيد المرزوقي ابوحسين، حفظه الله في النشأتين

۷ تقریظ صاحب علم محکم وفضیلت بلند کرم واحسان وخلق حسن ونور و زینت مولنا علامہ سیّد مرزوقی ابوحسین۔ اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں اُن کا نگہبان ہو۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی اطلع فی سماء الوجود
شمسا بازغة، فكانت لظلمات
الضلالات ناسخة دامغة، و
للهداية الى طريق الحق حجة بالغة،
ومحجة من سلكها لا تزل قدمه و
لا تكون زائغة، بوجود من افاض الله
علينا برسالته نعما سابغة، وملأ بالعرفان
قلوبا كانت فارغة، سيدنا
ومولينا محمد الذی آتاه الله
الآيات البينات، والمعجزات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے عالم کے آسمان
میں ایک مہر درخشاں چمکایا جو گمراہیوں کی اندھیریوں کا
مٹانے والا اور سرکوب ہوا اور راہِ حق کی طرف
رہنمائی کی حجّتِ کامل بنا اور ایسا کشادہ راستہ کہ
جو اُسے چلے نہ اُس کا پاؤں پھسلے اور نہ کج ہو، یہ
سب اُس کے وجود سے جس کی رسالت سے
اللہ تعالیٰ نے ہمیں وسیع نعمتوں کا فیض پہنچایا اور
معرفت سے خالی دلوں کو بھر دیا ہمارے سردار و
مولیٰ محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کو اللہ عزّوجلّ نے
روشن آیتیں اور عقل کو حیران کردینے والے معجزے

الباهرات ۔ واطلعه علی ماشاء من
المغیبات ۔ صلی الله علیه وعلی
اٰله واصحابه الذین سبقونا
بالایمان سبقا ۔ وباعوا نفوسهم
فی نصرة دینه ۔ وتمهید
طرقه وتمکینه ۔ فاولٰئك
هم الفائزون حقا ۔ المشرفون خلقا
وخلقا ۔ الممیزون بحسن ذکر یبقی ۔
واجر یتزاید فی صحف الاعمال
ویرقی ۔ وعلی اتباعه المتمسکین
بهدیه القویم ۔ السالکین صراطه
المستقیم ۔ لاسیما ورثته العلماء
الاعلام ۔ الذین یستضاء بنورهم
فی حالك الظلام ۔ ادام الله
وجودهم علی توالی الاعصار ۔
واطلع فی سماء المعالی ۔ سعودهم
فی جمیع القری والامصار ۔ امین اما بعد
فقد من الله تعالی علی وله الحمد والشکر
بالاجتماع بحضرة العالم العلامة ۔
والحبر البحر الفهامة ۔ ذی
المزایا الغزیرة ۔ والفضائل

عطا فرمائے اور انہیں بقدر اپنی مشیت کے
غیبوں پر علم بخشا۔ اللہ تعالیٰ اُن پر درود بھیجے اور
اُن کے آل واصحاب پر جو ایمان میں ہم پر سابق ہوئے
اور دینِ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مددگاری اور
اُس کے جمانے اور اُس کے راستے آراستہ کرنے میں
انھوں نے اپنی جانیں بیچ ڈالیں وہی ٹھیک ٹھیک
مراد کو پہنچے صورت وسیرت دونوں میں شرف والے
ایسی نیک نامی کے ساتھ ممتاز جو ہمیشہ باقی رہے گی
اور ایسے ثواب کے ساتھ مخصوص جو نامۂ اعمال میں
افزونی وترقی پائے گا، اور اُن کے پیرؤوں پر
جو اُن کی درست چال کو مضبوط تھامے ہوئے
ہیں اور اُن کے سیدھے راستے پر چلنے والے ہیں
بالخصوص حضور کے وارث علمائے نامدار جن کے
نور سے سخت اندھیری میں روشنی لی جاتی ہے۔
اللہ عزوجل زمانے کی بقا تک اُن کا وجود رکھے
اور بلندیوں کے آسمان پر اُن کے سعد ستارے
تمام گاؤں اور شہروں میں ظاہر کرے۔ اے اللہ
ایسا ہی کر۔ حمد وصلوٰۃ کے بعد بیشک مجھ پر اللہ کا
احسان ہوا۔ اور اُسی کے لیے حمد وشکر ہے۔ کہ
میں حضرت عالم علامہ سے ملا جو زبردست عالم
دریائے عظیم الفہم ہیں جن کی فضیلتیں وافر اور بڑائیاں

الشهيرة ؛ والتاليف الكثيرة ؛ فى اصول
الدين وفروعه ؛ ومفردات العلم ومجموعه ؛
ولاسيما فى الرد على المبطلين ؛ من المبتدعة
المارقين ؛ وقد كنت سمعت بجميل ذكره ؛
وعظيم قدره ؛ وتشرفت بمطالعة بعض
مصنفاته ؛ التى يُضِيءُ الحقُّ بها من نور
مشكوته ؛ فوقعتْ محبته بقلبى ؛
واستقرتْ بخاطرى ولُبّى ؛
والاذن تَعْشَق قبل العين احياناً.

فلمّا منّ الله تعالى بهذا الاجتماع ؛
ابصرت من اوصاف كمالاته
مالا يستطاع ؛ ابصرت عَلَمَ عِلْمٍ عالى
المنار ؛ وبحرَ معارف تتدفق منه
المسائل كالانهار ؛ صاحب الذكاء الرائع ؛
حامل العلوم الذى سُدَّ بها الذرائع ؛
المُطِيل بلسانه فى حفظ تقرير علوم الشرائع ؛
المستولى على الكلام والفقه والفرائض ؛
المحافظ بتوفيق الله تعالى على الآداب
والسنن والواجبات والفرائض ؛
استاذ العربية والحساب ؛
بحر المنطق الذى تكتسب منه

ظاہر اور دین کے اصول وفروع اور علم کے علیحدہ و
مجموع میں تصانیف متکاثر خصوصاً اہل بطلان
دین سے نکل جانے والے بدمذہبوں کے رد میں۔
اور بیشک میں نے اُن کا اچھا ذکر اور بڑا مرتبہ پہلے
ہی سنا تھا اور اُن کی بعض تصانیف کے مطالعہ سے
مشرف ہوا تھا جن کے نورِ قندیل سے حق روشن ہوا
تو اُن کی محبّت میرے دل میں جم گئی اور میرے
قلب وعقل میں متمکن ہو چکی تھی ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد
بسا کیں دولت از گفتار خیزد

توجب اللہ تعالیٰ نے اس ملاقات سے احسان
فرمایا میں نے وہ کمال ان میں دیکھے جن کا بیان
طاقت سے باہر ہے میں نے علم کا کوہِ بلند دیکھا
جس کے نور کا ستون اونچا ہے اور معرفتوں کا
ایسا دریا جس سے مسائل نہروں کی طرح چھلکتے ہیں
سیراب ذہن والا ایسے علموں کا صاحب جن سے
فساد کے ذریعے بند کیے گئے تقریر علوم دینیہ کی
محافظت میں طاقتور زبان والا جو علمِ کلام وفقہ وفرائض کے
غلبہ کے ساتھ حاوی ہے توفیق الٰہی سے مستحبات و
سنن وواجبات وفرائض پر محافظت کرنے والا،
عربیت وحساب کا ماہر، منطق کا وہ دریا جس سے

لَالیہ اَیَ اکتساب ؛ مسھّل الوصول ؛
الیٰ علم الاصول ؛ اذ لم یزل لھا رائضا ؛
حضرۃ مولٰنا العلامۃ الفاضل
المولوی البریلوی الشیخ **احمد رضا** ؛
اطال اللّٰہ حیاتہ ؛ وادام فی الدارین
سلامتہ ؛ وجعل قلمہ سیفا مسلولا
لا یُغمَد الا فی رقاب المبطلین ؛
اٰمین اللّٰھم اٰمین ؛ فتذکرتُ عند
رؤیاہ ؛ حفظہ اللّٰہ ؛ قول
الشاعر ؛ الناظم الناثر ؛ ؎

کانت مُساءَلۃُ الرکبان تخبرنی
عن احمد بن سعید اطیبَ الخبر
ثم التقینا فلا واللّٰہ ما نظرتْ[له]
اذنای احسن مما قد رأی بصری

ورأیت نفسی ذاعیٍّ وحصَر ؛ عن البلوغ فی
وصفہ الی البُغیۃ[عه] والوطرَ ؛ وقد تفضل
علی الفاضل المذکور ؛ ضاعف اللّٰہ لہ
الاجور ؛ برؤیۃ ھٰذا التالیف الجلیل ؛
والتصنیف النبیل ؛ الذی ذکر فیہ
الفرق الضالۃ الحدیثۃ ؛ التی
کفَرت ببدعھا المکفِّرۃ الخبیثۃ ؛

اُس کے موتی حاصل کیے جاتے ہیں اور کیسی خوبی کے ساتھ حاصل کیے جاتے ہیں، علمِ اصول تک وصول کا آسان کرنے والا اس لیے کہ ہمیشہ اُس کی ریاضت رکھتا ہے حضرت مولٰنا علامہ فاضل مولوی بریلوی حضرت **احمد رضا** اللہ تعالیٰ اُس کی عمر دراز کرے اور دونوں جہان میں اُسے ہمیشہ سلامت رکھے۔ اور اُس کے قلم کو وہ تیغ برہنہ کرے جس کا نیام نہ ہو مگر اہل بطلان کی گردنیں۔ ایسا ہی کر یا اللہ ایسا ہی۔ تو مجھے اُنہیں دیکھ کر۔ اللہ ان کا نگہبان ہو۔ شاعر صاحب نظم و نثر کا یہ قول یاد آیا ؎

قافلے جانبِ احمد سے جو آتے تھے یہاں
حال دریافت پہ سنتا تھا نہایت اچھا
جب ملے ہم تو خدا کی قسم ان کانوں نے
اُس سے بہتر نہ سُنا تھا جو نظر نے دیکھا

اور میں نے اپنے آپ کو اُس کی مدح میں مراد و خواہش کی مقدار تک پہنچنے سے عاجز و درماندہ دیکھا۔ اور حضرت فاضل مذکور نے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ثواب مضاعف کرے، مجھ پر بڑا احسان کیا کہ یہ تالیفِ جلیل اور تصنیف پُر دانش میرے دیکھنے میں آئی جس میں اُن نئے گمراہ فرقوں کا حال لکھا ہے جو اپنی خبیث و کفری بدعتوں کے سبب کافر ہو گئے تو

[له] ھکذا بالاصل ولعلہ فی الاصل ما سمعت اور صحیح — تاج العروس ص۲۰۰ ج۲ میں مادہ عَلَمَ کے تحت ہے ؎ حتی التقینا فلا واللّٰہ ما سمعت ؛ اذنی باحسن مما قد رأی بصری ۔ ۱۲ ن

[عه] البُغیۃ : ما ابتُغی کالبُغیۃ بالکسر والضم ...

فرنعت اکف الضراعة ؛ متشفعا
بصاحب الشفاعة ؛ طالبا من الله حفظ
الایمان ؛ مستعیذا به من الکفر
والفسوق والعصیان ؛ وان یحفظ جمیع
المسلمین ؛ من سریان عقائد الکفرة
المضلین ؛ ویجزی حضرة المؤلف خیر
الجزاء فی یوم الدین ؛ اذ قام مقاما تشکرہ
علیه جمیع المؤمنین ؛ فی الرد علی هؤلاء
المبطلین ؛ بل الکذبة المفترین ؛ و
بیان فضائحهم ؛ وترهاتهم وقبائحهم
ولاشك ان ماهم علیه من الاعتقاد ؛
فی غایة البطلان والفساد ؛ لاتتصورہ
العقول ؛ ولاتصدقه النقول ؛
بل مجرد اوهام وترهات ؛ لیس لها
ادلة ولاشبهة تدرء عنهم ولاتاویلات ؛
وانما هی محض اتباع للهوی ؛ موقع
والعیاذ بالله تعالی فی الردی ؛ وقد
قال الله تعالی بَلِ اتَّبَعَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ
بِغَیْرِ عِلْمٍ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ
هَوٰىهُ وقال تعالی فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى
اَنْ تَعْدِلُوْا وقال تعالی وَلَا تَتَّبِعِ

میں نے گڑگڑانے کے ہاتھ بلند کیے صاحب شفاعت
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے شفاعت
چاہتا ہوا اللہ عزوجل سے محافظت ایمان کی دعا
کرتا ہوا کفر و فسق و معصیت سے اُس کی پناہ مانگتا ہوا
اور یہ کہ تمام مسلمانوں کو ان کافروں گمراہ گروں کی
سرایت عقائد سے بچائے اور یہ کہ حضرت مؤلف کو
سب سے بہتر جزا قیامت کے دن عطا کرے۔ کہ وہ
ایسے مقام پر قائم ہوئے جس کا شکر سب مسلمان کریں یعنی
ان بطلان والے سخت جھوٹے مفتریوں کے رد اور اُن
کی رسوائیوں اور جھوٹی باتوں اور برائیوں کے بیان میں۔
اور کچھ شک نہیں کہ وہ لوگ جس عقیدہ پر ہیں
حد درجہ کا فاسد و باطل ہے جو نہ عقلوں کے نزدیک
کسی طرح معقول نہ نقلیں اُس کی تصدیق کریں بلکہ نرے وہم اور
جھوٹی بناوٹ کی باتیں ہیں نہ اُس کے لیے کوئی
دلیل ہے نہ کوئی شبہہ جو اُن کا عذر ہو سکے نہ کوئی
تاویل۔ بلکہ وہ تو صرف خواہش نفسانی کی پیروی ہے
جو معاذ اللہ ہلاکت میں ڈالنے والی ہے اور بیشک
اللہ سبحانہ نے فرمایا بلکہ ظالم لوگ اپنی خواہش نفس کے
پیرو ہوئے بے جانے بوجھے اور اُس سے بڑھ کر
گمراہ کون جو خواہش نفس کا پیرو ہو اور فرمایا ٹھیک راہ
چلنے کو خواہش کی پیروی نہ کرو اور فرمایا خواہش کی

عہ سریان ت صراح ۱۲ منہ ۱۳ عہ تاج العروس میں مصدر، الکذبۃ بھی کذاب کی جمع ہے۔ غالباً یہاں مصدر کی جگہ لائے [illegible] اور مصدر واحد و جمع میں یکساں آتا ہے۔ تاج کی [illegible] زحل رضا من قوم رضا [illegible] ۱۲

سہ الترھۃ ج ترھات ق ۱۲ [illegible]

الْھَوٰی فَیُضِلَّکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ط وقال تعالیٰ اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوٰہُ ط وقال تعالیٰ : وَاتَّبَعَ ھَوٰہُ فَمَثَلُہٗ کَمَثَلِ الْکَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَیْہِ یَلْھَثْ اَوْ تَتْرُکْہُ یَلْھَثْ : وقال تعالیٰ وَاتَّبَعَ ھَوٰہُ وَکَانَ اَمْرُہٗ فُرُطًا ○ وقد اخرج الطبرانی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ حجب التوبۃ عن کل صاحب بدعۃ حتی یدع بدعتہ : واخرج ابن ماجۃ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابی اللہ ان یقبل عمل صاحب بدعۃ حتی یدع بدعتہ : واخرج ابن ماجۃ ایضاً عن حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایقبل اللہ لصاحب بدعۃ صوما ولا صلاۃ ولاصدقۃ ولاحجا ولاعمرۃ ولاجھادا ولاصرفا ولاعدلا یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرۃ من العجین : واخرج البخاری ومسلم فی صحیحیھما عن ابی بردۃ بن ابی موسی الاشعری رضی اللہ

پیروی نہ کر کہ وہ تجھے بہکا دے گی اللہ کی راہ سے اور فرمایا بھلا کیا دیکھا تو نے اُس کو جس نے اپنی خواہش کو خدا بنالیا۔ اور فرمایا اُس نے اپنی خواہش کی پیروی کی تو اُس کی کہاوت کتے کی طرح ہے کہ تو اُس پر حملہ کرے تو زبان نکال کر ہانپے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے اور فرمایا اُس نے اپنی خواہش کی پیروی کی اور اُس کا کام حد سے گزر گیا اور بیشک طبرانی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ ہر بدمذہب کو توبہ سے محروم رکھتا ہے جب تک اپنی بدمذہبی نہ چھوڑے اور ابن ماجہ نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نہیں چاہتا کہ کسی بدمذہب کا کوئی عمل قبول کرے جب تک وہ اپنی بدمذہبی نہ چھوڑے نیز ابن ماجہ نے حذیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی بدمذہب کا نہ روزہ قبول کرے نہ نماز نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ کوئی فرض نہ نفل۔ نکل جاتا ہے اسلام سے ایسا جیسے نکل جاتا ہے بال آٹے سے۔ اور بخاری و مسلم نے صحیحین میں ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ

عنه حدیثا طویلا وفیه فلما افاق ای ابوموسی قال انا برئ ممن بَرِئَ منه رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم الحدیث واخرج مسلم فی صحیحه عن یحیی بن یعمر قال قلت لابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنهما یا ابا عبد الرحمٰن انه قد ظهر قِبَلنا ناس یقرؤن القرآن ویزعمون ان لا قدر وان الامر اُنُف فقال اذا لقیت اولٰئک فاخبرهم انی برئ منهم وانهم براء منی انتهی ؛ فرحم اللہ امرأً ناضل عن الحق وایده واظهره ؛ و اَدْحَضَ الباطل ودمره ؛ ورحم اللہ امرأً اعان علٰی ذٰلک نصرة للدین ؛ وخذلانا للکفرة المبطلین ؛ ورحم اللہ امرأً تباعد عن اهل الکفر والضلال ؛ واستعاذ باللہ القادر المتعال ؛ فی البُکور والاٰصال ؛ من الوقوع فی مصاید تلک الحِبال ؛ قائلاً الحمد للہ الذی

تعالٰی عنہ سے حدیث طویل روایت کی اُس میں ہے کہ جب ابوموسیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو غش سے افاقہ ہوا ۔ فرمایا میں بیزار ہوں اُس سے جس سے بیزار ہوئے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم تاآخر حدیث اور مسلم نے اپنی صحیح میں یحییٰ بن یعمر سے روایت کی کہ انھوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے عرض کی کہ اے ابو عبدالرحمٰن ہماری طرف کچھ لوگ نکلے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں تقدیر کوئی چیز نہیں اور ہر کام ابتداءً واقع ہوتا ہے کہ اس سے پہلے اُس کے متعلق کوئی تقدیر وغیرہ نہ تھی فرمایا جب تم اُن سے ملو تو انہیں خبر کر دینا کہ میں اُن سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بیگانے ہیں۔ انتہی ۔ تو اللہ رحم فرمائے اُس مرد پر جس نے حق کی طرف سے مجادلہ کیا اور اُس کی تائید کی اور اُسے ظاہر کیا اور باطل کو دھکا دیا اور ہلاک کیا اور اللہ رحم فرمائے اُس مرد پر جس نے اس کام میں اعانت کی دین کی مدد اور باطل والے کافروں کو مخذول کرنے کے لیے۔ اور اللہ رحم کرے اُس مرد پر جو کافروں اور گمراہوں سے دور ہوا اور صبح وشام اللہ قدرت والے بلندی والے کی پناہ چاہی اُن رسیوں کے پھندوں میں پڑنے سے ، یہ کہتا ہوا کہ سب تعریف اُس خدا کو ہے جس نے

عافانی مما ابتلاھم بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا ؛ فقد اخرج الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال من رأی مبتلًی فقال الحمد للہ الذی عافانی ممّا ابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا لم یُصِبْہ ذٰلک البلاء وقال الترمذی حدیث حسن ورحم اللہ امرأً طلب لھم من اللہ تعالیٰ الھدایۃ ؛ لترک تلک الغوایۃ ؛ وطرح تلک الاعتقادات الباطلۃ ؛ والبِدَعِ المکفّرۃ المضلّلۃ ؛ والتوبۃِ منھا ؛ بالاعراض عنھا ؛ والتوفیقِ ؛ لاقوم طریق ؛ فانہ تعالےٰ لارب غیرہ ؛ ولاخیر الاخیرہ ؛ علیہ توکلت والیہ اُنیب ؛ وصلی اللہ تعالیٰ علی نبیہ ومصطفاہ ؛ والہ وصحبہ وکل من اتبعہ واقتفاہ ؛ امین ؛ والحمد للہ رب العٰلمین ؛ قالہ بفمہ ؛ وکتبہ بقلمہ ؛

مجھے اُس بلا سے نجات دی جس میں اُن کو مبتلا کیا اور اپنی بہت مخلوق پر مجھے فضیلت بخشی (کہ آدمی کیا۔ مسلمان کیا۔ سُنّی کیا) کہ بیشک ترمذی نے بوساطت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا جو کسی بلا کے مبتلا کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے کہ سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے مجھے اُس بلا سے بچایا جس میں تجھے گرفتار کیا اور اپنی بہت مخلوق پر مجھے فضیلت دی وہ بلا اُسے نہ پہنچے گی ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔اور اللہ اُس مرد پر رحم کرے جو اُن لوگوں کے لیے اللہ تعالےٰ سے ہدایت مانگے کہ اس گمراہی کو چھوڑیں اور ان باطل عقیدوں اور ان کفر وضلالت کی بدعتوں کو پھینکیں اور ان سے توبہ کریں رُوگردانی کریں اور سب سے زیادہ سیدھے راستے کی توفیق پائیں اس لیے کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی رب نہیں اور اُسی کی خیر خیر ہے میں نے اُسی پر بھروسا کیا اور اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی اور اپنے چُنے ہوئے پر درود بھیجے اور اُن کے آل و اصحاب اور ہر تابع وپیرو پر۔الٰہی ایسا ہی کر۔اور سب خوبیاں اُس خدا کو جو صاحب سارے جہان کا اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا

مسجد حرام شریف میں طالب علموں کے ایک خادم
محمد مرزوقی ابوحسین نے
اللہ اس کی بخشش کرے۔ آمین
محمد المرزوقی ابوحسین ۱۳۱۶

٨ صورة ما املاہ ذوالشرف الجلی

صورة ما املاہ ذوالشرف الجلی ؛ والفخر العلی ؛ الفاضل الکامل ؛ والعالم العامل ؛ دامغ اھل الکفر والکید ؛ مولینا الشیخ عمر بن ابی بکر باجنید ؛ ادامہ اللہ بالتأیید والاید ؛

٨ تقریظ صاحب شرف روشن و فخر بلند

تقریظ صاحب شرف روشن و فخر بلند فاضل کامل، عالم باعمل، سرشکن اہل مکر و کید، مولانا شیخ عمر بن ابی بکر باجنید اللہ تعالیٰ ہمیشہ انہیں تائید و تقویت کے ساتھ رکھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین ؛ والصلوٰة والسلام علی سید المرسلین ؛ وعلی اٰلہ وصحبہ اجمعین ؛ ورضی اللہ عن التابعین ؛ وتابعیھم باحسان الی یوم الدین ؛ **وبعد** فقد اطلعت علی ھذہ الرسالة ؛ للفاضل العلامة ؛ والرحلة الفھامة ؛ الشیخ **احمد رضا** ؛ فرأیت ان من ذکر فیھا من اھل الزیغ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے اور درود وسلام تمام پیغمبروں کے سردار اور اُن کی آل واصحاب سب پر۔ اور اللہ تعالیٰ اُن کے تابعوں اور قیامت تک اُن کے اچھے پیرودں سے راضی ہو۔ بعد حمد وصلوٰة میں اس رسالہ پر مطلع ہوا جو ایسے فاضل علامہ کی تصنیف ہے جس کی طرف اطراف سے استفادے کے لیے سفر کیا جائے عظیم فہم والا حضرت **احمد رضا**۔ اور میں نے دیکھا کہ جن کجرودں

والضلال ضالون مضلون ؛ ومن الدین مارقون ؛ وفی طغیانهم یعمهون ؛ اسأل مولای العظیم ان یسلط علیهم من یقمع شوکتهم ؛ ویقطع دابرهم ؛ فاصبحوا لا تری الامساکنهم ؛ ان ربی علیٰ کل شئ قدیر ؛ وصلی اللہ علیٰ سیدنا ومولانا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین ؛ والحمد للہ رب العٰلمین ؛ قالہ الفقیر الی اللہ تعالیٰ

عمر بن ابی بکر

باجنید

(مہر: عمر بن ابی بکر باجنید ۱۲۹۶)

گمراہوں کا اُس میں ذکر کیا ہے گمراہ ہیں گمراہ گر ہیں اور دین سے باہر ہیں اور اپنی سرکشی میں اندھے ہو رہے ہیں۔ میں اپنے عظمت والے مولیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اُن پر ایسے کو مسلط کرے جو اُن کی شوکت کی بنیاد کھود کے پھینکدے اور ان کی جڑ کاٹ دے تو وہ یوں صبح کریں کہ اُن کے مکانوں کے سوا کچھ نظر نہ آئے۔ بیشک میرا رب ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار و مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے آل واصحاب سب پر درود بھیجے اور سب خوبیاں اُس خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے۔ کہا اسے اللہ تعالیٰ کی طرف حاجتمند عمر بن ابی بکر باجنید نے۔

(مہر: عمر بن ابی بکر باجنید ۱۲۹۶)

٩

صورة ماحبرہ ؛ حامل لواء العلماء المالکیۃ ؛ مطرح الانوار العرشیۃ والفلکیۃ ؛ الفاضل البارع ؛ الخاشع المتواضع ؛ ذوالتُّقیٰ والنُّقیٰ ؛ مفتی المالکیۃ سابقا ؛ مولٰینا الشیخ عابد بن حسین ؛ زینہ اللہ بازین زین ؛

تقریظ سردار لشکر علمائے مالکیہ، موردِ انوار عرش وفلک، فاضل صاحب کمالات حیران کن، صاحبِ خشوع و تواضع و پرہیزگاری و پاکیزگی، پیشیں مفتی مالکیہ مولنا شیخ عابد بن حسین۔ اللہ تعالیٰ انہیں سب سے اعلیٰ درجہ کی زینت سے مزین فرمائے۔

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وعليك ايها المفضال ؛ سلام الله المتعال ؛ الحمد لله الذى اطلع فى سماء العلماء شموس العرفان ؛ فانحوا بانوارها الساطعة عن الدين غياهب ذوى البهتان ؛ والصلاة والسلام على اكمل من اختصه مولاه بعلم المغيبات ؛ وجعله نورا ماحيا غياهب التلبيس عن الملة الحنيفية بقواطع الأيات ؛ ونزهه عن جميع النقائص كالكذب والخيانة ؛ فمعتقد خلافه كافر يستحق بالاجماع الاهانة ؛ وعلى أله الامجاد ؛ واصحابه الاسياد ؛ اما بعد فانه لما وفق الله لاحياء دينه القويم ؛ فى هذا القرن ذى الفتن والشر العميم ؛ من اراد به خيرا من ورثة سيد المرسلين ؛ سيد العلماء الاعلام ؛ وفخر الفضلاء الكرام ؛ وسعد الملة والدين ؛ احمد السير ؛ والعدل الرضا فى كل وطر ؛ العالم العامل ذو الاحسان ؛

اور آپ پر اے بڑے فضل والے اللہ تعالیٰ کا سلام۔ سب حمد اُس خدا کو جس نے علماء کے آسمان میں معرفت کے آفتاب چمکائے تو انہوں نے اُن کی بلند شعاعوں سے دین پر سے بہتان والوں کی اندھیریاں ہٹا دیں۔ اور درود و سلام اُن پر جو سب میں زیادہ کامل ہیں ایسوں سے جن کو اللہ تعالیٰ نے علوم غیب دینے کے ساتھ خاص کیا اور اُنہیں ایسا نور کیا جو ملّتِ اسلام سے شبہات کی تاریکیوں کو یقینی آیتوں سے مٹاتا ہے اور اُن کو تمام عیوب مثل کذب و خیانت وغیرہ سب سے پاک کیا۔ اس کے خلاف کا اعتقاد رکھنے والا کافر ہے تمام علمائے امت کے نزدیک سزاوار تذلیل ہے۔ اور ان کی عزت والی آل اور سیادت والے صحابہ پر۔ بعد حمد و صلاۃ جب کہ اس فتنوں اور عالمگیر شر کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اس دینِ متین کو زندہ کرنے کی اُسے توفیق بخشی جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا، وہ جو سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وارثوں سے ہے، علمائے مشاہیر کا سردار اور معزز فاضلوں کا مایۂ افتخار دینِ اسلام کی سعادت نہایت محمود سیرت ہر کام میں پسندیدہ صاحب عدل عالم با عمل صاحب احسان

۴ "عدل" مصدر بمعنی عادل اور "رضا" مصدر بمعنی مرضی آتا ہے۔ جیسا کہ تاج العروس ج ۸ ص ۱۰۷ ، ج ۱۰ ص ۱۵۲ ، مصباح ج ۱ ص ۱۲

حضرة المولیٰ احمد رضا خان ÷ فقام فی ذلک بفرض الکفایة ÷ وقمع ببراهینه القاطعة ضلالة المبطلین البادیة لذوی الدرایة ÷ ومن الله علیّ فی اسعد الاوقات ÷ واشرف الطوالع وابرک الساعات ÷ بالتیمن بشمس سعوده ÷ واللیاذ بساحة احسانه وجوده ÷ والوقوف علی رسالته التی جعلها حاصل رسائله اللاتی اقام فیها البراهین ÷ وبیّن فیها انواع الضلال ÷ الصادر من اهل الخبال ÷ وهم غلام احمد القادیانی ÷ ورشید احمد وخلیل احمد واشرفعلی ÷ وخلافهم[2] من اهل الضلال والکفر الجلی ÷ وسوّد بها وجه ضلالهم المبین ÷ فذکرت عند ذلک قول من اجتباه مولاه لن تزال هذه الامة قائمة علی امر الله لا یضرهم من خالفهم حتی یاتی امر الله ÷

حضرت مولیٰ **احمد رضا خان** تو اُس نے اس باب میں فرضِ کفایہ ادا کر دیا اور اپنی قطعی حجتوں سے اہلِ بطلان کی اُس گمراہی کا قلع قمع کر دیا جو اربابِ[1] علم پر ظاہر تھی اور اللہ تعالیٰ نے سب سے نیک تر وقت اور سب سے شریف تر طالع اور سب سے مبارک تر ساعت میں مجھ پر احسان کیا کہ مشار الیہ آفتابِ سعادت سے مجھے برکت ملی اور اُس کے احسان و بخشش کے میدان میں میں نے پناہ پائی اور اُس کے اُس رسالہ پر واقف ہوا جسے اُس نے اپنے اُن رسالوں کا خلاصہ ٹھہرایا جن میں حجتیں قائم کیں اور اُن اقسام گمراہی کا حال کھول دیا جو اہلِ فساد سے صادر ہوئیں۔ اور وہ اہلِ فساد غلام احمد قادیانی و رشید احمد و خلیل احمد و اشرفعلی وغیرہم کھلے کافرانِ گمراہ ہیں۔ اور مصنف نے اُس رسالہ سے ان کی صریح گمراہی کا منہ کالا کر دیا تو اس وقت مجھے اُن کا کلام یاد آیا جنہیں اُن کے مولیٰ نے چُن لیا کہ یہ امت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی انھیں نقصان نہ دے گا جو اُن کا خلاف کرے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آئے۔

---

[1] یعنی اسی قدر کا رَد ہو سکتا ہے باقی جو خباثتیں اُن کے دلوں میں بھری ہیں انھیں خدا جانتا ہے۔ ۱۲ مترجم غفرلہٗ

[2] شاع وذاع الاٰن فی الحجاز الشریف استعمال خِلَافَهٗ بمعنی غیره یقولون جاء نی زید وخلافهم ای وغیره اھ مصححه۔

صلّی اللہ وسلم علیہ ؛ وعلی آلہ ومن انتمٰی
الیہ فجزی اللہ مؤلفها حیث قام
بھذا الامر الواجب ؛ وکشف بشموسه
عن وجه الدین الغیاھب ؛
وقمع ضلال المبطلین ؛ المفسدین
عقائد ضعفاء المسلمین ؛ عن
الاسلام والمسلمین خیر الجزاء ؛
وابقی بدر سعوده منیرا فی سماء
الشریعة الغراء ؛ ووفقه الی ما
یحبه ویرضاه ؛ وانا له من الخیر غایة
مایتمناہ ؛ اٰمین اللّٰھم اٰمین ؛ قاله
بفمه ؛ وامر برقمه ؛ خادم العلم
بالدیار الحرمیة ؛ محمد عابد ابن المرحوم الشیخ
حسین مفتی السادة المالکیة ؛

اللہ تعالیٰ اُن پر درود وسلام بھیجے اور ان کی آلؓ
اور جو ان کے ساتھ نسبت والے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ
اس مؤلف کو جس نے یہ فرض ادا کیا اور اپنے
آفتابوں سے دین کے چہرے سے تاریکیاں دور
کیں اور اُن اہلِ بطلان کی گمراہیوں کا قلع قمع کردیا
جو کمزور مسلمانوں کے عقائد کو بگاڑتے ہیں اسلام
اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے اور
اُس کی سعادت کا ماہ تمام آسمانِ شریعتِ روشن
میں چمکتا رکھے اور اُسے اپنی محبوب و پسندیدہ
باتوں کی توفیق بخشے اور اس کی تمنّا کی انتہا تک
اُسے خیر عطا فرمائے۔ ایسا ہی کر اے اللہ ایسا ہی کر
اسے کہا اپنے منہ سے اور حکم دیا اس کے لکھنے کا
بلادِ حرم میں علم کے خادم محمد عابد ابن مرحوم شیخ
حسین مفتی سرداران مالکیہ نے۔

صورة مانظمه فی سلک التحریر ؛ العالم النحریر ؛ الصفی الزکی ؛ الذھین الذکی ؛ صاحب التصانیف ؛ والطبع اللطیف ؛ مولانا علی بن حسین المالکی ؛ نوّرہ اللہ بالنور الملکی ؛

۱۰ تقریظ فاضل ماہر کامل صاحب صفا و پاکیزگی و ذہن و ذکا صاحب تصانیف و طبع لطیف مولانا علی بن حسین مالکی۔ اللہ تعالیٰ اُن کو نور آسمانی سے منور کرے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وعلیک ایھا المفضال سلام اللہ ؛

اور آپ پر اے بڑی فضیلتوں والے اللہ کا سلام

ورحمته وبرکاته ورضاه ؛ اِنَّ
اعذب المقال ؛ حمد ذی الجلال ؛
المنزّه عن النقائص والاشباه ؛ الذی
ختم الرسالة باکرم رسول اجتباه ؛
ونزّهه وسائر رسله من الکذب و
المنقصات ؛ واختصهم من
بین مخلوقاته بالاطلاع علی المُغیبات ؛
فمَنْ اَلْحَقَ بهم ادنی نقص من العباد ؛
فقد صار بالاجماع من اهل الارتداد ؛
اللّٰهم فصلِّ علیهم وسلِّم ؛ وآلهم
وصحبهم وکرّم ؛ سیما نبیک
المصطفٰی ؛ وآله واصحابه اهل
الصدق والوفا ؛ امابعد فانه
لمّا مَنَّ اللّٰه علیَّ باستجلاء نورِ شمس
العرفان ؛ من سماء صفاءٍ ملتزمِ الاتقان[ع] ؛
من صار محمودٌ فعلِه ؛ کشافَ آیات
فضله ؛ وکیف لا وهو مرکز
دائرة المعارف الیوم ؛
ومطلع کواکب سماء العلوم
فی دار القوم ؛ عَضُد الموحدین ؛
وعِصام المهتدین ؛ القاطعُ بصارم
البراهین ؛ لسانَ المضلین الملحدین ؛

اور اُس کی رحمت اور اُس کی برکتیں اور اُس کی
رضا۔ بیشک سب سے زیادہ میٹھی بات اُس جلال والے
کی حمد ہے جو ہر عیب اور مانند سے پاک ہے
جس نے رسالت ختم فرمائی ایسے رسول پر جو
سب چُنے ہوئے رسولوں سے اکرم ہیں اور اُن کو
اور اپنے سب رسولوں کو خلاف بیانی اور ہر عیب سے
پاک کیا اور تمام مخلوقات میں اپنے رسولوں کو
علم غیب عطا فرمانے سے خاص کیا۔ تو جو شخص
اُن پر ادنیٰ نقص لگائے وہ باجماع اُمت مرتد ہے
الٰہی تو اُن سب انبیاء اور اُن کے آل و اصحاب پر
درود و سلام بھیج اور اُن کی عظمت رکھ بالخصوص
اپنے نبی مصطفٰی اور اُن کے آل و اصحاب اہلِ
صدق و وفا پر۔ حمد و صلاۃ کے بعد جب کہ اللہ تعالٰی
نے مجھ پر یہ احسان کیا کہ اُس آسمانِ صفا سے
جسے استوار کاری لازم ہے آفتاب معرفت کا
نُور مجھے علانیہ نظر پڑا وہ جس کے افعالِ حمیدہ
اُس کی آیاتِ فضیلت کے نہایت ظاہر کرنیوالے
ہیں اور کیوں نہ ہو حالانکہ وہ آج دائرۂ علوم کا
مرکز ہے اور قوم اسلام کے گھر میں ستارہائے
آسمانِ علوم کا مطلع ہے مسلمانوں کا یاور اور
راہ یابوں کا نگہبان حجتوں کی تیغِ بُرّاں سے
گمراہ گروں بیدینوں کی زبانیں کاٹنے والا

[ع] الاتقان : وہ صلاح لازم ہے "وہ" بیان ہے استوار کاری کا جو ملتزم ہوئی اور اداہان صفا ملتزم ۔ ۱۲

والرافع منار الایمان ، حضرة المولیٰ

احمد رضا خان ، اطلعنی علیٰ وریقات

بیّن فیها کلامہ[ے] من حدث فی الھند

من ذوی الضلالات وھم غلام احمد

القادیانی ورشید احمد واشرفعلی ،

وخلیل احمد وخلائهم[۲ے] من ذوی

الضلال والکفر الجلی ، واَنّ منھم

من تکلم فی حق ربّ العٰلمین ، و

منھم من اَلْحقَ النقص باصفیائه

المرسلین ، واَنّه قد ابطل کلام کل من

ھٰؤلاء المضلین ، برسالة بدیعة رفیعة

واضحة البراھین ، وامرنی بالنظر فی

کلام ھٰؤلاء القوم ، وماذا یستحقونه من

اللّوم ، فنظرت اطاعة لامرہ فی کلامھم فاذا

ھو کما قال ذٰلك الھُمام یوجب انذادھم

فھم یستحقون الوبال ، بل ھم اسوٴ حالا

من الکفار ذوی الضلال ، فجزی

اللّٰہ ھٰذا الھمام ، حیث ابطل

برسائله قول ھٰؤلاء اللئام ، وقام

[۲ے] ای وغیرھم کما تقدم ۱۲ مصححه -

ایمان کے ستونِ روشنی کا بلند کرنے والا حضرت مولیٰ

احمد رضا خاں تو انھوں نے مجھے کچھ اوراق پر

اطلاع دی جن میں اُن گمراہوں کے نام بیان کیے ہیں جو

ہند میں نئے پیدا ہوئے اور وہ غلام احمد **قادیانی** و

رشید احمد و **اشرفعلی** و **خلیل احمد** وغیرہ ہیں جو گمراہی

اور **کُھلے کفر والے ہیں** اور یہ کہ اُن میں کوئی تو

وہ ہے جس نے خود ربّ العٰلمین کی شان میں کلام کیا اور

اُن میں کوئی وہ ہے جس نے برگزیدہ رسولوں کو عیب

لگایا۔ اور یہ کہ مصنّف نے اِن سب گمراہ گروں کے

کلام کا رد ایک نو طرز اور بلند قدر رسالے میں لکھا ہے

جس کی حجتیں روشن ہیں اور مجھے حکم دیا کہ ان لوگوں کے

کلام میں غور کروں اور دیکھوں کہ یہ کس ملامت کے مستحق ہیں

تو میں نے مصنف کا حکم ماننے کے لیے **اُن لوگوں کے**

اقوال میں نظر کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ **واقعی** جس طرح

مصنّف بلند ہمت نے بیان کیا **ان لوگوں کے**

اقوال اُن کا کفر واجب کر رہے ہیں تو وہ

سزا وار عذاب ہیں بلکہ وہ کافر گمراہوں سے بھی بدتر حال

میں ہیں۔ تو اللہ اُس عالی ہمم کو کہ اس نے اپنے رسالوں سے

ان کمینوں کے اقوال رد کیے اور اس زمانہ میں

[ے] طبع مطبع اہل سنت وجماعت بریلی جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ کہ قدیم تر نسخہ ہے پھر طبع حزب الاحناف لاہور نیز باہتمام رضوی کتب خانہ بریلی مطبوعہ بدایوں ۱۳۷۱ھ ومطبوعہ کانپور ۱۳۸۶ھ کہ یہ بھی قدیم نسخے ہیں اور جدید نسخہ قادری کتاب گھر سب میں "کلام" ہی ہے اور ترجمے سے "اعلام" سمجھ میں آتا ہے۔ ۱۲ نوری دار الافتاء ۷ جمادی الآخرہ ۱۴۲۸ھ۔

بفرض الکفایۃ فی ھذا القرن العمیم الشرور ؛ ونھی المسلمین عن سفسطۃ مّاصدر من اھل الفجور ؛ عن الاسلام والمسلمین ؛ احسن ما جازی بہ عبادہ المخلصین ؛ ووفقہ وسدّدہ لاحیاء الشریعۃ الغراء ؛ و اسعدہ وایدہ ونصرہ علی ھٰؤلآءِ الاشقیاء ؛ ولازال بدر اقبالہ ؛ طالعافی سمآء کمالہ ؛ اٰمین ؛ اللّٰھم اٰمین ؛ والحمد للّٰہ ؛ علی ما اولاہ ؛ والصلاۃ والسلام ؛ علی خاتم الرسل الکرام ؛ واٰلہ والاصحاب ؛ ماتیمّن بذکرھم کتاب ؛ قالہ بفمہ ؛ ورقمہ بقلمہ ؛ العبد الفقیر ذو الاٰثام ؛ محمد علی المالکی المدرس بالمسجد الحرام ؛ ابن الشیخ حسین مفتی المالکیۃ ؛ سابقا بالدیار الحرمیۃ ؛

(مہر: محمد علی بن حسین ۱۳۱۰)

جس کا شر عام ہو رہا ہے فرض کفایہ کی بجاآوری کی اور ان فاجروں نے جو بے اصل بناوٹیں جوڑیں مسلمانوں کو ان سے باز رکھا، اسلام و مسلمین کی طرف سے بہتر وہ جزا دے جو اپنے خالص بندوں کو عطا فرمائی اور اُسے اس شریعتِ روشن کے زندہ کرنے کی توفیق دے اور اس کام کا ٹھیک صالح کرے اور اُسے سعادت و تائید بخشے اور ان بدبخت لوگوں پر اس کی مدد کرے اور ہمیشہ اس کے اقبال کا ماہ تمام اس کے آسمانِ کمال میں چمکتا رہے۔ ایسا ہی کر اے اللہ ایسا ہی کر اور اللہ ہی کے لیے حمد ہے کہ اُس کو اسی نعمتیں دیں۔ اور درود و سلام اُن پر جو تمام عزت والے رسولوں کے خاتم ہیں اور آپ کے آل و اصحاب پر جب تک ان کے ذکر سے کتابیں برکت حاصل کریں۔ کہا اسے اپنی زبان سے لکھا اسے اپنے قلم سے بندۂ محتاج و گنہگار محمد علی مالکی مدرس مسجد الحرام ابن الشیخ حسین سابق مفتی مالکیہ بمکۂ مکرمہ نے

(مہر: محمد علی بن حسین ۱۳۱۰)

ہ ما زائدہ برائے تاکید ہے جیسا کہ شافی صفحہ ۲۷ میں کثیرا ما کے تحت ہے "کثیرا مفعول مطلق وما زائدۃ لتاکید الکثرۃ" ۱۲ منہ

ثم امتدح الفاضل العلامۃ الممدوح ؛ حفظہ المولی السبّوح ؛ حضرۃ مصنّف المعتمد المستند ؛ کان لہ الاحد الصمد ؛ بقصیدۃ غراء ؛ وھی ھذہ کماتری ؛

پھر فاضل علامہ ممدوح سلمہ اللہ تعالٰی نے حضرت مصنّف المعتمد المستند دام فضلہ کی مدح میں ایک روشن قصیدہ لکھا کہ ہدیۂ انظارِ ناظرین ہے۔

مَا سَشْ تَتِيْلُهُ بحسنها لِمَا زهت
وحلت وطابت طيبةٌ وتشرفت
وانتَ تقول لدى التفاخر انني
خير البلاد فمكةٌ دوني ثبت
اني احبُّ من البلاد جميعها
لِلّٰه حقا دعوةُ الهادي وفت
وبي المطيع تضاعفت حسناته
بزيادة عما بمكة ضوعفت
وانا السماء تزينتُ بكواكب
كلُّ الانام بنورها السامي اهتدت
ما البدر بل ما الشمس الامن سنا
تلك الكواكبِ في البريّة اشرقت
فلذلك الخضراءُ برقع وجهُها
وبكت من الغبراء حتى اُغرقت
فاز الذي قد زارني بحبيبه
ذي المعجزات ومن به العليا ارتقت
بينا انا مصغ لطيب قولها
اذ شِمتُ[عہ] مكةَ في المحاسن اقبلت
تُبدي مفاخرها وقالت انني
امّ القرى فجميعها بعدي اتت
انا قبلة للعالمين جميعهم
وبيَ المشاعر والمناسك جُمّعت

جھومتا ناز میں طیبہ ہے کہ تیری قدرت
یہ مرا حُسن یہ نکہت یہ حلاوت یہ صفت
کہہ رہا ہے دمِ نازش کہ میں ہوں خیرِ بلاد
میرے اعزاز کے نیچے ہے حرم کی عزت
میں ہوں اللہ کو ہر شہر سے بڑھ کر محبوب
مصطفٰے کی برکت اُن کی دُعا کی برکت
نیکیاں کے میں جس درجہ بڑھا کرتی ہیں
مجھ میں ہے اُس سے فزوں فضلِ خدا کی کثرت
وہ فلک ہوں کہ منور ہے مرے تاروں سے
جملہ عالم میں ہدایت کی چمکتی صورت
ماہ میں شعشعہ افشاں ہے اُنہیں کا پرتو
مہر رخشاں میں درخشاں ہے اُنہیں کی رنگت
ہے فلک چادرِ نیلی میں اِسی سے رُوپوش
گریۂ ابر سے ہے غرقۂ آبِ خجلت
کامِ جاں دیں مرے زائر کو خدا کے محبوب
معجزے والے کہ رفعت کو ہے جن سے رفعت
سُن رہا تھا میں مدینہ کی یہ اچھی باتیں
کہ یکایک ہوئی مکہ کی نمایاں طلعت
زیورِ حُسن سے آراستہ نازش کرتی
کہ میں ہوں اُمِّ قُریٰ سب سے ہے مجھ کو سبقت
خلق کا قبلہ ہوں مجھ میں ہے مشاعر کا ہجوم
مجھ میں ہے جائے حج و عمرہ و قرباں کی کھپت

عہ شام (رضی) البرق شيماً : نظر اليه أين يقصد وأين يمطر ؛ ق ۔ سر در واگر بستن بامید باران در برق ؛ ص ۔ بارش کی امید میں بجلی کو دیکھنا ۔ لپک لگ جانا ۔ ۱۲ منہ

بی بیتُ بارِینا الحرامُ وزمزمٌ
طَعمُہٗ شفاعہ من کل حادثۃ برت

وبیَ الصفا للطائفین ومروۃٌ
ویمین رب الخلق بی قد قُبِّلت

وبیَ الحطیم ومستجارٌ والمقا
م ومسجد حسناتہ قد ضوعفت

زادت علی حسنات طیبۃٍ[1] مِائۃً
الفٍ عن الہادی الروایۃُ اُثبِتَت

وانا احب الارض للمولٰی وللمُ
ختار عند رواۃ اٰثار روت

وانی بانی خیر ارض اللّٰہ للّٰہ العظیم روایۃ ایضا زھت

انا مطلع للنیّرات جمیعہا
فبِمَ الفخار لطیبۃٍ اذ فاخرت

وانا التی قصدی لقصد النُسک یُحْ
رم قاصدی حتمًا بما قد اُقِّتت

وانا علی المُستطاع[2] حجی واجب
عینًا بعمر مرۃ قد بُرّاتْ

وکفایۃٌ فی کل عام قد اُتِی
والسیّئاٰت بساحتی قد کُفِّرت

مجھ میں ہے خانۂ حق بیت معظم زمزم
ذوق کا ذائقہ ہر درد کی حکمی حکمت

سعی والوں کے لیے مجھ میں صفا مروہ ہیں
بوسہ دینے کے لیے عکسِ یمینِ قدرت

مستجار اور حطیم اور قدمِ ابراہیم
اور مسجد حسنہ جس میں بڑھیں بے منت

عملِ طیبہ سے مسجد کا عمل لاکھ گنا
آئی مولیٰ سے روایت بہ سبیلِ صحت

ہیں حدیثیں کہ مرے مثل کسی خطہ سے
نہ خدا کو ہے محبت نہ نبی کو اُلفت

بہترینِ ارضِ خدا نزدِ خدا ہوں یہ بھی
اک روایت ہے مرے نانے کے آنچل میں بنت

سارے تارے تو مری پاک اُفق سے چمکے
مجھ پہ نازش کی مدینے کے لیے کون جہت

قاصدِ حق پہ مرے قصد سے واجب احرام
آئے میقات تو بن جائے گدا کی صورت

حکم مسطور ہے حق کا کہ ہوا فرض العین
حج مرا عمر میں اک بار جو رکھتا ہو سکت

اور یہ فرضِ کفایہ ہے کہ ہر سال ہو حج
میرے دربار میں جرموں کو ملی محویت

[1] طیبۃ علی زنۃ سیدۃ عدل عن الاسم الی الصفۃ اشارۃ الی ان التسمیۃ مبنیۃ علی التوصیف ومائۃ بالوقف وان کانت مضافۃ الی الف لما صرح العروضیون ان کل عروض محل الوقف کالضرب وذلک ان تقرء طَیْبَۃْ باسکان الیاء والوقف علی التاء ومائۃ بواو الاطلاق علی ان زادت بمعنی ازدادت والفاعل مائۃ الف فیصیر العروض مفتعلن اھ مصححہ ـــ

[2] در اصل شِفَاءٌ تھا بالف ممدودہ ۔ برائے وزن شعر ہمزہ ساقط ہوا ۔ ۱۲ ان عہ المُسْتَطَاع : مصدر ہے اور اسم فاعل یعنی مستطیع کے معنی میں ہے

فی کل یوم ینظر المولیٰ الی
اھلی برحمته ابتداء قد ثبت

فیعمّ حتی النائمین بساحتی
فضلا برحمته ومغفرةً وفت

وبکل یوم مائة عشرون من
رحمات مولی الخلق بی قد اُنزلت

للطائفین والناظرین لکعبة
والراکعین علیھم قد قُسّمت

انا مھبط الوحی الکریم ومظھر ال
ایمان والطاعاتُ بی قد نُوّعت

حبی من الایمان جاء وانّنی
انفی کما الکیرُ الخبائثَ اذبدت

وانا المقدسة الحرام العرش والب
لد الامین صلاحٌ اسمائی سمت

بی اکثر القراٰن انزل ربّنا
منی سری بدرٌ فاَرضٌ اشرقت

لما اطالت فی تمدّح نفسھا
قامت وقالت طیبةٌ ھی طوّلت

حسبی بما جزم الانام بانھا
خیر البقاع[1] لطیبھا ممن حوت

وکم الاصول تشرفت بفروعھا
فباحمدٍ اٰباؤہ قد شُرّفت

مجھ میں جب تک جو رہے اس پہ ہو ہر روز مدام
ابتداءً مرے مولیٰ کی نگاہِ رحمت

وہ بھی عام ایسی کہ جو مجھ میں پڑے سوتے ہوں
دفترِ بخشش و رحمت میں ہو اُن کی بھی لکھت

ایک سو ۱۲۰ بیس ہیں خاص اُس کی نظر ہائے کرم
روز اترتی ہیں جو مجھ میں پے اہلِ طاعت

اہلِ طواف اہلِ نماز اہلِ نظر یعنی جو
ٹکٹکی باندھے ہیں مجھ پر یہ ہیں اُن پر قسمت

مہبطِ وحی ہوں میں مظہرِ ایماں ہوں میں
مجھ میں ہر گونہ ہیں طاعاتِ الٰہی مثبت

جزءِ ایماں ہے محبت مری میں کرتا ہوں
دور ناپاکیوں کو کورۂ حدّاد صفت

پاک ذی حرمت و عرش و بلد امن و صلاح
میرے اسماء ہیں معلے مرے نام و نسبت

مجھ میں ہی اترا ہے قرآں کا اکثر حصّہ
مجھ سے ہی چاند کا اسرا تھا کہ چمکی چھ جہت

جب کہ مکّہ نے یہ کی اپنی ثنا میں تطویل
اُٹھ کے طیبہ نے کہا تا بکجا طولِ صفت

مجھ کو یہ تربتِ اطہر ہی کفایت ہے کہ ہے
بہتریں بقعہ بجزمِ علمائے امّت

کتنی اصلوں نے شرف فرع سے پایا جیسے
مصطفےٰ سے ہوئی آبائے نبی کی عزت

[1] البقعة بالضم ويفتح ج بقاع كجبال ق ت ١٢

بی من ریاض الخلد روضة قربة
بی تم بدر الدین ای جُمّعت

بی اربعون من الصلاة براءة
بی منبر الهادی علی حوض ثبت

انفی الخبائث قد اُتِیَ کالکیر بی
محراب طٰه بئر غرس عه فضلت

قال النبی بانها من جنة
وبتفلة من خیر مبعوث حلت

انا طابةٌ انا دار هجرة من سما
بی قربة عن حج بیت قُدّمت

وبی الاساءة لا یضاعف ذنبها
اما بمکة فالاساءة ضوعفت

منی قبور الصاحبین وعترةٍ
اَمسَوا اضیاءَ الارض منهم نُوّرت

لما سمعتُ مقالَ کلٍّ منهما
قلتُ اطلُبا حکماً عد الله نمت

ذا خبرةٍ مولی المعارف والهدیٰ
رب البلاغة من به الدنیا زهت

ذا عفة ذا حرمة عند الملا
ذا فطنة منها العلوم تفجرت

شرحَ المقاصد فهو سعد الدین
بذکائه شرحَ المواقف فانجلت

مجھ میں کامل ہوا دین مجھ میں ہوئیں جمع آیات
مجھ میں وہ خلد کی کیاری ہے ریاضِ قربت

مجھ میں چالیس نمازیں ہیں براتِ اخلاص
مجھ میں منبر جو بچھے گا لبِ حوضِ رحمت

ہر نجس دُور کروں مجھ میں ہے محرابِ حضور
مجھ میں وہ پاک کنواں غرس ہے جس کی شہرت

کر دیا شہد لعابِ دہنِ شہ نے جسے
جس کو آئی ہے شہادت کہ ہے چاہِ جنت

مجھ میں قربت وہ ہے جو حج پہ مقدم ٹھہری
میں ہوں طابہ میں ہوں طٰہ کا مکانِ ہجرت

مکہ میں جرم کبھی ہو ایک کا لاکھ اور مجھ میں
ایک کا ایک رہے ۔ مجھ میں ہے عاصی کی بچت

مجھ میں صدیق ہیں فاروق ہیں آلِ شہ ہیں
جن ستاروں سے چمک اٹھی زمیں کی قسمت

باتیں دونوں کی میں سُن سُن کے ہوا عرض گذار
فیصلے کے لیے چاہو حکمِ با نصفت

رب بلاغت کا معارف کا ہدیٰ کا مولےٰ
صاحب علم کہ دنیا کا ہے ناز و نزہت

عفت اور مجمع و مشہد میں وہ عزت والا
جس سے علموں کے رواں چشمے ہیں ایسی فطنت

اس نے کی شرح مقاصد وہ ہوا سعد الدین
ذہن سے کشف کیے موقفِ دین و ملت

عه الحدیث :- غَرْسٌ مِن عُیُونِ الجَنَّة - رواه ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما مرفوعاً ق ن ص ۳۸۴/۸ - ۱۲ ن

عضد الهداية فخرنا محمود فعـ
ـل نرانه كشاف اى احكمت
ابدى معانى المشكلات بيانه
ببديع منطقه الجواهر نظمت
ايضاحه بدلائل الاعجاز اسـ
ـرار البلاغة منه حقا اسفرت
قالا ومن هو قد توثقنا به
قلت العزيز ومن به التقوى صفت
محيى علوم الدين احمد سيرة
عدل رضا فى كل نازلة عرت
مولى الفضائل احمد المدعو رضا
خان البريلى من به الخلق اهتدت
قالا وانعم بالمحكم ذى التقى
نعلى تقدمه البرية اجمعت
الطيب بن الطيب بن الطيب بـ
ـن ذوى الهدى آيات رفعته رقت
فابن العماد عماده من كشف ذا
حججا بها حجج ابن حجة ادحضت
قاضى القضاة نما الخفاجى عنده
الا كبدر دون شمس اشرقت

وہ ہدایت کا عضد فخر۔ وہ محمود فعال [له]
وہ جو کشاف قرآں میں ہے محکم آیت (بازو ۱۲)
مشکلات اس سے کھلے اس کا بیاں ایسا بدیع
جس کی لڑیوں سے جواہر کو ہے زیب و زینت
اس سے اعجاز دلائل کا منور ایضاح
اس سے اسرار بلاغت کی جلا بے ریبت
بولے وہ کون ہے ہم مانتے ہیں میں نے کہا
وہ معزز کہ ہے تقوے کی صفا وصفوت
دین کے علموں کا وہ زندہ کن احمد سیرت
وہ رضا حاکم ہر حادثۂ نو صورت
وہ بریلی وطن احمد وہ رضا رب کمال
خلق کو جس سے ہدایت کی ملی ہے دولت
دونوں بولے کہ خوشا حاکم صاحب تقوے
جس کی سبقت پہ ہے اجماع جہاں کی حجت
طیب طیب طیب خلف اہل ہدے
جس کی آیات بلندی ہیں سمائے رفعت
وہ حجج کھولے کہ ہیں معتمد ابن عماد
ابن حجہ کے حجج جن سے ہوئے حرف غلت [۲ له]
شرع کا حاکم بالا کہ خفاجی کا کمال
اس کے خورشید سے رکھتا ہے قمر کی نسبت

له فعال بالفتح اقوال پسندیدہ ۱۲ - ۲ له غلت وغلط بمعنی واحد - اور زیادہ استعمال غلت غلطی حساب میں ہے - ۱۲ مترجم

عه زانہ: فعلی کی صفت ہے یا محمود فعل کی خبر ہے - ۱۲ ن

عه ببدیع: نظمت سے متعلق ہے - ۱۲ ن

سه ابن العماد مبتدائے اول، عمادہ مبتدائے ثانی اور من کشف ذا الخ خبر ہے "عماد" بمعنی معتمد ہے یعنی ابن عماد نے جن باتوں پر اعتماد کیا ان کے ایسی حجتوں کو کھولنے کے سبب کیا جن حجتوں سے ابن حجہ کے حجج باطل ہوگئے - ۱۲ ن

اَمْلَی العلوم فھل سمعت بمثلہ
اَمْلَی وذا اٰیاتُہ قد شوھدت
لازال بدرُ کمالہ بسماءِ عزٍ
زٍ جلالُہ یَھدِی العِبادَ اذا غوَتْ
صلّی وسلّم ربنا الھادی علی
ربِّ الکمال ومَنْ بہ الخلقُ احتمَتْ
والاٰلِ والاصحابِ طُرّاً ما بکَتْ
مُزْنٌ[عہ] مِنَ[عہ] الازھار حیث تبسمت

یاد پر علم لکھائے کوئی اُس کا سا سُنا
صاحب فضل اور اُس کی تو ہے مشہود آیت
دائما بدرِ کمال اُس کا سمائے عز پر
ہادیِ خلق ہو جب چھائے فتن کی ظلمت
ربِّ افضال پہ ہادی کے درود اور سلام
جن کے سائے میں پناہ گیر ہے ساری خلقت
آل و اصحاب پہ جب تک کہ گلستاں میں رہے
گریۂ ابر سے کلیوں میں تبسّم کی صفت

عہ من برائے تعلیل ہے یعنی بادل کلیوں کی خاطر روتی اور حیث بھی تعلیلیہ ہے یعنی تاکہ کلیاں مسکرا پڑیں۔ ۱۲ ن

عہ المزن بالضم: السحاب ۱۲ ن

تمت

بحمد اللّٰہ وعونہ وحسن توفیقہ وصلّی اللّٰہ علٰی من جعلہ ھادیا لطریقہ واٰلہ۔

(مہر: حسین محمد علی بن ۱۳۱۰)

تمام ہوا قصیدہ اللہ کی حمد و مدد و خوبی توفیق سے۔ اور اللہ تعالٰی درود بھیجے اُن پر جن کو اپنی راہ کا ہادی بنایا اور اُن کی آل پر۔

(مہر: حسین محمد علی بن ۱۳۱۰)

(۱۱) صورۃ ما املاہ الشاب التقی، المحصّل المترقی، ذوالجمال والزین، مولینا جمال بن محمّد بن حسین، نزّھہ اللہ عن کل شین:

(۱۱) تقریظ جوان صالح صاحب تحصیل و ترقی و جمال و زینت مولٰنا جمال بن محمد بن حسین اللہ تعالٰی اُنہیں ہر نقص سے منزّہ رکھے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للّٰہ الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق، وجعلہ خاتما لرسلہ وھادیا الی صراطہ المستقیم

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچّے دین کے ساتھ بھیجا اور اُن کو اپنے سب رسولوں کا خاتم اور تمام جہان کے لیے

عہ جاءُ وا طُرّاً ای جمیعاً، وھو منصوب علی المصدر او الحال ت صحٰ ۱۴۲ ۱۲ ن

لکافة الخلق ؛ وجعل ورثة الانبیاء
علماء دینه القویم الذابین عن الحق
غیاهب الاشقیاء ؛ والصلاة والسلام
علی سید الانام ؛ واله الکرام ؛ و
اصحابه الفخام ؛ **اما بعد** فانی قد
اطلعت علی کلام المضلین الحادثین ؛
الان فی بلاد الهند فوجدته موجبا
لردتهم واستحقاقهم للخزی المبین ؛
وهم اخزاهم الله تعالی غلام احمد
القادیانی ؛ ورشید احمد واشرفعلی ؛
وخلیل احمد وخلافهم[له] من ذوی
الضلال والکفر الجلی ؛ فجزی الله حضرة
ذی الاحسان ؛ المولی **احمد رضاخان**
عن الاسلام والمسلمین احسن الجزاء ؛
حیث قام بفرض الکفایة ورد علیهم
بالرسالة المسماة بالمعتمد المستند ؛
ذابا عن الشریعة الغراء ؛ ووفقه
لما یحبه ویرضاه ؛ وبلغه
من الخیر ما یتمناه ؛ آمین ؛ اللهم
آمین ؛ وصلی الله علی سیدنا
محمد وعلی اله وصحبه وسلم ؛

له ای وغیرهم کما مر اه مصححه

سیدھی راہ کا ہادی کیا اور اُن کے دینِ محکم کے
علماء کو انبیاء علیہم السلام کا وارث بنایا جو حق سے
بدبختوں کی اندھیریوں کو دُور کرتے ہیں۔ اور
درود وسلام جہان کے سردار اور اُن کی عزت
والی آل اور عظمت والے اصحاب پر۔ بعد حمد و
صلوٰۃ میں اُن گمراہ گردوں کے اقوال پر مطلع ہوا جو
ہند میں اب پیدا ہوئے ہیں تو میں نے پایا کہ **اُن کے
اقوال اُن کے مرتد ہوجانے کے موجب
ہیں** جس نے اُنہیں صریح رسوائی کا مستحق کردیا
اور وہ اُنہیں اللہ رسوا کرے غلام احمد قادیانی
اور رشید احمد اور اشرفعلی اور خلیل احمد وغیرہ ہیں
جو کُھلے کفر و گمراہی والے ہیں تو اللہ تعالٰے
حضرت صاحبِ احسان مولٰی **احمد رضا خاں** کو
اسلام اور مسلمین کی طرف سے سب میں بہتر جزا
عطا فرمائے کہ اُس نے فرض کفایہ ادا کیا اور رسالہ
المعتمد المستند میں اُن کا رد لکھا شریعتِ روشن
کی حمایت کرتا ہوا اور اُسے اپنی محبوب و پسندیدہ
باتوں کی توفیق دے اور اُس کے حسبِ مُراد
اُسے خیر عطا فرمائے۔ ایسا ہی کر اے اللہ ایسا
ہی کر۔ اور اللہ تعالٰی ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالٰے
علیہ وسلم اور اُن کی آل و اصحاب پر درود بھیجے۔

قاله بفمه ، وامر برقمه ، احمد المدرسين بالديار الحرمية محمد جمال حفيد المرحوم الشيخ حسين مفتى المالكية سابقا

محمد جمال بن محمد ۱۳۲۳

اسے کہا اپنی زبان سے اور لکھنے کا حکم دیا بلاد حرم کے ایک مدرس یعنی محمد جمال نبیرۂ مرحوم شیخ حسین نے جو پہلے مالکیہ کے مفتی تھے۔

محمد جمال بن محمد ۱۳۲۳

(۱۲) صورة ماكتبه جامع العلوم ، وينابع الفهوم ، حائز العلوم النقلية ، وفائز الفنون العقلية ، الهين ، الليّن ، الخاشع ، المتواضع ، نادرة الزمان ، مولينا الشيخ اسعد بن احمد الدهان ، المدرس بالحرم الشريف ، دام بالفيض والتشريف ،

(۱۲) تقریظ جامع علوم منبع فہوم محیط علوم نقلیہ مدرک فنونِ عقلیہ خوشخو نرم مزاج صاحب خشوع و تواضع نادر روزگار مولانا شیخ اسعد بن احمد دہان مدرس حرم شریف دام بالفیض والتشریف۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

حمداً لمن ابّد الشريعة المحمّدية على مدى الايام ، وايّد الملة الحنيفية بأسنة اقلام العلماء الاعلام ، وقيّض لها فى كل عصر من الاعصار ، حماةً وانصارا ، ذوى عزائم واخطار ، يحمون حوزتها ، ويقوّون صولتها ، ويقررون حججها ، ويوضحون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد کرتا ہوں میں اُس کے لیے جس نے رہتی دنیا تک شریعتِ محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمیشگی دی اور مشاہیر علماء کے نیزہائے قلم سے ملّتِ اسلام کی تائید کی اور ہر زمانہ میں اُس کے حامی و مددگار مقرر فرمائے جو عزیمتوں اور شرف والے ہیں کہ اُس کے حرم کی حمایت کرتے ہیں اور اُس کے حملے کو قوت دیتے ہیں اور اُس کی حجتوں کی تقریر کرتے ہیں اور اُس کی

مَحَجَّتَهَا ؛ وهكذا فى كل عصر ؛ يتجدد النصر ؛ ويحصل للعدو القهر ؛ حتى يتم الامر ؛ والصلاة والسلام على من سنّ سنّة الجهاد ؛ وامر بتجريد سيوف الحجج من الاغماد ؛ لردع اهل الكفر والعناد ؛ والبغى والفساد ؛ وعلى اٰله واصحابه الذين هم لحزب الله نجوم ولحزب الشيطان الخاسر رجوم ؛ وبعد فقد اطلعت على هذه الرسالة الجليلة التى الفها نادرة الزمان ؛ ونتيجة الاٰوان ؛ العلامة الذى افتخرت به الاواخر على الاوائل ؛ والفهامة الذى ترك بتبيانه سحبانَ باقل ؛ سيدى وسندى الشيخ **احمد رضا خان** البريلوى ؛ مكّن الله من رقاب اعاديه حسامه ؛ ونشر على هام عزّه اعلامه ؛ فوجدتها حصناً مشيّداً ؛ على الشريعة الغراء ؛ رفعت على دعائم الادلة التى لا ياتيها الباطل من بين يديها ولا من خلفها ؛

راہِ کشادہ کو روشن کرتے ہیں اور ایسے ہی ہر زمانے میں مدد تازگی پاتی رہے گی اور دشمن پر قہر ہوتا رہے گا یہانتک کہ حکم الٰہی پورا ہو۔ اور درود وسلام اُن پر جنہوں نے دین میں راہِ جہاد نکالی اور حکم دیا کہ حجتوں کی تلواریں کافروں اور معاندوں اور سرکشوں مفسدوں کے جھڑکنے کو نیام سے برہنہ کی جائیں اور اُن کے آل واصحاب پر جو گروہِ الٰہی کے لیے رہنما ستارے ہیں اور گروہِ شیطان زیاں کار کو مردود ومطرود کرنے والے ہیں۔ حمد وصلاۃ کے بعد میں اس عظمت والے رسالہ پر مطلع ہوا جس کا مصنّف نادرِ روزگار وخلاصۂ لیل ونہار ہے وہ علّامہ جس کے سبب پچھلے اگلوں پر فخر کرتے ہیں اور جلیل فہم والا جس نے اپنے بیانِ روشن سے سحبانِ فصیح البیان کو باقلِ بے زبان کر چھوڑا میرا سردار اور میری سند حضرت **احمد رضا خاں** بریلوی۔ اللہ تعالیٰ اُس کے دشمنوں کی گردنوں پر اُس کی تلوار کو قابو دے اور اُس کے سرِ عزت پر اُس کے نشانوں کو کشادہ کرے۔ تو میں نے اُس رسالہ کو نورانی شریعت کا محکم قلعہ پایا جو ان دلیلوں کے ستونوں پر بلند کیا گیا ہے کہ باطل کو نہ اُن کے آگے راہ ہے نہ پیچھے،

عہ "سحبان" قبیلۂ وائل کا ایک فصیح و بلیغ شخص تھا جس کی فصاحت و بلاغت ضرب المثل تھی۔ "باقل" قبیلۂ ربیعہ کا ایک شخص تھا، کہا گیا کہ اس نے گیارہ درہم میں ایک ہرن خریدا کسی نے پوچھا کتنے میں خریدا؟ تو اپنے دونوں ہاتھ کھول دیئے اور زبان باہر کردی۔ جس سے قیمت کی طرف اشارہ تھا یعنی گیارہ۔ اتنے میں ہرن نو دو گیارہ ہو گیا۔ اور "باقل" بول نہ پانے میں ضرب المثل بن گیا۔ ق، ت ص ۹۶/۲، ق، ت ص ۱۴/۲ - ۱۲ ن

ولا تنهض شُبَهُ الملحدين للقيام لديها فانها متوارية من خوفها ؛ سلّت صوارم الحجج القطعية على عقائد الكفرين ؛ ورمت بشُهُبها شياطين المبطلين ؛ فخفضت هامُهم بذلك السيف المسلول ؛ و اُشهرت فضيحتُهم بين ارباب العقول ؛ حتى ظهر ظهور الشمس فى رابعة النهار ارتدادهم ؛ اولئك الذين لعنهم الله فاصمهم واعمى ابصارهم ؛ وتحقق بما اعتقدوه انسلاخهم من الدين القويم ؛ اولئك الذين لهم فى الدنيا خزى ولهم فى الاخرة عذاب عظيم ؛ فلَعَمْرى اِنّ هذا لهُوَ التاليف الذى يفتخر به العالمون ؛ ولمثل هذا فليعمل العاملون ؛ فجزى الله مؤلفها عن الاسلام والمسلمين خيرا فانه قلّد اجيادهم قلائد النِعَم ؛ ونصر الدين بما احكمه من محكم هذا التاليف الذى باد حاض حجة الخصم حكم ؛ لا زالت ايامه

اور بیدینوں کے شُبہے اُس کے سامنے ٹھہرنے کو اٹھ نہیں سکتے کہ وہ اُس کے خوف سے چھپے ہوئے ہیں۔ اس رسالہ نے قطعی حجتوں کی تلواریں کافروں کے عقیدوں پر کھینچیں اور اپنے روشن ستاروں سے بُطلان والے شیطانوں پر تیر اندازی کی۔ اس تیغ برہنہ سے اُن کے سر نیچے کیے گئے اور عقلا میں اُن کی رسوائی مشہور ہوئی یہانتک کہ **ان لوگوں کا مرتد ہونا پہر دن چڑھے کے آفتاب کی مانند روشن ہوگیا** وہ لوگ وہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی تو انہیں بہرا کردیا اور اُن کی آنکھیں اندھی کردیں۔ اور ان کے عقیدوں سے ثابت ہوگیا کہ وہ اِس دین صحیح سے بالکل نکل گئے اُن لوگوں کو دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔ مجھے اپنی جان کی قسم یہ وہ تصنیف ہے جس پر علما ناز کریں اور عمل کرنے والوں کو ایسا ہی عمل کرنا چاہیے۔ تو اللہ تعالیٰ اسلام و مسلمین کی طرف سے اِس کے مؤلف کو جزائے خیر دے کہ اُس نے مسلمانوں کی گردنوں میں نعمتوں کی حمائلیں ڈالیں اور اُس نے دین کو نصرت دی اس مضبوط تالیف کے استوار کرنے سے جو حجّت مخالف کو پامال کرنے کی حاکم ہوئی۔ ہمیشہ اُس کے دنوں کی

عه "عَمری" قسم بعمر بالفتح مستعمل ہے۔ (ق) ۱۲ ان

مُشرِقةَ السنا ؛ وبابه كعبة المرام والمُنیٰ ؛ ماترنم بمدحه مادح ؛ و صدح بشكره صادح ؛ وصلّى الله على سيدنا محمّد وعلى اٰله وصحبه وسلّم ؛ قاله بفمه ؛ ورقمه بقلمه ؛ خادم الطلبة راجي الغفران ؛ اسعد بن احمد الدهّان عفا الله عنه وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته

روشنی چمکتی رہے اور ہمیشہ اُس کا دروازہ کعبۂ مرادات و مقاصد رہے جب تک مدح کرنے والے اُس کی مدح کی نغمہ سرائی کریں اور جب تک کوئی اعلان کرنے والا اُس کے شکر کا اعلان کرے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل واصحاب پر درود وسلام بھیجے۔ کہا اسے اپنی زبان سے اور لکھا اسے اپنے قلم سے طالب علموں کے خادم بخشش کے امیدوار اسعد بن دہان نے عفا اللہ عنہ اور آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت وبرکات۔

اسعد الدہان راجی الغفران

۱۳ صورة ماقرظ به الفاضل الاديب ؛ الاريب اللبيب الحاسب الكاتب ؛ الرفيع المراتب ؛ حسنة الاوان ؛ مولينا الشيخ عبدالرحمٰن الدهّان ؛ دام بالمن والاحسان

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله الذى اقام فى كل عصر اقواما وفقهم لخدمته ؛ وايدهم لدى مناضلة الملحدين بنصرته ؛ والصلاة والسلام على سيدنا

۱۳ تقریظ فاضل ادیب ذی عقل ہوشمند دانائے حساب و کتاب بلند مرتبہ نکوئیِ روزگار مولٰنا شیخ عبدالرحمٰن دہان ہمیشہ احسان ونکوئی کے ساتھ رہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے ہر زمانہ میں کچھ لوگ قائم کیے جن کو اپنی خدمت کی توفیق بخشی اور بیدینوں کی منازعت کے وقت اپنی مدد سے اُن کی تائید کی اور صلاۃ وسلام ہمارے سردار

محمد الذی اذل ببعثته اهل الکفر والطغیان ؛ وعلی اٰله واصحابه الذین اخمدوا نار الجهل فظهر نور الیقین واضح العیان ؛ **وبعد** فلا شك ان القوم المسئول عنهم اهل الحمیة الجاهلیة ؛ مارقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة ؛ مستحقون فی الدنیا ضرب[1] الرقاب ؛ ویوم العرض والحساب اشد العذاب ؛

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن کی بعثت نے کافروں اور سرکشوں کو ذلیل کر دیا اور اُن کے آل واصحاب پر جنہوں نے جہل کی آگ بجھا دی تو یقین کا نور آنکھوں دیکھا روشن ہوگیا۔ حمد و صلاۃ کے بعد کوئی شک نہیں کہ وہ قوم جن کے حال سے سوال ہے **زمانہ کفر صریح کی پچ والے ہیں** دین سے نکل گئے ہیں جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانہ سے۔ دنیا میں اس کے مستحق ہیں کہ سلطانِ اسلام اُن کی گردنیں مارے[1] اور اللہ عزّ وجلّ کے حضور پیشی اور حساب کے دن سخت تر عذاب کے سزاوار۔

---

[1] اعلم ان ضرب الرقاب فی الدنیا انما هو الی الحکام دون العوام کما ان التعذیب فی العقبیٰ لیس الا بید ذی الجلال والاکرام اما غیر السلاطین وولاة الامور فانما وظیفتهم الرد باللسان والطرد بالبیان وتحذیر المسلمین عن مخالطة الشیطین ورفع الامر الی ولاة الامر ولا یکلف الله نفسا الا وسعها بل قد صرحوا فی الکتب الفقهیة ان من قتل مرتدا بدون اذن السلطان یعزره السلطان هذا فی الممالك الاسلامیة فکیف بغیرها فانه تقتله الحکام ان قتل المرتد فیکون فیه القاء بالایدی

[1] جان لیجیے کہ دنیا میں گردنیں مارنا بس حکام ہی کے سپرد ہے نہ عام (رعایا) کے۔ جس طرح آخرت میں عذاب دینا صرف ذوالجلال والاکرام کے ہاتھ۔ رہے اور لوگ جو سلاطین و حکام کے سوا ہیں اُن کا فرض فقط زبان سے رَد اور بیان سے جھڑکنا اور اہل اسلام کو شیاطین کے میل جول سے بچانا اور کام حکام تک پہنچانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اُس کے بوتے بھر بلکہ حقیقۃً فقہائے کرام نے کتب فقہ میں مصرح ارشاد فرمایا ہے کہ جو کسی مرتد کو بے حکم بادشاہ قتل کر دے اسے بادشاہ سزا دے جب ممالک اسلامیہ میں یہ حکم ہے تو اُن کے ماسوا میں کیسے نہ ہوگا کیونکہ مرتد کے قاتل کو غیر مسلم حکام یقینی قتل کر دیں گے تو اس (قتل مرتد) میں اپنے ہاتھوں

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ

فلعنهم الله واخزاهم ؛ وجعل النار مثواهم ؛ اللهم كما وفقت من اختصصته من عبادك لقمع هؤلاء الكفرة المتمردين ؛ واهلته للذب عما يدعو اليه النبی الامين ؛ فانصره نصرا تعز به الدين ؛ وتنجز به وعد وكان حقا علينا نصر المؤمنين ؛ لاسيما عمدة العلماء العاملين ؛ زبدة الفضلاء الراسخين ؛ علامة الزمان ؛ واحد الدهر والاوان ؛ الذی شهد له علماء البلد الحرام ؛ بانه السيد

اللہ اُن پر لعنت کرے اور اُن کو رسوائی دے اور اُن کا ٹھکانہ دوزخ کرے۔ الٰہی جس طرح تو نے اپنے خاص بندے کو ان **سرکش کافروں** کی بیخ کنی کی توفیق دی اور اُسے تو نے اِس قابل کیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس دین کی طرف بلاتے ہیں اُس کے مخالفوں کو دفع کرے یونہی اُس کی وہ مدد کر جس کے سبب تو دین کو عزت دے اور جس سے تو اپنا یہ وعدہ پورا کرے کہ "مسلمانوں کی مدد کرنے کا ہم پر حق ہے"۔ بالخصوص عالمان باعمل کا معتمد اور رسوخ والے فاضلوں کا خلاصہ علامۂ زماں یکتائے روزگار **جس کے لیے علمائے مکہ معظمہ گواہی دے رہے ہیں کہ وہ سردار ہے**

الى التهلكة والله تعالى يقول لا تلقوا بايديكم الى التهلكة وفيه تعريض نفسه المسلمة للقتل بنفس كافرة وفی حديث عمر و عبد الله بن عمر رضی الله تعالى عنهما قالا قال رسول الله صلی الله تعالى عليه وسلم لزوال الدنيا اهون على الله من قتل رجل مسلم رواه الترمذی والنسائی فليتنبه لذلك فانما وقعت هذه الاحكام فاغاهی للسلاطين والحكام كما صرح به فی نفس هذه التقاريظ عدة اعلام اهـ۔

اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اپنے ہاتھوں اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالو"۔ اور اپنے نفسِ مسلم کو ایک کافر جان کے عوض قتل کے لیے پیش کرنا ہے۔ سیدنا عمر و سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے فرمایا ارشاد کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ یقیناً ساری دنیا کا زوال اللہ کے نزدیک کسی مسلمان شخص کے مارے جانے سے بہت زیادہ ہلکا ہے ترمذی ونسائی نے اسے روایت فرمایا تو اس بات کے لیے آپ خوب ہوشیار رہیے کہ جہاں کہیں (اس رسالہ میں) یہ احکام واقع ہوئے خاص بادشاہانِ (زمانہ) و حکام ہی کے لیے ہیں چنانچہ انھیں تقاریظ میں چند علمائے اعلام نے اس کی تصریح فرما دی ہے۔ ۱۲

الفرد الامام ؛ سیدی وملاذی ؛
الشیخ احمد رضاخان البریلوی
متّعنا الله بحیاته والمسلمین ؛
ومنحنی هدیه فان هدیه هدی
سید المرسلین ؛ وحفظه من
جمیع جهاته علی رغم انوف
الحاسدین ؛ ربنا لاتزغ قلوبنا
بعد اذ هدیتنا وهب لنا من
لدنك رحمة انك انت الوهاب ؛ و
صلّی الله علی سیدنا محمد و
علی اله وصحبه وسلم ؛ قاله
بفمه ؛ ورقمه بقلمه ؛ معتقدا
بجنانه الراجی من ربه الغفران ؛
عبد الرحمٰن ابن المرحوم
احمد الدهان ؛

عبدالرحمٰن دہان ۱۳۰۲

بے نظیر ہے امام ہے میرے سردار اور میرے
جائے پناہ حضرت **احمد رضا خاں بریلوی**
اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو اُس کی زندگی سے
بہرہ مند فرمائے اور مجھے اُس کی روش نصیب کرے
کہ اُس کی روش سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
روش ہے اور حاسدوں کی ناک خاک میں رگڑنے کو
شش جہت سے اُس کی حفاظت کرے۔ الٰہی
ہمارے دل کج نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں
ہدایت فرمائی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت بخش
بیشک تو ہی ہے بہت بخشنے والا اور اللہ تعالیٰ
ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے
آل و اصحاب پر درود و سلام بھیجے اسے اپنی زبان سے
کہا اور اپنے قلم سے لکھا اپنے دل سے اعتقاد کرتا ہوا
اپنے رب سے مغفرت کے امیدوار
عبدالرحمٰن بن مرحوم احمد دہان نے

عبدالرحمٰن دہان ۱۳۰۲

۱۴ صورة ما سطره الفاضل المستقیم ؛
علی الدین القویم ؛ والحق القدیم ؛ المدرس
بالمدرسة الصولتیه ؛ بمكة المحمیة ؛ مولنا
الشیخ محمد یوسف الافغانی ؛ حفظ بالسبع المثانی ؛

بسم الله الرحمٰن الرحیم

۱۴ تقریظ اُن فاضل کی جو دین راست و
حق قدیم پر مستقیم ہیں مکہ معظمہ میں مدرسۂ
صولتیہ کے مدرس مولانا محمد یوسف افغانی
قرآن عظیم کے صدقے میں اُن کی نگہبانی ہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبحٰنك یا من تفردت بالکبریاء ؛ وتنزھت عن سِمة النقص والکذب والفحشاء ؛ احمدك حمدَ من اعترف بعجزہ ؛ واشکرك شکر من توجّہ الیك بأسرہ ؛ واصلّی واسلّم علٰی سیّدنا محمد خاتم انبیائك ؛ و خلاصة اھل ارضك وسمائك ؛ والہٖ واصحابہ عمدة اصفیائك ؛ ومن تبعھم باحسان الٰی یوم لقائك ؛ **وبعد** فانی قد اطلعت علٰی ھٰذہٖ الرسالة التی الّفھا الفاضل العلّامة والحبر الفھّامة ؛ المستمسك بحبل اللہ المتین ؛ الحافظ منار الشریعة والدین ؛ من قصرت لسان البلاغة عن بلوغ شکرہ ؛ وعجز عن القیام بحقہ وبرہ ؛ الذی افتخر بوجودہ الزمان ؛ مولنا الشیخ **احمد رضا خان** ؛ لا زال سالکا سبیل الرشاد ؛ وناشراً الویة الفضل علٰی رؤس العباد ؛ وادامہ اللہ للذّب عن الشریعة الغراء ؛ و

پاکی ہے تجھے اے وہ جو بڑائی میں یکتا ہے اور ہر نقص وکذب وناسزا بات کے داغ سے تو ستھرا ہے میں تیری حمد کرتا ہوں اُس کی سی حمد جو اپنی عاجزی کا مقر ہوا اور تیرا شکر کرتا ہوں اُس کا سا شکر جو ہمہ تن تیری طرف متوجہ ہوا اور میں درود و سلام بھیجتا ہوں ہمارے سردار محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرے انبیاء کے خاتم اور تیرے زمین و آسمان والوں سب کے خلاصے اور اُن کے آل واصحاب پر کہ تیرے چُنے ہوؤں کے عمدہ ہیں اور اُن سب پر جو نکوئی کے ساتھ اُن کے پیرو ہوئے تجھ سے ملنے کے دن تک۔ حمد وصلاۃ کے بعد میں اس رسالہ پر مطلع ہوا جسے فاضل علامہ دریائے فہامہ نے تصنیف کیا جو اللہ کی مضبوط رسّی تھامے ہوئے ہے دین وشریعت کے ستونِ روشنی کا محافظ نگہبان وہ کہ زبانِ بلاغت جس کا شکر پورا ادا کرنے میں قاصر اور اُس کے حقوق واحسانات کی خدمت سے عاجز ہے وہ جس کے وجود پر زمانہ کو ناز ہے مولنا حضرت **احمد رضا خاں** ۔ وہ ہمیشہ راہِ ہدایت چلتا رہے اور بندوں کے سروں پر فضل کے نشان پھیلاتا رہے اور شریعت کی حمایت کے لیے اللہ تعالیٰ اُسے ہمیشہ رکھے اور

مَكَّنَ حُسَامَهٗ من رقاب الاعداء؛ فوجدتها قد هدمت معظم اركان عقائد المفسدين المرتدين؛ الذين ارادوا ان يطفؤا نور الله بافواههم ويأبى الله الا ان يتم نوره إرغاما لانوف الحاسدين، وقد أُودِعت الحكمة وفصل الخطاب؛ اذهي مسلّمة عند اولي الالباب؛ ولا عبرة بمن انكر عليها ممن اضلّه الله؛ وختم على سمعه وقلبه وجعل على بصره غشاوة فمن يهديه من بعد الله؛ شعر

قد تُنكِر العين ضوء الشمس من رَمَد

ويُنكِر الفم طعم الماء من سَقَم

والله انهم قد كفروا؛ وعن ربقة الدين قد خرجوا؛ فتعسًا لهم واضلّ اعمالهم؛ اولئك الذين لعنهم الله فاصمّهم واعمى ابصارهم؛ نسأله السلامة من تلك الاعتقادات، والعافية من هاتيك الخرافات؛

اُس کی تلوار کو دشمنوں کی گردنوں میں جگہ دے تو میں نے اُسے پایا کہ اُس نے اُن مفسدوں مرتدوں کے عقیدوں کے بڑے بڑے ستون ڈھا دیے جنہوں نے چاہا تھا کہ اپنے منہ سے اللہ کا نور بجھا دیں اور اللہ نہیں مانتا مگر اپنے نور کا پورا کرنا حاسدوں کی ناک خاک میں رگڑنے کو۔ اور بیشک اُس رسالہ میں حکمت اور دو ٹوک بات امانت رکھی گئی اس لیے کہ اہلِ عقل کے نزدیک وہ مقبول ہے اور وہ جسے اللہ نے گمراہ کیا اور اُس کے کان اور دل پر مُہر لگا دی اور اُس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ایسوں میں سے جو اس رسالہ کا انکار کرے اُس کا کیا اعتبار۔ کہ اُسے کون راہ دکھائے خدا کے بعد۔ ؎

دُکھتی ہوئی آنکھوں کو بُرا لگتا ہے سورج

بیمار زبانوں کو بُرا لگتا ہے پانی۔

خدا کی قسم بیشک وہ کافر ہوگئے اور دین سے نکل گئے اُنہیں ہلاکی ہو خدا اُن کے اعمال برباد کرے وہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی اور کان بہرے کر دیے اور آنکھیں اندھی۔ ہم خدا سے سوال کرتے ہیں کہ ایسے اعتقادوں سے ہمیں بچائے اور اِن خرافات سے ہمیں عافیت دے

فجزی اللہ مؤلفہا عن المسلمین خیر الجزاء ؛ وانعم علینا وعلیہ بحسن اللقاء ؛ أمین یارب العلمین ؛ قالہ بفمہ ؛ ورقمہ بقلمہ ؛ معتقداً لہ بجنانہ ؛ اضعف خلق اللہ خادم طلبۃ العلم محمد یوسف الافغانی؛ بلغہ اللہ الامانی ؛

اللہ تعالیٰ اُس کے مؤلف کو مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے ہمیں اور اُس کو حُسن وخوبیِ دیدارِ الٰہی کی نعمت دے۔ ایسا ہی کرائے سارے جہان کے مالک۔ آمین اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا اپنے دل سے اعتقاد کرتا ہوا اضعف ترین مخلوقِ خدا طالب علموں کے خادم محمد یوسف افغانی نے اللہ تعالیٰ اُسے آرزوؤں کو پہنچائے۔

١٥ صورۃ مارقمہ ذوالفضل والجاہ، اجل خلفاء الحاج المولوی الشاہ امداد اللہ؛ مدرس الحرم الشریف والمدرسۃ الاحمدیۃ؛ بمکۃ المحمیۃ، مولٰنا الشیخ احمد المکی الامدادی، لازال محفوظاً بامداد الہادی؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لہ الحمد والآلاء من شید ارکان الاسلام ونصب اعلامہا ؛ وضعضع بُنیان اللئام ونکس ازلامہا ؛ وجعل سیدنا محمداً للرسل قفلا وللانبیاء ختامہا ؛ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ الٰہ واحد صمد تنزہ عن جمیع النقائص وعمایتفوہ

١٥ تقریظ صاحب فضیلت ووجاہت اجل خلفائے حاجی مولوی شاہ امداد اللہ صاحب حرم شریف میں مدرسہ احمدیہ کے مدرس مولٰنا شیخ احمد مکی امدادی بہ مدد الٰہی ہمیشہ محفوظ رہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اُسی کے لیے حمد واحسانات ہیں جس نے اسلام کے ستون محکم کیے اور اُس کے نشان قائم فرمائے۔ کمینوں کی عمارت ہلادی اور اُن کے پانسے اوندھے کردیے اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دروازۂ نبوت کا بند کرنے والا اور انبیاء کا خاتم کیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ایک اکیلا اُس کا کوئی ساجھی نہیں۔ خدا یگانہ صمد پاک ہے سب عیبوں اور اُن بُری باتوں سے جو کج

به اهل الزيغ والشرك تعالى الله عما
يقول الظّٰلمون ؛ واشهد ان سيدنا
ومولانا محمدا خير الخلق قاطبة الذى
خصه الله بعلم ما كان وما يكون ؛
وهو الشفيع المشفّع وبيده لواء الحمد
أدم ومن دونه تحت لوائه يوم
يُبعثون ؛ وبعد فيقول العبد
الضعيف ؛ الراجى لُطفَ ربه اللطيف ؛
احمد المكى الحنفى القادرى ؛
الچشتى الصابرى الامدادى ؛
انى اطّلعت على هٰذه الرسالة ؛
المشتملة على اربع توضيحات
المؤيدة بالادلة القاطعة ؛ والبراهين
المبرهنة بالكتاب والسنة ؛ كانها
اَسِنَّة فى قلوب الملحدين ؛ فرأيتها
صَمصامة ماضية على رقاب
الكفرة الفجرة الوهابيين ؛
نجزى الله مؤلفها خيرا الجزاء
وحشرنا الله واياه تحت لواء
سيد الانبياء ؛ كيف لا وهو البحر
الطَمْطام ؛ اتى بالادلة الصحيحة غيرَ

اور شرک والے بکتے ہیں اللہ بلند و بالا ہے
اُن باتوں سے جو ظالم کہتے ہیں۔ اور میں گواہی
دیتا ہوں کہ ہمارے سردار و مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم تمام مخلوقاتِ الٰہی سے بہتر ہیں جن کو اللہ تعالیٰ
نے جو کچھ ہو گزرا، اور جو کچھ ہونے والا ہے سب کے علم
کے ساتھ مخصوص کیا اور وہ شفیع ہیں اور اُن کی
شفاعت مقبول ہے اور انہیں کے ہاتھ حمد کا
نشان ہے آدم اور اُن کے بعد جتنے ہیں سب
قیامت کے دِن حضور ہی کے زیرِ نشان ہوں گے
علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد کہتا ہے
بندۂ ضعیف اپنے ربِ لطیف کے لطف کا امیدوار
احمد مکی حنفی قادری چشتی صابری امدادی کہ میں اس
رسالہ پر مطلع ہوا جو چار بیانوں پر مشتمل ہے
قطعی دلیلوں سے مؤید اور ایسی حجتوں سے جو
قرآن وحدیث سے ثابت کی گئی ہیں گویا وہ بیدینوں
کے دل میں بھالے ہیں میں نے اسے تیز تلوار
پایا کافر فاجر وہابیوں کی گردنوں پر تو اللہ تعالیٰ اس کے
مؤلف کو سب سے بہتر جزا عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ
ہمارا اور اس کا حشر زیرِ نشانِ سید الانبیاء
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرے اور ایسا کیوں نہ ہو کہ
وہ دریائے زخار ہے صحیح دلیلیں لایا جن میں کوئی

بِمقام ؛ وحُقَّ ان یقال فی حقه انه
قائم لنصرة الحق والدین ؛ وقَمعِ اعناق
الملاحدة والمتمردین ؛ الا وهو التقی
الفاضل ؛ والنقی الکامل ؛ عمدة
المتاخرین ؛ واسوة المتقدمین ؛ فخر
الاعیان ؛ مولانا المولوی الشیخ محمد
احمد رضا خان ؛ کثر الله امثاله و
متع المسلمین ؛ بطول حیاته امین ؛
لاریب ان هؤلاء مکذبون للادلة
صریحا فیحکم علیهم بالکفر فعلی الامام
اید الله به الدین ؛ وقصم بسیف
عدله اعناق الطغاة والمبتدعة
والمفسدین ؛ کهؤلاء الفرق الضالة
الباغین ؛ والزنادقة المارقین ؛ ان
یطهر الارض من امثالهم ؛ ویریح
الناس من قبائح اقوالهم وافعالهم ؛
وان یبالغ فی نصرة هذه
الشریعة الغراء التی
لیلها کنهارها ونهارها
کلیلها فلا یضل عنها الا
هالک ویشدد علی

عہ حُقَّ له ان یفعل کذا ؛ ت ۱۲ منہ اسے سزاوار ہے یہ کرنا ۔ ۱۲ قان

علت نہیں اور سزاوار ہے کہ اُس کے حق میں
کہا جائے کہ وہ حق و دین کی مدد کرنے اور بیدینوں
سرکشوں کی گردنیں قلع قمع کرنے پر قائم ہے سُن لو
وہ پرہیزگار فاضل ستھرا کامل ہے پچھلوں کا معتمد
اور اگلوں کا قدم بقدم فخر اکابر مولٰنا مولوی
حضرت محمد احمد رضا خاں اللہ اس کے امثال
کثیر کرے اور مسلمانوں کو اُس کی درازیٔ عمر سے
نفع بخشے اے اللہ ایسا ہی کر۔ **کچھ شک نہیں کہ**
یہ طائفے صراحۃً دلیلوں کو جھٹلا رہے ہیں **تو**
اُن پر کفر کا حکم لگایا جائے گا تو سلطان اسلام پر
(کہ اللہ اُس سے دین کی تائید کرے اور اس کی تیغ عدل
سے سرکشوں بدمذہبوں مفسدوں کی گردنیں توڑے جیسے
یہ گمراہ فرقے طاعت سے نکلے ہوئے **دہریے**
بے دین ہیں) واجب ہے کہ ایسوں کی آلودگی سے
زمین کو پاک کرے اور اُن کے اقوال و افعال کی
قباحتوں سے لوگوں کو نجات دے اور اس
شریعت روشن کی مدد میں حد سے زیادہ کوشش
کرے جس کی روشنی ایسی ہے کہ اُس کی رات بھی دن
ہو رہی ہے اور اُس کا دن بھی روشنی میں اُس کی
شب کی طرح ہے تو ایسی شریعت سے کون بہکے
مگر جو ہلاک ہوا۔ نیز سلطان اسلام پر واجب ہے کہ

ھٰؤلاۤءِ العقوبۃَ الیٰ ان یرجِعوا الی الھدیٰ ؛ وینکفّوا عن سلوك سبیل الرّدیٰ ؛ ویتخلصوا من شر الشرك الاکبر ؛ ویُنَادِیَ علیٰ قطع دابرھم ان لم یتوبوا باللّٰہ اکبر ؛ فان ذٰلك من اعظم مھمّات الدین ؛ ومن افضل ما اُعْتُنِیَ بہ فضلاء الائمۃ وعظماء السّلاطین ؛ وقد قال الامام الغزالی رحمہ اللّٰہ فی نحو ھٰؤلاۤء الفِرق ان القتل[لہ] منھم افضل من قتل مأئۃ کافر لان ضررھم بالدین اعظم واشد اذ الکافر تجتنبہ العامۃ لعلمھم بقبح مالہ فلا یقدر علیٰ غَوایۃ احد منھم واما ھٰؤلاۤء فیظھرون للناس بزیّ العلماء والفقراء والصّالحین مع انطوائھم علی العقائد الفاسدۃ والبدع القبیحۃ فلیس للعامۃ الاظاھرھم الذی بالغوا فی تحسینہ واما باطنھم المملوّ من تلك القبائح والخبائث فلا یحیطون بہ ولا یطلعون علیہ لقصورھم

اِن لوگوں کو سخت سزا دے یہاں تک کہ حق کی طرف واپس آئیں اور راہِ ہلاکت کے چلنے سے بچیں اور اپنے کفرِ اکبر کے شر سے نجات پائیں اور اگر توبہ نہ کریں تو اُن کی جڑ کاٹنے کے لیے اللہ اکبر کا نعرہ کرے اس لیے کہ یہ دین کے بڑے مہم کاموں سے ہے اور اُن افضل باتوں سے ہے کہ فضیلت والے اماموں اور عظمت والے سلطانوں نے جس کا اہتمام رکھا ہے اور بیشک امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایسے ہی فرقوں کے حق میں فرمایا ہے کہ حاکم کو ان میں سے ایک کا قتل[لہ] ہزار کافروں کے قتل سے بہتر ہے کہ دین میں ان کی مضرت زیادہ و سخت تر ہے اِس لیے کہ کھلے کافر سے عوام بچتے ہیں سمجھے ہوئے ہیں کہ اس کا انجام بُرا ہے تو وہ ان میں کسی کو گمراہ نہیں کرسکتا اور یہ تو لوگوں کے سامنے عالموں، فقیروں اور نیک لوگوں کی وضع میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اور دِل میں یہ کچھ فاسد عقیدے اور بُری بدعتیں بھری ہوتی ہیں تو عوام تو اُن کا ظاہر ہی دیکھتے ہیں جس کو انھوں نے خوب بنایا ہے اور اُن کا باطن جو ان قباحتوں اور خباثتوں سے بھرا ہوا ہے وہ اُسے پورے طور پر نہیں جانتے بلکہ اُس پر مطلع ہی نہیں ہوتے

[لہ] ھذا الی سلطان الاسلام لا غیر کما تقدم التصریح بہ آنفا اھ یہ خاص سلطانِ اسلام کا کام ہے نہ دوسرے کا جیسا کہ ابھی اس کی تصریح گذری۔ ۱۲

احمد رضا خان شکر اللہ سعیہ ما فی
هذہ الرسالۃ من هذہ المنکرات الفاحشۃ
التی فی غایۃ الغرابۃ التی لا یصدر
مثلها عمن یؤمن باللہ والیوم الآخر
لاشک انهم ضالون مضلون کفار یخشی
منهم الخطر العظیم علی عوام المسلمین
خصوصًا فی الاصقاع التی لا ینصر
حکامها الدین لکونهم لیسوا من
اهله ویجب علی کل مسلم التباعد عنهم
کما یتباعد من الوقوع فی النار وعن
الاسود الفاتکۃ ویجب علی کل من قدر
من المسلمین علی خذلانهم وقمع فسادهم
ان یقوم بما استطاع من ذلک کما فعل
حضرۃ المؤلف الفاضل شکر اللہ سعیہ
ولہ الید الطولیٰ عند اللہ ورسولہ
واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الحقیر محمد بن
یوسف خیاط۔

(مہر: محمد یوسف ۱۳۲۳)

احمد رضا خاں نے کہ اللہ اُس کی کوشش قبول کرے، اِس رسالے میں نقل کیا جن میں یہ فاحشہ شنیع باتیں ہیں جو حد درجہ کے اچنبے کی ہیں اور جو کسی ایسے شخص سے صادر نہ ہوں گی جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتا ہو کچھ **شک نہیں کہ وہ** گمراہ ہیں گمراہ گر ہیں **کفّار ہیں**۔ عوام مسلمانوں پر اُن سے سخت خطرہ کا خوف ہے خصوصاً اُن شہروں میں جہاں کے حاکم دینِ اسلام کی مدد نہیں کرتے اس لیے کہ وہ خود مسلمان نہیں۔ ہر مسلمان پر اُن سے دور رہنا فرض ہے جیسے آدمی آگ میں گرنے اور خونخوار درندوں سے دور رہتا ہے۔ اور مسلمانوں میں جس سے ہو سکے کہ ان لوگوں کو مخذول کرے اور ان کے فساد کی جڑ اکھیڑے اُس پر فرض ہے کہ اپنی حدِ قدرت تک اسے بجالائے جس طرح حضرت مؤلف فاضل نے کیا اللہ اُن کی سعی مشکور کرے اور اللہ و رسول کے نزدیک مؤلف مذکور کا بڑا اقتدار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

راقم حقیر محمد بن یوسف خیاط۔

(مہر: محمد یوسف ۱۳۲۳)

(۱۷) صورۃ ما کتبہ الشیخ الجلیل المقدار الرفیع المنار مولینا الشیخ محمد صالح بن

(۱۷) تقریظ حضرت والا منزلت بلند رفعت حضرت محمد صالح بن محمد با فضل اللہ

محمدؐ بافضل ادام اللہ فیوضہ علی الصغار والکبار

سب چھوٹوں بڑوں پر اُن کا فیض رکھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احمدك اللّٰهم یا مجیب کل سائل ؛ و اصلی واسلم علی من هو لنا الیك اشرف الوسائط والوسائل ؛ رَغماً علیٰ اَنْف کل مجادل معاند ؛ وطرداً لکل مُصادر فی ذٰلك ومُطارد ؛ واسألك الرضا عن العلماء الاماثل ؛ القائمین بخدمة الشریعة فلا احد لهم فی ذٰلك مماثل ؛

امّا بعد فانّ اللّٰه جلّت عظمته ؛ و عظُمت مِنَّتُه ؛ قد وفّق من اختاره من عباده للقیام بخدمة هٰذه الشریعة الغرا ؛ وامده بثواقب الافهام فاذا اظلم لیلُ الشبهة اطلع من سماء علمه بدرا ؛ وهو العالم الفاضل ؛ الماهر الکامل ؛ صاحب الافهام الدقیقة ؛ والمعانی الرفیعة ؛ حضرة المؤلف لکتابه الذی سماه المعتمد المستند ؛ وتصدیٰ فیه للرد علی اهل البدع و الکفر والضلال بما فیه مقنع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے اللہ اے ہر مانگنے والے کی سننے والے میں تجھے سراہتا ہوں اور اُن پر جو ہمارے لیے تیری بارگاہ میں سب سے اشرف واسطہ ووسیلہ ہیں درود وسلام بھیجتا ہوں ہر جھگڑالو ہٹ دھرم کی ناک خاک میں رگڑنے کو اور اس بارے میں جو مقابلہ و مدافعہ کرے اُسے دور ہانکنے کو۔ اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ عمدہ علماء پر تیری رضا ہو جو خدمتِ شریعت پر بے مثل قیام کیے ہوئے ہیں حمدو صلاۃ کے بعد اللہ عزوجل نے جس کی عظمت جلیل اور احسان عظیم ہے اپنے پسندیدہ بندے کو اس شریعت روشن کی خدمت کی توفیق بخشی اور دقیقہ رس عقل دے کر اُس کی مدد کی کہ جب کبھی شبہ کی رات اندھیری ڈالے وہ اپنے آسمان علم سے ایک چودھویں رات کا چاند چمکاتا ہے اور وہ عالم فاضل ماہر کامل باریک فہموں والا بلند معنوں والا حضرت مؤلفِ کتابِ مذکور جس کا نام اس نے المعتمد المستند رکھا اور اُس میں **بد مذہبوں کافروں** گمراہوں کا ایسا رد کیا جو اُنہیں کافی ہے جن کو

لذوی البصائر ومن هو بطریق الحق لا یجحد ۔ وهو الامام احمد رضا خان وبین فی رسالته هٰذه التی تصفحتها مختصر کتابه المذکور وبین لنا اسماء رؤساء الکفر والبدع والضلال مع ماهم علیه من المفاسد واکبر المصائب فباءوا بخسران مبین ۔ وعلیهم الوبال الی یوم الدین ۔ فقد احسن المؤلف فی ابتداع هٰذا التصنیف ۔ واجاد فی اختراع هٰذا الترصیف ۔ فشکر الله سعیه وامده بالبراهین ۔ لقمع الملحدین ۔ بجاه سید المرسلین ۔ سیدنا محمد صلی الله علیه وعلٰی اٰله واصحابه اجمعین ۔ اٰمین یا رب العٰلمین ۔ رقمه الراجی عفو ربه والفضل ۔ محمد صالح بن محمد بافضل ۔

محمد صالح بن محمد بافضل ۱۳۰۲

دل کی آنکھیں ملیں اور جنہیں حق سے انکار نہیں اور وہ امام **احمد رضا خاں** ہے ۔ اُس نے اس رسالہ میں جس پر **میں نے نظر تفتیش کی** اپنی کتاب مذکور کا خلاصہ کیا اور سرداران کفر و بد مذہبی و گمراہی کے نام بیان کیے مع اُن فسادوں اور سب سے بڑی مصیبتوں کے جنہیں وہ اختیار کرکے کھلی زیاں کاری میں پڑے اور قیامت کے دن تک اُن پر وبال ہے اور بیشک مؤلف نے یہ تصنیف بہت اچھی پیدا کی اور یہ مستحکم طرز نہایت خوبی کی نکالی تو اللہ اُس کی کوشش قبول کرے اور بیدینوں کی جڑ اکھیڑنے کے لیے یقینی حجتوں سے اُس کی مدد کرے صدقہ سید المرسلین سیدنا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی وجاہت کا ۔ اللہ تعالٰی اُن پر اور اُن کے آل و اصحاب پر درود بھیجے ۔ قبول فرما اے سارے جہان کے پروردگار ۔ اسے لکھا اپنے رب سے عفو و فضل کے امید وار محمد صالح بن محمد بافضل نے ۔[۱]

محمد صالح بن محمد بافضل ۱۳۰۲

[۱] مطبع اہلسنت و جماعت، بریلی [illegible] ۱۳۲۴ھ [illegible] ۱۴۰۲ھ - نوری دارالافتاء

۱۸ صورة ما زبره الفاضل الکامل ۔ ذو المحاسن الشمائل ۔ والفیض الربانی ۔ مولٰنا الشیخ عبد الکریم الناجی الداغستانی حفظ من شر کل حاسد وشانی ۔

۱۸ تقریظ فاضلِ کامل نیکو خصائل صاحبِ فیضِ یزدانی مولٰنا حضرت عبد الکریم ناجی داغستانی ہر حاسد و دشمن کے شر سے محفوظ رہیں ۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم وبه نستعين

الحمد لله رب العٰلمين ؛ والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله وصحبه اجمعين اما بعد فان هؤلاء المرتدين ؛ قد مرقوا من الدين ؛ كما يمرق الشعرة من العجين ؛ كما قاله النبي الامين ؛ وكما صرح به صاحب هذه الرسالة المسطرة ؛ بل هم الكفرة الفجرة ؛ قتلهم واجب على من له حدٌّ[1] ونصل وافر ؛ بل هو افضل من قتل الف كافر ؛ فهم الملعونون ؛ وفي سلك الخبثاء منخرطون ؛ فلعنة الله عليهم وعلى اعوانهم ؛ ورحمة الله وبركاته على من خذلهم في اطوارهم ؛ هذا ؛ وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه اجمعين ؛ خادم العلم الشريف في المسجد الحرام عبد الكريم الداغستاني ۔

عبد الکریم الناجی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہم اُسی کی مدد چاہتے ہیں ۔

سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا مالک ہے اور درود وسلام ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب پر ۔ حمد وصلاۃ کے بعد معلوم ہو کہ **یہ مرتد لوگ دین سے ایسے نکل گیے جیسے** آٹے میں سے بال ، جیسا نبی امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور **جیسے کہ** اس رسالۂ مسطورہ کے **مصنّف نے تصریح کی** بلکہ وہ بدکار کافر ہیں سلطانِ اسلام پر کہ سزا دینے[1] کا اختیار اور سنان و پیکان رکھتا ہے اُن کا قتل واجب ہے بلکہ وہ ہزار کافروں کے قتل سے بہتر ہے کہ وہی ملعون ہیں اور خبیثوں کی لڑی میں بندھے ہوئے ہیں تو اُن پر اور اُن کے مددگاروں پر اللہ کی لعنت ۔ اور جو انہیں اُن کی بداطواریوں پر مخذول کرے اُس پر اللہ کی رحمت وبرکت ۔ اسے سمجھ لو ۔ اور اللہ درود بھیجے ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب سب پر ۔ مسجد حرام شریف میں علم کا خادم عبد الکریم داغستانی ۔

عبد الکریم الناجی

---

[1] وهو سلطان الاسلام في ممالك الاسلام اعزالله نصره الى يوم القيام اما عامة المسلمين فانما لهم الرد باللسان والحذر بالجنان وتنفير الاخوان عن استماع كلام كل شيطٰن ؛ فانما يكلف الله نفسا وسعها اھ ۱۲ ترجمہ وہ اسلامی سلطنتوں میں بادشاہِ اسلام ہے (اللہ تعالیٰ اُسے عزت دے اور تا روز قیامت اُس کی مدد ونصرت فرمائے) رہے عام مسلمین تو اُن کے لیے صرف زبان سے رد دل سے پرہیز اپنے بھائیوں کو ہر شیطان کی بات سننے سے نفرت دلانا ہے کہ اللہ ہر گز تکلیف نہیں دیتا کسی جان کو مگر اس کے بوتے بھر ۔ ۱۲

۱۹

صورة ما سطرہ الشارب من منهل الایمان الیمانی ؛ الفاضل الکامل البالغ منتهی الامانی ؛ مولنا الشیخ محمد سعید بن محمد الیمانی ؛ لازال محفوظا و محظوظا باطائب التهانی ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدك اللهم حمد اهل ودادك ؛ من وفقتهم للعمل علی وفق مرادك ؛ فادّوا ما حملوہ من اعباء الدیانة ؛ مع شهودهم العجز والاستکانة ؛ لولا ان امددتهم بالفتح والاعانة ؛ ونسألك اللّٰهم فی سلکهم انتظاما ؛ ومن مقسم الفضل معهم اقتساما ؛ ونصلی ونسلم علی من فقه وعلم ؛ واُوتی جوامع الکلم ؛ وعلی اٰله المیامین ؛ واصحابه اصحاب الیمین ؛ **امابعد** فان من جلائل النعم التی لا نثبت فی ساحة شکرها ان قیّض الشیخ الامام ؛ والبحر الهمام ؛

۱۹

تقریظ اُن کی کہ سرچشمۂ ایمان یمنی سے پانی پیے ہیں فاضل کامل کہ نہایت آرزو تک پہنچے ہوئے ہیں مولنا شیخ محمد سعید بن محمد یمانی ہمیشہ محفوظ رہیں اور پاکیزہ تہنیتوں سے محظوظ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی ہم تیری ایسی حمد کرتے ہیں جیسی تیرے دوستوں نے کی جن کو تونے اپنے حسب مراد عمل کرنے کی توفیق دی تو دین کے جو بار اُنھوں نے اپنے دوشِ ہمت پر اٹھائے تھے ادا کر دیے حالانکہ وہ اپنی عاجزی و مسکینی دیکھ رہے تھے اگر تو اپنی کشائش وعنایت سے مدد نہ فرماتا۔ الٰہی ہم تجھ سے مانگتے ہیں تو اُن موتیوں کی لڑی میں ہمیں بھی پرودے اور قسمتِ فضل میں اُن کے ساتھ حصہ دے۔ اور ہم درود وسلام بھیجتے ہیں اُن پر جن کو تونے اپنے احکام سکھائے اور علوم دئے اور جامع ومختصر کلمے دیے گئے اور اُن کی مبارک آل اور اُن کے اصحاب پر کہ روز قیامت دہنی جانب جگہ پانے والے ہیں۔ حمد وصلاۃ کے بعد بیشک اُن عظیم نعمتوں سے جن کے میدان شکر میں ہم قیام نہیں کر سکتے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت امام دریا بلند ہمت

بَرَکَۃَ الانام ؛ وبقیۃَ السّلف الکرام؛ احد الائمۃ الزہاد ؛ والکاملین العباد ؛ احمد رضاخان للرد علی ھٰؤلاء المرتدین ؛ الضالین المضلین ؛ المارقین من الدین، مُرُوق السھم من الرمیۃ اذلا یشُك ذولُبّ فی ردتھم وضلالھم ؛ ومُروقھم من الدین ؛ جعل اللّٰہ التقوی زادہ ؛ ورزقنی وایاہ الحسنٰی وزیادۃ ؛ وانالہ من الخیرات ماارادہ ؛ اٰمین ؛ بجاہ الامین ؛ رقمہ اقل الخلیقۃ ؛ بل لاشئ فی الحقیقۃ ؛ فقیر رحمۃ ربہ ؛ واسیر وَصْمۃ ذنبہ ؛ خویدم طلبۃ العلم فی المسجد الحرام ؛ سعید بن محمد الیمانی ؛ غفر اللّٰہ لہ ولوالدیہ ولمشایخہ ولجمیع المسلمین ؛ اٰمین ؛

(مہر: سعید بن محمد الیمانی ۱۳۱۶)

برکتِ تمام عالم، اگلے کرم والوں کے بقیہ و یادگار جو دنیا سے بے رغبتی والے اماموں اور کامل عابدوں میں کا ایک ہے مسمّٰی بہ **احمد رضاخاں** کو مقرر فرمایا کہ ان مرتدوں گمراہوں گمراہ گروں کا رد کرے جو دین سے ایسے نکل گئے جیسے تیر نشانے سے اس لیے کہ کوئی **عقل والا ان لوگوں کے مرتد و گمراہ اور خارج از دین ہونے میں شک نہ کرے گا۔** اللہ تعالیٰ اس مصنف کا توشہ پرہیزگاری کرے اور مجھے اور اُسے بہشت اور اُس سے زیادہ نعمت عطا کرے اور حسبِ مراد اُسے بھلائیاں دے۔ ایسا ہی کر صدقہ اُن کی وجاہت کا جو امین ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ لکھا اسے کمترین خلائق بلکہ درحقیقت ناچیز، اپنے رب کی رحمت کے محتاج اور اپنی شامتِ گناہ کے گرفتار مسجد الحرام میں طالبانِ علم کے چھوٹے سے خادم سعید بن محمد یمانی نے۔ اللہ اُس کی اور اُس کے والدین اور اُستاذوں اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرمائے۔ اے اللہ ایسا ہی کر۔

(مہر: سعید بن محمد الیمانی ۱۳۱۶)

(۲۰) صورۃ ماکتبہ الفاضل الحاوی ؛ للدلائل والدعاوی ؛ الحائز الزاوی،

(۲۰) تقریظ اُن فاضل کی جو دلائل و دعاوی کے حاوی ہیں، روکنے والے بازرکھنے والے

عن کل المساوی : مولینا الشیخ حامد احمد محمد الجداوی : حفظ عن شر کل غبی و غاوی :

بسم الله الرحمن الرحیم

وصلی الله علی سیدنا محمد وعلی اٰلہ و وصحبہ وسلم : الحمد للہ العلی الاعلی : الذی جعل کلمۃ الذین کفروا السفلی : وکلمۃ اللہ ھی العلیا : سبحٰنہ من الٰہ تنزہ وجوبا عن الزور والبھتان : وعن امکان النقائص وسمات الحدوث والامکان : سبحٰنہ وتعالٰی عما یقول الظٰلمون علوا کبیرا : والصلاۃ والسلام علی افضل خلق اللہ علی الاطلاق : واوسعھم علما واکملھم فی الخلق والاخلاق : من اٰتاہ اللہ علم الاولین والاٰخرین : وختم بہ النبوۃ ختما حقیقیا فھو خاتم النبیین : کما علم ذٰلک من ضروریات الدین : التی ثبتت بسواطع ادلۃ البراھین : سیدنا ومولنا محمد بن عبد اللہ

سب برائیوں سے مولنا حضرت حامد احمد محمد جداوی۔ ہر بدذہن و گمراہ کے شر سے محفوظ رہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اور اللہ تعالٰی ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب پر درود وسلام بھیجے۔ سب خوبیاں اللہ کو جو سب سے بلند وبالا جس نے کافروں کی بات نیچی کی اور اللہ ہی کا بول بالا ہے پاکی ہے اُسے جو ایسا خدا ہے جو ہر جھوٹ اور بہتان اور ہر نقص کے امکان اور مخلوقات وممکنات کی تمام علامتوں سے بالضرورۃ منزہ ہے پاکی اور انتہا درجہ کی بڑی بلندی ہے اُسے اُن باتوں سے جو ظالم لوگ بک رہے ہیں۔ اور درود وسلام اُن پر جو مطلقاً تمام مخلوقات سے افضل ہیں اور تمام جہان سے اُن کا علم زیادہ وسیع اور حُسنِ صورت وحُسنِ سیرت میں تمام عالم سے زیادہ کامل بدیع، جن کو اللہ تعالٰی نے تمام اگلے پچھلوں کا علم عطا فرمایا اور فی الحقیقت اُن پر نبوت کو ختم فرمادیا تو وہ خاتم النبیین ہیں جیسا کہ یہ دین کی اُن ضروری باتوں سے معلوم ہوچکا ہے جو رفیع وبلند دلیلوں اور حجتوں سے ثابت ہوچکی ہیں ہمارے سردار ومولٰی محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ابن عبد اللہ

الذی ھو احمد ؛ المُبَشَّرُ بہ علیٰ لسان ابن مریم المسیح المفرد الاوحد ؛ صلی اللہ علیہ وعلیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ والتابعین ؛ ومن تبعھم باحسان من اھل السنۃ والجماعۃ اجمعین ؛ اولٰئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم المفلحون جعل اللہ مع التایید والتابید سُنَنَھم واسِنَتھم والسنتھم و اقلامھم رِماحاً فی نُحُورِ المارقین من الدین، کما یمرق السھم من الرمیۃ یقرؤن القراٰن لا یجاوز حناجرھم اولٰئک حزب الشیطٰن الا ان حزب الشیطٰن ھم الخٰسرون ؛ اما بعد فقد طالعت ھٰذہ النبذۃ التی ھی اُنموذج المعتمد المستند ؛ فوجدتھا شَذرۃً من عَسجد ؛ وجوھرۃً من عقود درّ ویاقوت وزبرجد ؛ قد نظمھا بید الاجادۃ ؛ فی سلک اصابۃ الصواب فی الافادۃ ؛ العمدۃُ القدوۃ العالم العامل ، الحبر البحر الرحب العذب المحیط الکامل ، المحبوب المقبول المرتضیٰ ، محمود الاقوال والافعال مولٰنا الشیخ احمد رضا ؛ متعنا اللہ

کہ وہ احمد ہیں جن کی بشارت یگانہ و یکتا مسیح ابن مریم کی زبان پر ادا ہوئی اللہ تعالیٰ ان پر اور تمام انبیاء و مرسلین اور حضور کے آل و اصحاب اور اُن کے پیروؤں اور جو اہلِ سنت و جماعت کہ نکوئی کے ساتھ ان کی پیروی کریں سب پر درود بھیجے۔ یہی لوگ اللہ کے گروہ ہیں سُن لو اللہ ہی کے گروہ مراد کو پہنچنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشگی کی مدد کے ساتھ ان کی روشوں اور نیزوں اور زبانوں اور قلموں کو اُن کے سینوں میں بھالیں کرے جو دین سے ایسا نکل گئے جیسا تیر نشانے سے، قرآن پڑھتے ہیں اُن کے گلے کے نیچے نہیں اُترتا وہی شیطان کے گروہ ہیں سُن لو بیشک شیطان ہی کے گروہ زیاں کار ہیں۔ بعد حمد و صلاۃ میں نے یہ مختصر رسالہ کہ "المعتمد المستند" کا نمونہ ہے مطالعہ کیا تو میں نے اُسے خالص سونے کا ٹکڑا پایا اور موتیوں اور یاقوت اور زبرجد کی لڑیوں سے ایک جوہر جسے کھرا بنانے کے ہاتھوں سے فائدہ بخشنے میں راہِ صواب پانے کی لڑی میں اُس نے گوندھا جو معتمد پیشوا عالم باعمل ہے فاضل متبحر دریائے وسیع شیریں، کامل سمندر محبوب و مقبول و پسندیدہ جس کی باتیں اور کام سب ستودہ مولٰنا حضرت احمد رضا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور

والمسلمین بحیاته ؛ ونفعه ونفعنا وایاهم فی الدارین بعلومه ومصنفاته تدل علی ان اصلها حجة حقٍ بالغة ؛ وشمس هدی باهرة بازغة ؛ لِاَدْمِغَة الاباطیل دامغة ؛ ولظُلُمات شبهات اهل الزیغ مَاحیةٌ ماحقة ؛ حتی اَضْحَتْ بانوارها وحقِّ الحق زاهقة، کیف وهی لُباب فی بابها ؛ ومصیبة فی جوابها ؛ اذ لاشك ان من تلطخ بالانجاس المنفِّرةعه ؛ من ارجاس بدع العقائد المکفِّرةعه ؛ کان حریا بان یکفَّر ؛ ویحذَر عنه کل احد ولو کافرا وینفَّر ؛ اذ هو اکبر الکبائر ؛ وحاشا ان یکون من الاکابر ؛ بل هو اصغر الاصاغر ؛ ویجب علی کل عاقل ان یَعِظَه ولایُعَظِّم ؛ وکیف ومن یُهِنِ الله فما له مُکرِم ؛ فان صلح حاله ؛ والا وجب بالتی هی احسن جداله ؛ فان تاب

سب مسلمانوں کو اُس کی زندگی سے بہرہ یاب کیجیے اور اُسے اور ہمیں اور سب مسلمانوں کو دونوں جہان میں اُس کے علوم اور تصنیفات سے نفع بخشے۔ یہ نمونہ دلالت کرتا ہے کہ اس کی اصل حق کی حجت کاملہ ہے اور ہدایت کا چمکتا آفتاب جس کے نور پر نگاہ نہ ٹھہرے اقوالِ باطلہ کا سر کوب اور شبہات اہلِ کجی کی اندھیریوں کا مٹانے گھٹانے والا یہاں تک کہ وہ اس کی روشنی سے خدا کی قسم بالکل نیست و نابود ہو گئیں کیونکر نہ ہو حالانکہ وہ اپنی اس بحث میں عطر ہے اور جواب میں راہ حق پانے والی اس لیے کہ اس میں **کوئی شک نہیں کہ جو** اِن گھنونی گندگیوں میں لتھڑا یعنی **اِن کفری عقائدِ نو پیدا کی نجاستوں میں بھرا ہے وہ اسی لائق ہوگا کہ اُسے کافر کہا جائے** اور اس سے ہر شخص یہاں تک کہ کافر کو بھی بچایا جائے اور نفرت دلائی جائے اس لیے کہ وہ ہر کبیرہ سے بدتر کبیرہ ہے اور زنہار کہ ایسے عقیدوں والا بڑے لوگوں میں ہو بلکہ وہ تو ہر ذلیل سے زیادہ ذلیل ہے۔ تو ہر ذی عقل پر واجب ہے کہ اُسے سمجھائے اور اُس کی تعظیم نہ کرے اور کیوں نہ ہو کہ جسے خدا ذلیل کرے اُسے کون عزت دے۔ تو اُس کا حال اگر راستی پر آجائے جب تو خیر ورنہ نہایت اچھی طرح اس سے مجادلہ کرنا واجب ہے پس اگر توبہ کرلے

عه نفّرتُه و انفرتُه بمعنی - ق ت صفحہ ۲۱۰

عه کفّرہ تکفیرا : نسبہ الی الکفر۔ الکفرۃ : دعاۃ کافرا ۔ ق ت صفحہ ۱۱۲

والا وجب[ل] قتله وقتاله ؛ وکان فی مستقر سقر مالہ ؛ الا وان القلم احد اللسانین ؛ وان اللسان احد السنانین ؛ وان حسم رقاب البدع المکفرۃ احد الحسامین ؛ وان احسان المجادلۃ بقواطع الحجج احد الجہادین ؛ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین ؛ سبحٰن ربك رب العزۃ عما یصفون ؛ وسلم علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین ؛

فبہا ورنہ حاکم اسلام پر فرض ہے کہ اگر وہ تھوڑے ہیں تو انہیں قتل کرے[ل] اور جتھا باندھے ہیں تو فوج بھیج کر ان سے لڑے۔ اور ان کا ٹھکانا ٹھیک جہنم میں ہے۔ سنتے ہو قلم بھی ایک زبان ہے۔ اور زبان بھی ایک نیزہ۔ اور کفری بد مذہبیوں کی گردنیں کاٹنا بھی ایک تلوار ہے اور شک نہیں کہ قطعی دلیلوں کے ساتھ اچھی طرح مجادلہ کرنا بھی ایک نوع جہاد ہے اور حق سبحنہ فرماتا ہے جو ہماری راہ میں کوشش کریں انہیں ہم ضرور اپنی راہ دکھائیں گے اور بیشک یقیناً اللہ تعالیٰ نکوکاروں کے ساتھ ہے پاکی ہے تیرے رب کو جو عزت کا صاحب ہے ان لوگوں کے اقوال سے، اور پیغمبروں پر سلام اور سب خوبیاں خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے۔

محمد حامد   محمد احمد حامد

[ل] ای ان کان القائل شرذمۃ قتلھم سلطان الاسلام وان کانت لھم فئۃ قاتلھم بجنود الاسلام واما العلماء والعامۃ فلھم الرد علیہ بالتحریر والتقریر کما افادہ بقولہ الا وان القلم الخ اھ۔

ترجمہ یہ احکام تو سلطانِ اسلام کے لیے ہیں کہ تھوڑے ہوں تو ان کو سزائے موت دے اور جتھا ہو تو ان پر فوجِ اسلام بھیجے اور علماء و عوام کے لیے یہ ہے کہ تحریر و تقریر سے اُن کا رَد کریں جیسا کہ آگے خود فرمایا ہے کہ قلم بھی ایک زبان ہے اور زبان بھی ایک نیزہ ہے الیٰ آخرہ ۱۲۔

المدينة
والتسجيلات
الفواكه الهنية
١٣٢٤ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۲۱)

صورة ما حررة تاج المفتين ؛ وسراج المتقنين ؛ مفتي السادة الحنفية ؛ بمدينة الامينة الصفية ؛ ناصر السُّنّة بالنجدة والباس ؛ مولٰنا المفتي تاج الدين الياس لا زال مبجلا عند الله وعند الناس ؛

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب ؛ ربنا امنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاكتبنا مع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۲۱)

تقریظ تاج مفتیان چراغ اہلِ اتقان مدینۂ باامن وصفا میں سردارانِ حنفیہ کے مفتی شجاعت وسطوت کے ساتھ سُنّت کے مددگار مولٰنا مفتی تاج الدین الیاس ہمیشہ اللہ تعالیٰ اور بندوں کے نزدیک عزّت سے رہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ ہمیں راہِ حق دکھائی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت بخش بیشک تیری ہی بخشش بے حد ہے اے رب ہمارے ہم اُس پر ایمان لائے جو تونے اتارا اور رسول کے پیرو ہوئے تو ہمیں بھی گواہانِ حق میں

الشاھدین ، سبحٰنک جلّ شانک ، وعزّ سلطانک ، وسطع برھانک ، وسبق الینا احسانک ، تقدست ذاتک وصفاتک ، وتنزھت عن المعارض اٰیاتک وبیناتک ، نحمدک علٰی ان ھدیتنا لدین الحق ، وانطقتنا بلسان الصدق ، وارسلت الینا سیّد الانبیاء ، وخاتم الرسل الاصفیاء ، سیّدنا محمّدَ بنِ عبد اللہ ذا الاٰیات الباھرۃ ، والحجج الساطعۃ القاھرۃ ، والمعجزات الباقیات الظاھرۃ ، فاٰمنا بہ واتبعناہ ، ووقرناہ ونصرناہ ، فلک الحمد کما یجب والثناء الجمیل ، علٰی ما ھدیتنا الیہ من سوآء السبیل ، فصلّ یاربّنا وسلّم علٰی ھادینا الیک ، ودالّنا علیک ، صلاۃً تلیق بک منک الیہ ، وسلم وبارک کذٰلک علیہ ، واٰلہٖ

لکھے۔ پاکی ہے تجھے تیری شان بہت بڑی ہے اور تیری سلطنت غالب اور تیری حجّت بلند ہے اور ہم پر ازل سے تیرے احسان ہیں تیری ذات و صفات پاکیزہ ہیں اور مزاحم و مخالف سے تیری آیتیں اور دلیلیں منزہ ہیں اور ہم تیری حمد کرتے ہیں کہ تو نے ہمیں سچے دین کی ہدایت فرمائی اور تو نے ہمیں سچے کلام سے گویا کیا اور تو نے ہماری طرف اُن کو بھیجا جو تمام انبیاء کے سردار اور برگزیدہ رسولوں کے خاتم ہیں ہمارے سردار محمد بن عبد اللہ ایسے نشانوں والے جو عقلوں کو حیران کر دیں اور بلند و غالب حجتوں والے اور باقی درخشندہ معجزوں والے۔ تو ہم اُن پر ایمان لائے اور اُن کی پیروی کی اور اُن کی تعظیم کی اور اُن کے دین کی مدد کی۔ تیرے ہی لیے حمد ہے جس طرح واجب ہے اور جمال والی تعریف اس پر کہ تو نے ہمیں سیدھے راستہ کی ہدایت فرمائی تو اے رب ہمارے درود و سلام بھیج اُن پر جو تیری طرف ہمارے ہدایت کرنے والے ہیں اور تیری راہ ہمیں بتانے والے، ایسی درود جو اس کی سزاوار ہو کہ تیری طرف سے اُن پر بھیجی جائے اور ایسے ہی سلام و برکت بھیج اُن پر اور اُن کے آل

وذویه، واجزِ حَمَلَةَ شریعته فی
کل عصر، وحُمَاةَ دینه فی کل مصر،
بافضل ما تُجازی به المحسنین،
دباوفی ما تُثیب به المتقین،
وبعد فقد اطلعت علی ماحرره
العالم النحریر، والدراکة
الشهیر، جناب المولی الفاضل
الشیخ **احمد رضاخان** من علماء
اهل الهند، اَجزَلَ الله مَثُوبته
واَحسَنَ عاقبته، فی الرد علی
الطوائف المارقة من الدین،
والفِرَق الضالة من الزنادقة الملحدین،
وما افتی به فی حقهم فی کتابه
المعتمد المستند فوجدته فریدا
فی بابه، وحیدا فی صوابه، فجزاه الله
عن نبیه ودینه والمسلمین خیر الجزاء،
وبارک فی حیاته حتی یُزیح به
شُبَه اهل الضلالة الاشقیاء، واکثر
فی الامة المحمدیة امثاله،
واشباهه واشکاله، آمین الفقیر
الیه عزّ شانه، محمد تاج الدین ابن

اور علاقہ والوں پر۔ اور ہر زمانے میں اُن کی شریعت کے
راویوں اور ہر شہر میں اُن کے دین کے حامیوں کو
اُن سب جزاؤں سے افضل دے جو نیکوکاروں کو
ملیں اور اُن سب ثوابوں سے زیادہ ثواب
جو متقیوں کو عطا ہوں۔ بعد حمد وصلاۃ میں مطلع ہوا
اُس پر جو عالم ماہر اور علامہ مشہور جناب مولے
فاضل حضرت **احمد رضا خاں** نے کہ علمائے ہند
سے ہیں۔ اللہ عزوجل اُس کے ثواب کو بسیاری
دے اور اُس کا انجام خیر کرے۔ اُن گروہوں کے
رد میں لکھا جو دین سے نکل گئے اور **وہ گمراہ فرقے جو
زندیقوں بے دینوں میں سے ہیں** اور اُس پر
جو اُن کے حق میں اپنی کتاب "**المعتمد المستند**" میں
**فتوےٰ دیا تو میں نے اُسے پایا کہ اِس باب
میں یکتا ہے اور اپنی حقانیت میں کھرا۔** تو
اللہ اُسے اپنے نبی اور دین اور مسلمین کی طرف سے سب میں
بہتر جزا عطا فرمائے اور اُس کی عمر میں برکت دے
یہاں تک کہ اس کے سبب بدبخت گمراہوں کے سب
شبہے مٹا دے اور امتِ محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
میں اُس جیسے اور اُس کی مانند اور اُس کے
شبیہ بکثرت پیدا کرے۔ اے اللہ ایسا ہی کر۔
۔ **راقم** فقیر محمد تاج الدین ابن

المرحوم مصطفیٰ الیاس الحنفی
المفتی بالمدینۃ المنورۃ غفر لہ

مرحوم مصطفےٰ الیاس حنفی
مفتی مدینہ منورہ غفرلہٗ۔

۲۲ صورۃ ماسطرہ اجل الافاضل ؛ امثل الاماثل ؛ القوال بالحق ؛ وان ثقل وشق ؛ مفتی المدینۃ سابقا ؛ ومرجع المستفیدین لاحقا ؛ الفاضل الربانی ؛ مولینا عثمان بن عبد السلام الداغستانی ؛ دام بالتھانی ؛ وفوز الآمال والامانی ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ ؛ اما بعد فقد اطلعت علی ھذہ الرسالۃ البھیۃ ؛ والمقالۃ الواضحۃ الجلیۃ ؛ فوجدت مولٰنا العلامۃ ؛ والبحر الفھامۃ حضرۃ احمد رضا خان قد انتدب للرد علی ھذہ الطائفۃ المارقۃ من الدین ؛ الکفرۃ السالکۃ سبیل المفسدین ؛ فاظھر فضائحھم القبیحۃ فی المعتمد المستند فلم یبق من نتائجھم الفاسدۃ فیہ الا وزیفھا فلیکن منک

۲۲ تقریظ عمدۃ العلماء افضل الافاضل حق بات کے بڑے کہہ دینے والے اگرچہ کسی پر سخت وگراں گزرے سابق مفتی مدینہ اور حال میں تمام مستفیدین کے مرجع و ماویٰ فاضل ربّانی مولٰنا عثمٰن بن عبد السّلام داغستانی ہمیشہ خوش رہیں اور مُرادیں اور آرزوئیں پائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک اللہ کو ساری خوبیاں۔ بعد حمد و صلاۃ بیشک میں اس روشن رسالے اور ظاہر و واضح کلام پر مطلع ہوا تو میں نے پایا کہ ہمارے مولیٰ علامہ اور دریائے عظیم الفہم حضرت **احمد رضا خاں** نے بیشک اس گروہ خارج از دین کافر، فسادیوں کی راہ چلنے والے کے رَد کے لیے فریاد رسی کی تو کتاب المعتمد المستند میں اس گروہ کی بُری رسوائیاں ظاہر کیں پس اُن کے فاسد عقیدوں سے ایک بھی بغیر پوچ و لچر کیے نہ چھوڑا تو اے مخاطب تجھ پر لازم ہے کہ

التمسك بتلك العُجالة السنية ؛ تظفر
فی بیان الرد علیهم بكل واضحة دامغة
جلیة ؛ لاسیما المتصدّی لحل رایة
هذه الفرقة المارقة التی تدعی
بالوهابیة ، ومنهم مدّعی النبوة
غلام احمد القادیانی و المارق الاٰخر
المنقّص لشان الالوهیة والرسالة
قاسم النانوتی ورشید احمد الكنكوهی
وخلیل احمد الانبهتی واشرفعلی
التانوی ومن حذا حذوهم فجزی الله
خیراً حضرة الشیخ **احمد رضا خان**
فانه شفی وكفی بما افتی به فی كتابه
المعتمد المستند المذیّل بتقاریظ
علماء مكة المكرمة فانهم یحُقّ علیهم
الوبال ؛ وسوء الحال ؛ لانهم من
المفسدین فی الارض هم ومن علی
مِنوالهم قاتلهم الله انّی یؤفكون و
جزی الله حضرة الشیخ
احمد رضا خان وبارك فیه
وفی ذریته وجعله من
القائلین ؛ بالحق الی یوم الدین؛

اِسی روشن رسالے کا دامن پکڑے جسے
مصنف نے بزودی لکھ دیا تو ان گروہوں کے رد میں ہر ظاہر و
روشن و سرکوب دلیل پائے گا۔ خصوصاً جو اس
گروہ خارج از دین کے باندھے ہوئے نشان
کھول دینے کا قصد کرے وہ گروہ خارج از دین
کون ہے جسے وہابیہ کہا جاتا ہے اور ان میں سے
مدعی نبوت غلام احمد قادیانی ہے اور دین سے
دوسرا نکلنے والا شانِ الوہیت و رسالت کا
گھٹانے والا قاسم نانوتی اور رشید احمد گنگوہی
اور خلیل احمد انبہٹی اور اشرفعلی تھانوی اور جو اُن کی
چال چلا۔ اللہ تعالیٰ حضرت جناب **احمد رضا خاں** کو
جزائے خیر عطا کرے کہ اس نے **شفا دی اور
کفایت کی اپنے فتوے سے** جو کتاب المعتمد المستند
میں لکھا جس پر آخر میں علمائے مکہ مکرمہ کی تقریظیں ہیں
کیونکہ اُن پر وبال اور خرابیٔ حال لازم ہو چکی ہے
اس لیے کہ وہ زمین میں فساد پھیلانے والے ہیں
وہ اور جو اُن کی چال پر ہے اللہ انہیں قتل کرے
کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت
جناب **احمد رضا خاں** کو جزائے خیر دے اور
اُس میں اور اُس کی اولاد میں برکت رکھے اور اُسے **اُن
میں سے کرے جو قیامت تک حق بولیں گے**

الفقیر الی عفو ربه القدیر عثمان بن
عبد السلام داغستانی
مفتی المدینة المنورة
سابقا عفا الله عنه۔

(مہر: عثمٰن بن عبد السلام داغستانی ۱۲۹۶)

راقم اپنے رب قدیر کے عفو کا محتاج عثمٰن بن
عبد السلام داغستانی
سابق مفتی مدینہ منورہ
عفا اللہ عنہ۔

(مہر: عثمٰن بن عبد السلام داغستانی ۱۲۹۶)

۲۳

صورة ما زبره الفاضل الكامل ، باهر
الفضائل ، ظاهر الفواضل ، طاهر الشمائل ،
شيخ المالكية ، ذو اللمة الملكية ، السيد الشريف
السري ، مولينا السيد احمد الجزائري ،
دام بالفيض الباطني والظاهري ،

بسم الله الرحمٰن الرحيم ؕ

وعليكم السلام ورحمة الله تعالى وبركاته ،
وتاييده ومعونته ومرضاته ، الحمد
لله الذى جعل اهل السنة والجماعة ،
معززين الى قيام الساعة ، والصلاة
والسلام على سندنا ، وذخرنا وملاذنا و
معتمدنا ، سيدنا محمد انسان عين
هذا الوجود ، الثابت كماله و
اجلاله ، ومجده وافضاله ،
لدى اهل النقل والعقل والشهود ،
القائل ما ظهر اهل بدعة الا اظهر

تقریظ فاضل کامل نہایت روشن
فضیلتوں والے مشہور عزتوں والے
پاکیزہ خصلتوں والے شیخ مالکیہ صاحبِ الہامِ ملکی
سید شریف سردار مولنا سید احمد
جزائری فیض باطن وظاہر کے ساتھ ہمیشہ رہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اور آپ پر سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اُس کی
برکتیں اور اُس کی تائید اور اس کی مدد اور اُس کی
رضا۔ سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اہلِ سنت و
جماعت کو قیامِ قیامت تک معزز کیا اور صلاۃ و
سلام ہمارے آقا اور ہمارے ذخیرہ اور ہماری
جائے پناہ اور وہ جن پر ہمارا بھروسا ہے ہمارے
سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کہ چشمِ عالم کی پتلی
ہیں جن کا کمال وجلال وشرف وفضل متحقق ودائم ہے
اہلِ علم اور اہلِ عقل اور اہلِ کشف سب کے نزدیک،
جن کا ارشاد ہے کہ جب کبھی کچھ بدمذہب ظاہر

ه قال بعض اللغويين: المعونة مفعلة من العون، كالمعوُنة من الموُن۔ ر مص ۲۹۵ ۱۲

اللہ لھم حجتہ علی لسان من شاء من
خلقہ والقائل اذا ظھرت البدع او
الفتن وسبّ اصحابی فلیظھر العالم
علمہ ومن لم یفعل ذٰلک فعلیہ لعنۃ
اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین
لایقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا
والقائل اترعون عن ذکر الفاجر متی
یعرفہ الناس اذکروا الفاجر بما فیہ
یحذرہ الناس رواہ ابن ابی الدنیا
والحکیم والشیرازی وابن عدی والطبرانی
والبیھقی والخطیب عن بھز بن
حکیم عن جدہ[1] وعلی اٰلہ
وصحبہ والتابعین ؛ من
اھل السنۃ والجماعۃ
المقلدین ؛ للائمۃ الاربعۃ
المجتھدین ؛ امابعد فقد اطلعت
علی ما تضمنہ ھٰذا السؤال مع الامعان
الذی عرضہ حضرۃ الشیخ احمد رضا
خان ؛ متع اللہ المسلمین بحیاتہ ؛
ومتعہ بطول العمر و

ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کی زبان پر
چاہے اُن پر اپنی حجت ظاہر فرمادیتا ہے۔ جن کی
حدیث ہے کہ جب بدمذہبیاں یا فتنے ظاہر ہوں
اور میرے صحابہ کو بُرا کہا جائے تو واجب ہے کہ
عالم ایسے وقت اپنا علم ظاہر کرے اور جو ایسا
نہ کرے اُس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں
سب کی لعنت ہے اور اللہ اُس کا نہ فرض قبول
کرے نہ نفل۔ جن کا فرمان ہے کیا تم بدکار کی
بُرائیاں ذکر کرنے سے پرہیز کرتے ہو لوگ
اُسے کب پہچانیں گے۔ بدکار میں جو عیب ہیں
مشہور کرو کہ لوگ اُس سے بچیں یہ حدیث ابن
ابی الدنیا اور حکیم اور شیرازی اور ابن عدی اور
طبرانی اور بیہقی اور خطیب نے بہز بن حکیم اُنھوں نے[1]
اپنے دادا سے روایت کی' اور اُن کے آل و اصحاب
اور سب پیروؤں پر کہ اہل سنت وجماعت
مقلدین ائمۂ اربعہ مجتہدین ہیں۔ بعد حمد وصلاۃ
میں نے اس سوال کا مضمون **بغور تمام دیکھا** جو
حضرت جناب **احمد رضا خاں** نے
پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اُس کی زندگی
سے بہرہ مند فرمائے اور اُسے درازیِ عمر اور

[1] ای عن ابیہ وھو عن ابیہ جد ھذا معٰویۃ بن حیدۃ القشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اھ منہ صححہ۔ یعنی
اپنے باپ سے انھوں نے اپنے والد ان کے دادا معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۱۲ منہ

الخلود فی جناته ؛ فوجدت مانقله من الاقوال الفظیعة ؛ عن اهل هذه البدعة الشنیعة ؛ کفر صُرّاح ؛ ومرتکبها بعد الاستتابة دمه[1] مباح ؛ ومؤلفها مستحق بتکلیف مَضْغِ لسانه ؛ ورَضِّ یده وبَنانه ؛ حیث استخف بمقام الالوهیة ؛ واستحقر منصب الرسالة العمومیة ؛ وعظم استاذه ابلیس ؛ وشارکه فی الاغواء والتلبیس ؛ فعلی من بسط الله لسانه من العلماء الاعلام ؛ واطلق یده من الامراء والحکام ؛ ان یجتهد وافی ازالة بدعتهم باللسان والسِنان ، حتی یستریح منهم العباد والبلاد و

اپنی جنتوں میں ہمیشگی نصیب کرے۔ تو میں نے پایا کہ **ہولناک باتیں جو اِن بُری بدمذہبی والوں سے نقل کیں صریح کفر ہیں** اور جو اِن شنیع بدعتوں کا مرتکب ہوا توبہ لینے کے بعد سلطانِ اسلام کے لیے اُس کا خون[1] حلال ہے۔ اور جن جن کی تصنیفوں میں وہ اقوال ہیں وہ اس قابل ہیں کہ اُن کی زبان چبا ڈالی جائے اور اُن کے ہاتھ اور انگلیاں کچل دی جائیں کہ انھوں نے شانِ الٰہی کو ہلکا جانا اور رسالتِ عامہ کے منصب کو خفیف ٹھہرایا اور اپنے اُستاد ابلیس کی بڑائی کی اور بہکانے اور دھوکا دینے میں اُس کے شریک ہوئے۔ تو مشاہیر علما جن کی زبان کو اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہے اور سلاطین و حکام جن کے ہاتھ کو جزا و سزا میں کشادہ کیا ہے اُن سب پر فرض ہے کہ ان لوگوں کی بدمذہبیاں زائل کرنے میں علماء زبان سے اور سلاطین ہاتھ سے کوشش کریں تاکہ بندے اور شہر اور ذہن ان کی تکلیفوں سے

ع ه المضغ اللوک ، بالفتح والضم ق والکسر والفتح ت صراح ۱۱۹ ۱۲ ن

---

[1] هذه الاحکام الی قوله ورَضِّ یده لسلطان الاسلام ایده الله بنصره کما سیفصل الشیخ انفا ان علی العلماء ازالة بدعتهم باللسان وعلی الحکام بالسنان وعلی العوام الحذر عن مخالطتهم اھ ۱۲ ترجمہ یہ احکام وہاں تک کر اُن کے ہاتھ اور انگلیاں کچل دی جائیں سلطانِ اسلام کے لیے ہیں اللہ تعالیٰ اس کی مدد کو قوت بخشے جیسا کہ ابھی شیخ تفصیل فرمائیں گے کہ اُن کی بدعت کا ازالہ لازم ہے علماء پر زبان سے، حکام پر سنان سے، عوام پر اُن کی صحبت کے اجتناب سے اھ ۱۲۔

الاذهات ؛ الا وان بمكة بلد الله الامين ؛ طائفة منهم شياطين ؛ فليحذر العوامّ من مخالطتهم بالكلية ؛ فانها والله اشد من مخالطة المجذوم في الاذية ؛ ومنهم ايضا عندنا بالمدينة النبوية ؛ شر ذمةٌ قليلة مُستترة بالتقية ؛ فان لم يتوبوا فعن قريب تنفيهم المدينة عن مجاورتها ؛ لما هو ثابت في الحديث الصحيح من خاصيتها ؛ هذا ونسأل الله تعالى ان اراد بالناس فتنة ان يقبضنا اليه غير مفتونين ؛ وان يرزقنا حسن النية ويجعلنا من المخلصين ؛ قاله بلسانه ؛ ورقمه ببنانه ؛ احقر الورى ؛ وخادم العلماء والفقراء ؛ شيخ المالكية ؛ بحرم خير البرية ؛ السيد احمد الجزائري المدني مولدا ؛ الاشعري معتقدا ؛ المالكي مذهبا ؛ القادري طريقة ونسبا ؛ حامدا مصليا ومسلما ؛ معظما مبجلا متمما ؛ عبدهٗ ۔

(مہر: السید احمد الجزائری)

راحت پائیں۔ سُن لو۔ اور اللہ کے امان والے مکہ میں بھی اِن شیطانوں میں کا ایک طائفہ ہے تو عوام پر فرض ہے کہ اُن کے میل جول سے بالکل احتراز کریں کہ خدا کی قسم ان سے میل جول جذامی کے میل جول سے ایذا میں سخت تر ہے نیز ان میں سے ہمارے یہاں مدینہ طیبہ میں چند گنتی کے ہیں۔ تقیہ کی آڑ میں چھپے ہوئے اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو عنقریب مدینہ طیبہ اُن کو اپنی مجاورت سے نکال دے گا کہ اس کی یہ خاصیت حدیث صحیح سے ثابت ہے اور ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ اگر وہ لوگوں کو کسی فتنے میں ڈالنا چاہے تو ہمیں فتنے میں پڑنے سے پہلے اپنے پاس بلالے اور ہمیں حسنِ نیّت نصیب کرے اور ہمیں کھرا بنالے۔ اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے ہاتھ سے لکھا فقیر ترین مخلوق خادمِ علما و فقرا حرم سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم میں مالکیہ کے سردار سید احمد جزائری نے کہ مدینہ میں پیدا ہوا اور عقیدے کا سُنّی اور مذہب کا مالکی اور طریقہ اور نسب کا قادری ہے حمد کرتا ہوا اور درود و سلام بھیجتا ہوا تعظیم و تکریم و تکمیل کرتا ہوا۔ بندۂ خدا

(مہر: السید احمد الجزائری)

۲۴

صورة ما رقمه كبير العلماء، وكريم الكرماء، كنز العوارف، ومعدن المعارف، ذو شيبة العلماء الموفق من السماء، ذو الفيض الملكوتي، مولنا الشيخ خليل بن ابراهيم الخربوتي، ايده الله بالنصر اللاهوتي،

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين، والصلاة والسلام على خاتم النبيين، سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين، والتابعين لهم باحسان الى يوم الدين، اما بعد فتحرير علماء الاسلام، المقرر في هذا المقام، هو الحق المبين، الواجب اعتقاده باجماع علماء المسلمين، حسبما حققه العالم العلامة الفاضل الكامل المولوى احمد رضا خان البريلوى في كتابه المعتمد المستند، ادام الله تعالى نفع المسلمين به على الابد، والله الهادى الى الصواب، واليه المرجع والمآب، امر بكتبه خادم العلم الشريف بالحرم الشريف النبوى خليل بن ابراهيم الخربوتى،

(مہر: خلیل بن ابراہیم خربوتی)

۲۴

تقریظ معظم علماء و مکرم اہلِ کرم خزانۂ علوم وکانِ فہوم علماء میں صاحب پیری آسمان سے توفیق یافتہ صاحب فیضِ ملکوتی مولنا حضرت خلیل بن ابراہیم خربوتی اللہ تعالےٰ مددِ الٰہی سے اُن کی تائید کرے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا مالک اور درود و سلام سب سے پچھلے نبی ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل و اصحاب سب پر اور اُن پر جو نکوئی کے ساتھ اُن کے پیرو ہیں قیامت تک۔ حمد و صلاۃ کے بعد اِن علمائے اسلام کی تحریر میں جو بات اِس مقام میں قرار پائی وہی حق واضح ہے جس کا اعتقاد باجماعِ علمائے مسلمین واجب ہے جس طرح عالم علامہ فاضل کامل مولوی احمد رضا خاں بریلوی نے اپنی کتاب المعتمد المستند میں تحقیق کیا۔ اللہ تعالیٰ ابد تک مسلمانوں کو اُس سے نفع پہنچائے اور اللہ ہی حق کی راہ دکھانے والا ہے اور اُسی کی طرف رجوع و بازگشت ہے۔ اس کے لکھنے کا حکم دیا حرم شریف نبوی میں علم شریف کے خادم خلیل بن ابراہیم خربوتی نے۔

(مہر: خلیل ابن ابراہیم خربوتی)

۲۵

صورۃ ما حرّرہ الضوء المنوّر، والرّوح المصوّر، صورۃ السّعادۃ، وحقیقۃ السّیادۃ، ذوالحسنٰی وزیادۃ، ودلائل الخیرات، وجلائل المبرّات الحمید الرشید، مولانا السید محمد سعید، شیخ الدلائل، لازال بالفضائل:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی بہ تُستنتجُ المطالب، وتتیسر المآرب، حمدًا نتمسک بیُمنہ، ونلجأ من المخاوف الی اٰمنہ، وصلاۃ وسلامًا یتوالیان، ماتوالی الملوان، علی سیدنا محمد، الذی اشرقت ببعثتہ السمآء والارض، ولاذ بہ الخلائق عند اشتداد الھول یوم العرض، وعلی اٰلہ الذین اقتبسوا النور من اضوائہ، وحفظوا اقوالہ وافعالہ نھم لمن بعدھم فی الدین قدوۃ، وفی الھدی المحمدی لکل تابع بھم اُسوۃ،

۲۵

تقریظ نور روشن روح مجسم تصویر سعادت حقیقت سیادت صاحب خوبی و زیادت دلائلِ خوبی و فضائل نکوئی محمود مہتدی مولنا سید محمد سعید شیخ الدلائل اُن کی فضیلتیں ہمیشہ رہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے لیے وہ حمد ہے جس سے سب ارمان نکلیں مرادیں آسان ہوں وہ حمد جس کی برکت سے ہم تمسک کریں اور سب اندیشوں میں اُس کے دامن کی پناہ لیں۔ اور وہ درود و سلام کہ پے در پے آتے رہیں جب تک صبح و شام ایک دوسرے کے بعد ہوا کریں ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن کی رسالت سے آسمان و زمین چمک اٹھے اور پیشی والے دن جب ہولوں کی شدت ہوگی سارا جہان اُن کی پناہ لے گا اور اُن کی آل پر جنھوں نے اُن کی روشنیوں سے نور حاصل کیا اور اُن کی باتیں اور اُن کے کام سب حفظ کیے تو وہ اپنے پچھلوں کے لیے دین میں پیشوا ہیں اور روشِ محمدی میں اپنے ہر پیرو کے امام ہیں

وبذٰلك كان الحفظ بهٰذه الشريعة الغرآء مختصا بقول الصادق المصدوق لاتزال طائفة من امتي ظاهرين حتي يأتيهم امر الله وهم ظاهرون ؛

اما بعد فان الله جلّت عظمته ؛ وعظمت مِنّتُه ؛ قد وفّق من اختاره من عباده لخدمة هٰذه الشريعة الغراء ؛ وامدّه بثواقب الافهام فاذا اظلم ليلُ الشبهة اطلع من سماء علمه بدرا ؛ فصارت بذٰلك محفوظة عن التغيير والتبديل ؛ بين جهابذة العلمآء النُقّادِ جيلاً بعد جِيل ، ومن اجلّهم العالم العلامة ؛ والبحر الفهامة ، حضرةُ الشيخ المولوي **احمد رضا خان** ؛ فقد اجاد في رده في كتابه المعتمد المستند ؛ على الزائغين المرتدين اهل الفساد والنكد ؛ فجزاه الله

اور اسی ذریعہ سے اس شریعتِ روشن کے ساتھ محافظت مخصوص ہوئی جس طرح اُن کا ارشاد ہے جو سچّے ہیں اور سچّے مانے گئے کہ ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ غالب رہے گا یہاں تک کہ خدا کا حکم اسی حالت میں آئے گا کہ وہ غالب ہوں گے۔ حمد وصلاۃ کے بعد بیشک اللہ تعالیٰ نے جس کی عظمت جلیل اور منّت عظیم ہے اپنے بندوں میں سے جسے پسند کیا اُسے اس شریعتِ روشن کی خدمت کی توفیق بخشی اور اُسے نہایت تیز فہم عطا کر کے مدد دی تو جب شبہہ کی رات اندھیری ڈالتی ہے وہ اپنے آسمانِ علم سے ایک چودھویں رات کا چاند چمکاتا ہے تو اس طریقے سے شریعتِ مطہرہ تغیر وتبدیل سے محفوظ ہوگئی قرناً فقرناً اعلیٰ درجے کے کامل علماء، پرکھنے والوں کے ہاتھوں میں۔ اور ان میں سب سے زیادہ عظمت والوں میں سے عالم کثیر العلم دریائے عظیم الفہم حضرت جناب مولوی **احمد رضا خاں** ہیں۔ کہ اُس نے اپنی کتاب **المعتمد المستند** میں اُن کجی والے **مرتدوں کا خوب کھرا رد کیا** جو فساد اور شامت پھیلانے کے مرتکب ہوئے۔ تو اُسے اللہ تعالیٰ

عن الاسلام والمسلمین خیرا
وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ
وسلم ؛ قالہ بلسانہ ؛
ورقمہ ببنانہ ؛ الفقیر
لربہ محمد سعید ابن السید محمد
المغربی شیخ
الدلائل غفر
اللہ لہ وللمسلمین،

اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے خیر جزا عطا
فرمائے ۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کی آل پر درود وسلام بھیجے۔
کہا اسے اپنی زبان سے اور لکھا اسے اپنے قلم سے
اپنے رب کے محتاج محمد سعید ابن السید محمد
المغربی شیخ الدلائل نے ۔
اللہ تعالیٰ اُس کی اور سب
مسلمانوں کی مغفرت فرمائے ۔

صورة ماکتبہ الفاضل الجلیل ؛ والعالم النبیل ؛ ذوالضیاء الشمسی والنور القمری ؛ مولانا محمد بن احمد العمری ؛ دام بالعیش الهنی الغض الطری ؛

۲۶ تقریظ فاضل جلیل عالمِ عقیل شعاعِ آفتاب و روشنی ماہتاب والے مولانا محمد بن احمد عمری ہمیشہ عیشِ خوشگوار سرسبز و شاداب میں رہیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

الحمد للہ رب العلمین ؛ والصلاۃ
والسلام علی خاتم النبیین ؛ و
امام المرسلین ؛ وتابعیہ باحسان الی
یوم الدین ؛ **وبعد** فقد اطلعت علی رسالۃ
العالم العلامۃ ؛ والمرشد المحقق الفہامۃ
صاحب المعارف والعوارف ؛ والمنح
الالھیۃ اللطائف ؛ سیدنا الاستاذ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

سب خوبیاں خدا کو جو مالک سارے جہان کا۔
اور درود وسلام سب نبیوں کے خاتم اور سب
پیغمبروں کے امام اور اُن کے اچھے پیرووں پر
قیامت تک ۔ حمد وصلاۃ کے بعد بیشک میں
مطلع ہوا اُس کے رسالہ پر جو عالم علامہ ہے
مرشد محقق، کثیر الفہم، عرفان ومعرفت والا" اللہ
عزوجل کی پاکیزہ عطاؤں والا ہمارا سردار اُستاد

علم الدین ورکنہ ؛ وعماد المستفید
ودمتنہ ؛ المنلا الشیخ احمد رضا خان؛
متع اللہ بوجودہ ؛ وانار سماء العلوم
بانوار شہودہ ؛ فوجدتہا مکملۃ
المقاصد ؛ ومتممۃ المراصد؛
ومقیدۃ الشوارد ؛ وعذبۃ
المصادر والموارد ؛ قد استحوذت
علی شبہ الملحدین فاجتثتہا
واتت علی اسباب الزنادقۃ
فاستاصلتہا ؛ مع وضوح الادلۃ
وسطوع البراہین ؛ و
عذوبۃ المسالک وصحۃ
الموازین ؛ فجزاہ اللہ ربہ
عن نبیہ و دینہ احسن
الجزاء ؛ ووفاہ اجرہ عن
الاسلام واہلہ بالمکیال
الاوفی ؛ شعر

ولا زال فی الاسلام فخراً مشیداً
بہ یہتدی فی البر والبحر من یسری

قالہ فی ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۴ھ راجی دعائہ

دین کا نشان وستون اور فائدہ لینے والے کا
معتمد و پشت پناہ' فاضل حضرت احمد رضا خان۔
اللہ تعالیٰ اُس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اور
اُس کے فیض کے نوروں سے علموں کے آسمان کو
روشن رکھے۔ تو میں نے اُس رسالہ کو پایا مطلبوں کا
پورا کرنے والا' مقاصد کی تکمیل کرنے والا اور
ذہن سے نکل جانے والے مضامین کا روکنے والا
جس میں ہر صادر و وارد کے لیے آبِ شیریں ہے
جس نے ملحدوں کے تمام شبہوں کو گھیر کر از بیخ
برکندہ کر دیا اور زندیقوں کی رسیوں پر حملہ
کرکے انہیں جڑ سے کاٹ دیا دلیلوں کی
روشنی اور حجتوں کے ظہور کے ساتھ اور روشوں
کی شیرینی اور میزانوں کی درستی کے ساتھ۔ تو اللہ
تعالیٰ اُسے اپنے دین اور اپنے نبی کی طرف سے
بہتر جزا عطا فرمائے اور اسلام و مسلمین کی طرف سے
سب سے زیادہ کامل پیمانے سے اُس کا ثواب
پورا کرے۔

وہ ہمیشہ رہے اسلام میں اک حصن حصین
جس سے خشکی و تری والے ہدایت پائیں

کہا اسے ہفتم ربیع الآخر میں اُن کی دعا کے اُمیدوار

عہ المنلا بالنون جیسا کہ رد المحتار میں ہے "ماخوذ منلا خسرو" ص ۵۷۸/۱ "منلا علی القاری" ص ۱۲۴/۳ "منلا مسکین" ص ۲۶۹/۲، ۵۱۲

لہ لعل الانسب فصل اھ مصححہ

محمد بن احمد العمری احد طلبة العلم بالحرم النبوی

العمری

محمد بن احمد العمری نے کہ حرم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں علم کا ایک طالب ہے۔

صورة ما نظمه بالترصيف: السيد الشريف، النظيف اللطيف، الماهر العريف، ذو العزة والتشريف، الغني عن التوصيف، حضرة مولنا السيد عباس ابن السيد الجليل محمد رضوان، شيخ الدلائل عاملهما الله تعالى في اليوم العبوس بالرضوان

(۲۷) تقریظ محکم سیّد شریف پاکیزہ لطیف ماہر علامہ صاحب عزّ و شرف مستغنی عن المدح حضرت مولنا سیّد عباس بن سیّد جلیل محمد رضوان شیخ الدلائل۔ اللہ تعالیٰ اُس سختی کے دن میں اُن دونوں کے ساتھ اپنی رضا کا معاملہ فرمائے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

سبحانك ربنا لا نحصي ثناء عليك، ولك الحمد منك واليك؛ وصلاة وسلاما على نبيك كاشف الغمة؛ وعلى آله وصحبه هداة الامة؛ ما خط قلم، وخف الى مسارعة الخيرات قدم۔ اما بعد فيقول فقير دعاء الاخوان؛ عباس ابن المرحوم السيد محمد رضوان؛ اطلقت عنان الطرف في

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پاکی ہے تجھے اے رب ہمارے ہم تیری تعریف شمار نہیں کرسکتے اور تیرے ہی لیے حمد ہے تجھ سے تیری ہی طرف۔ درود وسلام بھیج اپنے نبی پر جو مشکلیں کھولنے والے ہیں اور اُن کے آل واصحاب پر کہ امت کے رہنما ہیں جبتک کوئی قلم کچھ لکھے اور نیکیوں کی طرف جلدی کرنے میں کوئی قدم ہلکا ہو۔ حمد وصلاۃ کے بعد دعائے برادران کا محتاج عباس ابن مرحوم سید محمد رضوان کہتا ہے میں نے اس رسالہ کے کمالات حیران کُن سے

مَیدان براعة هٰذه الرسالة ؛ نوجدتها رافلة من السداد والرشاد فی حُلّتَیْ جمالة وجلالة، کافلةً بالرد علیٰ اهل البدع والضلالة ؛ فهی المعتمد المستند ؛ لکونها للمهتدین مفزَعا وسند ؛ قد اوضحتْ ماضلّتْ فی ادراك دقائقه الافهام ؛ وحقّقتْ ما زلّت فی حقائقه الاقدام ؛ کیف لا وهی للعلامة الامام ؛ الذکی الهُمام؛ النبیه النبیل ؛ الوجیه الجلیل؛ وحید العصر والزمان ؛ حضرة المولوی **احمد رضاخان** ؛ البریلوی الحنفی ؛ لازال روضا یانعا بالمعارف؛ وبدرا سائرا فی منازلِ لطائف العوارف ؛ اجزل الله لی وله الثواب؛ ومَنَحنیْ وایاه حسن المآب ؛ ورزقنا جمیعا حُسْنَ الخِتام ؛ بجوار خیرالانام ؛ وبدر التمام؛ علیه وعلی اٰله وصحبه افضل الصلاة واتم السلام . کاتبه

میدان میں نگاہ کی باگ ڈھیلی کی تو میں نے اُسے **صواب وہدایت** کی پوشاکِ جمال وجلال میں نازکرتا پایا کہ بدمذہبوں گمراہوں کے رَد کا ذمہ لیے ہوئے ہے تو وہی معتمد ومستند ہے اس لیے کہ **وہی ہدایت پانے والوں کی جائے پناہ وسند ہے** اس رسالہ نے وہ باتیں ظاہر کردیں جن کی باریکیوں تک پہنچنے میں عقلیں بھٹک رہی تھیں اور وہ باتیں تحقیق کیں جن کی حقیقتوں کے پانے میں قدموں نے لغزشیں کیں اور کیوں نہ ہو کہ وہ اُس کی تصنیف ہے جو علامہ امام ہے تیز ذہن بالا ہمت ہے خبردار صاحبِ عقل صاحبِ وجاہت جلالت ہے یکتائے دہر وزمانہ حضرت مولوی **احمد رضا خاں** بریلوی حنفی ۔ ہمیشہ وہ معرفتوں کا پھولا پھلا باغ رہے اور علوم دقیقہ کی منزلوں میں سیر کرتا ہوا ماہِ تمام ۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور اُسے ثوابِ عظیم عطا فرمائے اور مجھے اور اُسے حُسنِ عاقبت نصیب کرے اور ہم سب کو حُسنِ خاتمہ روزی کرے اُن کے ہمسایہ میں جو تمام جہان سے بہتر اور چودھویں رات کے چاند ہیں اُن پر اور اُن کے آل واصحاب پر سب سے بہتر درود اور سب سے کامل تر سلام ۔ تحریر نا رخ

خادم العلم ودلائل الخیرات : فی مسجد افضل المخلوقات : عباس رضوان فی الیوم السابع من ربیع الثانی :

(مہر: یدخل الجنان عباس ابن السید محمد رضوان)

ہفتم ربیع الآخر ۱۳۲۴ھ۔ راقم مسجد سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں علم و دلائل الخیرات کا خادم عباس رضوان

(مہر: یدخل الجنان عباس ابن السید محمد رضوان)

صورة مارقمه الفاضل العقول : احد الفحول : الطیب الزکی : الفطن الذکی : الغصن المزین بالطیب المغرسی مولنا عمر بن حمدان المحرسی : ذکره الفوز والفلاح ومانسی :

تقریظ فاضل کامل العقل یکے از مردان میدانِ علم پاکیزہ ستھرے زیرک تیز ذہن شاخ آراستہ وپاکیزہ منبت مولنا عمر بن حمدان محرسی ظفر وفلاح انہیں یاد رکھیں اور کبھی نہ بھولیں۔ (۲۸)

(حاشیہ: عہ المحرسی: موضع الغرس: غرس فی الارض: الثبت الشجر فی الارض ق ۱۲ منہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق السموٰت والارض وجعل الظلمٰت والنور ثم الذین کفروا بربھم یعدلون : والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد خاتم النبیین : القائل لاتزال طائفۃ من امتی ظاھرین علی الحق حتی تقوم الساعۃ رواہ الحاکم عن عمر وفی روایۃ لابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اللہ کو جس نے زمین وآسمان بنایا اور اندھیریاں اور روشنی پیدا کی اس پر کافر لوگ اپنے رب کا ہمسر بتاتے ہیں۔ اور درود سلام ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ختم الانبیاء پر جن کا ارشاد ہے کہ ہمیشہ میری امت سے ایک گروہ قیام قیامت تک حق کے ساتھ غالب رہے گا اسے حاکم نے حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے

لاتزال طائفة من امتي قوامة على امر الله لا يضرها من خالفها ؛ وعلى آله الهادين ؛ واصحابه الذين شادوا الدين ؛ **اما بعد** فاني قد اطلعت على ما حرره العالم العلامة ؛ الدراكة الفهامة ؛ ذو التحقيق الباهر جناب الشيخ **احمد رضا خان** في الخلاصة الماخوذة من كتابه المسمّى **بالمعتمد المستند** فوجدته في غاية التحرير فللّٰه درّ مؤلفه فلقد اماط الاذى عن طريق المسلمين ونصح لله ولرسوله ولائمة الدين وعامتهم قاله في ۸ ربيع الثاني عمر بن حمدان المحرسي المالكي مذهبا الاشعري اعتقادا

خادم العلم ببلدة سيد الانام ؛ عليه افضل الصلاة والسلام ؛

ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ دینِ الٰہی پر بشدت قائم رہے گا۔ انہیں نقصان نہ دے گا جو اُن کا خلاف کرے گا۔ اور اُن کی آل پر کہ ہدایت فرمانے والے ہیں اور اُن کے صحابہ پر جنھوں نے دین کو مضبوط کیا۔ بعد حمد وصلاۃ بیشک میں مطلع ہوا اس پر جو تحریر کیا ایسے عالم علاّمہ نے کہ کمال ادراک عظیم فہم والا ہے ایسی تحقیق والا جو عقول کو حیران کردے جناب حضرت **احمد رضا خاں** اس خلاصہ میں جو اس کی کتاب **المعتمد المستند** سے لیا گیا ہے تو میں نے اسے **اعلیٰ درجہ کی تحقیق** پر پایا تو اللہ کے لیے ہے خوبی اُس کے مصنّف کی۔ بیشک اُس نے مسلمانوں کی راہ سے ہر ایذا دہ چیز کو دور کردیا اور اللہ اور اس کے رسول اور دین کے اماموں اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی کی۔ کہا اسے ہشتم ربیع الثانی میں عمر بن حمدان محرسی نے کہ مذہب کا مالکی اور عقیدے کا سُنّی اشعری ہے اور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر میں علم کا خدمت گار۔

المحرسی
عمر ابن حمدان
۱۳۲۰

صورة ما سطره حفظه الله مرة اخرى والمسك بالتكرار احق واحرى

بسم الله الرحمن الرحيم

عالم موصوف سلمہ اللہ تعالیٰ کی دوبارہ تحریر مشک جتنا مکرر کیا جائے لائق وسزاوار ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی هدی من وفقه بفضله ؛ واضل من خذله بعدله، ویسر المؤمنین للیسرٰی ؛ وشرح صدورهم للذکرٰی ؛ فاٰمنوا بالله بالسنتهم ناطقین ؛ وبقلوبهم مخلصین ؛ وبما اٰتٰهم به کتبه ورسله عاملین ؛ والصلٰوة والسلام علی من ارسله الله رحمة للعٰلمین، وانزل علیه کتابه المبین ؛ فیه تبیان کل شئ وابطال الحاد الملحدین ؛ فبیّنه بسنته الواضحة الادلة والبراهین ؛ وعلی اٰله الهادین ؛ واصحابه الذین شادُوا الدین ؛ ومن تبعهم باحسان الی یوم الدین ؛ لا سیما الائمة الاربعة المجتهدین ؛ ومن قلدهم من جمیع المسلمین ؛ **اما بعد** فقد سرحتُ نظری فی رسالة الشیخ العالم العلامة باقر مشکلات العلوم ؛ و

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اُسے راہ دکھائی جسے اپنے فضل سے توفیق بخشی اور اپنے عدل سے گمراہ کیا جسے چھوڑا۔ اور ایمان والوں کو آسانی کی راہ بخشی۔ اور نصیحت قبول کرنے کے لیے اُن کے سینے کھول دیے۔ تو اللہ عزّوجل پر ایمان لائے زبانوں سے گواہی دیتے اور دلوں سے اخلاص رکھتے اور جو کچھ اُنہیں اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور رسولوں نے دیا اُس پر عمل کرتے ہوئے۔ اور درود و سلام اُن پر جن کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہان کے لیے رحمت بھیجا اور اُن پر اپنی واضح کتاب اتاری جس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے اور بیدینوں کی بیدینی کا باطل کرنا تو اُسے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی سنتوں سے ظاہر فرما دیا جن کی دلیلیں اور حجتیں ظاہر ہیں اور اُن کی آل پر کہ رہنما ہے اور اُن کے صحابہ پر جنہوں نے دین کو مضبوط کیا اور نکوئی کے ساتھ اُن کے پیرووں پر قیامت تک خصوصاً چاروں ائمہ مجتہدین اور اُن سب مسلمانوں پر جو ان کے مقلد ہیں۔ حمد و صلاۃ کے بعد **میں نے اپنی نظر کو جولان دیا** حضرت عالم علامہ کے رسالہ میں جو مشکلاتِ علوم کا کشادہ کرنے والا ہے اور

مبین المنطوق منها والمفہوم ⁂ بتوضیحہ الشافی ⁂ وتقریرہ الکافی ⁂ الشیخ **احمد رضا خان** البریلوی ⁂ المسماۃ **بالمعتمد المستند** حفظ اللہ مُہجتہ ⁂ وادام بَہجتہ ⁂ فوجدتہا شافیۃ کافیۃ فیما ذکر فیہا من الرد علی من ذکر فیہا وہم الخبیث اللعین غلام احمد القادیانی الدجال الکذاب مسیلمۃ اٰخر الزمان ورشید احمد الکنکوہی ⁂ وخلیل احمد الانبہتی واشرفعلی التانوی فہؤلاء ان ثبت عنہم ماذکرہ ہذا الشیخ من ادعاء النبوۃ للقادیانی و انتقاص النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من رشید احمد وخلیل احمد واشرفعلی المذکورین فلا شک فی کفرہم ووجوب قتلہم علی کل من یُمکنہ[1] ذلک قالہ الفقیر الی اللہ تعالیٰ عمر بن حمدان المحرسی ⁂ المالکی خادم العلم بالمسجد النبوی ⁂

(مہر: المحرسی عمر ابن حمدان ۱۳۲۰)

اُن میں ہر منطوق ومفہوم کا اپنی توضیح شافی وتقریر کافی سے ظاہر کردینے والا حضرت **احمد رضا خاں** بریلوی جس کا نام **المعتمد المُستند** ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کی جان کی نگہبانی فرمائے اور اُس کی شادمانی ہمیشہ رکھے تو اُس میں جن لوگوں کا ذکر ہے اُن کے رد میں مَیں نے اُسے شافی و کافی پایا۔ اور وہ لوگ کون ہیں خبیث مردود غلام احمد قادیانی دجّال کذّاب آخر زمانہ کا مسیلمہ اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبہٹی اور اشرفعلی تھانوی تو ان لوگوں سے جب کہ وہ باتیں ثابت ہوں جو فاضلِ مذکور نے ذکر کیں قادیانی کا دعوئ نبوت کرنا اور رشید احمد اور خلیل احمد اور اشرفعلی کا شانِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی تنقیص کرنا تو کچھ شک نہیں کہ وہ کفار ہیں اور جو قتل کا اختیار[1] رکھتے ہیں اُن پر واجب ہے کہ اُن کو سزائے موت دیں۔ کہا اسے اللہ تعالیٰ کے محتاج عمر بن حمدان محرسی مالکی نے کہ مسجد نبوی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم میں علم کا خادم ہے۔

(مہر: عمر ابن حمدان المحرسی ۱۳۲۰)

(۲۹) صورۃ ماکتبہ الفاضل الکامل ⁂ العالم

(۲۹) تقریظ فاضلِ کاملِ عالم باعمل بدول کی

[1] وہم سلاطین الاسلام ۱۲ یعنی سلاطینِ اسلام ۱۲

العامل، الطبیب المداوی، لداء اھل المساوی، السید محمد بن محمد المدنی الدیداوی، تغمدہ اللہ تعالیٰ بالفضل الحاوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، والہ وصحبہ و من والاہ، اما بعد فقد اطلعت علی ما سطرہ العلامۃ النحریر، والدراکۃ الشھیر، الشیخ **احمد رضا خان** فوجدتہ سحرا لاولی الالباب، وتریاقا لکل مسموم حائد عن الصواب، وان قولہ حق، وادلتہ المرسومۃ صدق، فیجب علی کل مسلم العمل بمقتضاھا، وتکون ھجیراہ سرا وجھرا حتی ینال من الخیرات منتہاھا، کتبہ اسیر المساوی، فقیر ربہ محمد بن محمد الحبیب

برائیوں کے طبیب معالج سید محمد بن محمد مدنی دیداوی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم میں اُن کو چھپائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں خدا کو اور درود وسلام خدا کے رسُول اور اُن کے آل واصحاب اور اُن کے سب دوستوں پر۔ حمد وصلاۃ کے بعد میں مطلع ہوا اُس پر جو لکھا علامہ استاذ ماہر نے کہ نہایت ذہن رسا والا نام آور ہے یعنی حضرت **احمد رضا خاں** تو میں نے اُسے پایا عقلمندوں کے لیے سحر حلال اور ہر صواب سے الگ جانے والے زہر دیے ہوئے کے لیے تریاق۔ اور بیشک اُس کی بات سچی ہے اور اُس کی لکھی ہوئی دلیلیں حق ہیں تو ہر **مسلمان پر فرض ہے کہ انہیں دلائل کے حکم پر عمل کرے اور ظاہر وباطن میں وہی اُس کی طبیعت ثانیہ ہو جائے** تاکہ بھلائیوں کی نہایت کو پہنچ جائے۔ اسے لکھا گناہوں کے گرفتار اپنے رب کے محتاج محمد بن محمد حبیب

الدیداوی
عفی عنہ

دیداوی
عفی عنہ نے

(۳۰) صورۃ ماسطرہ ذوالخیر الجاری، والمیر الساری بین الامصار والبراری، احد الاخیار من خیار الباری، الشیخ محمد بن محمد السوسی الخیاری، المدرس بالحرم المختاری، تجلی اللہ تعالیٰ علیہ بشان الغفاری،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ، والصلاۃ والسلام الاتمان الدائمان علی افضل الخلق علی الاطلاق سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ ومن تبعہ فی قولہ وفعلہ، وعلی سائر الانبیاء والمرسلین، وعلی الِ وصحبِ کلٍ اجمعین، وعلی جمیع عباد اللہ الصالحین، اما بعد فقد

(۳۰) تقریظ ایسے فیض و نفع والے کی جو شہروں اور جنگلوں میں جاری و ساری ہے اللہ عزوجل کے نیک بندوں میں سے ایک نیک بندے شیخ محمد بن محمد سوسی خیاری حرم مدینہ طیبہ میں مدرس۔ اللہ تعالےٰ اُن پر اپنی غفاری سے تجلی فرمائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اُسے سب دینوں پر غلبہ دے۔ اور درود وسلام سب سے کامل تر اور ہمیشہ رہنے والے اُن پر جو مطلقاً تمام مخلوقاتِ الٰہی سے افضل ہیں ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل واصحاب پر اور اُن پر جنھوں نے ان کی گفتار و کردار میں پیروی کی اور تمام انبیاء اور رسولوں پر اور اُن سب کے تمام آل واصحاب پر اور اللہ کے سب نیک بندوں پر۔ حمد وصلاۃ کے بعد میں

اطلعت علیٰ هٰذه الرسالة ؛ فی الرد علیٰ اهل الزیغ والکفر والضلالة ؛ التی الفها العالم الفاضل ؛ الانسان الکامل، العلامة المحقق ؛ الفهامة المدقق ؛ حضرة الشیخ **احمد رضاخان** ؛ اصلح الله له الحال والشان ؛ اٰمین ؛ فوجدتها کافیة فی الرد علیٰ هٰؤلاء الزائغین الملحدین المُعْتَدِین علی الله تبارک وتعالیٰ ورسول رب العٰلمین ؛ الذین یریدون ان یطفؤا نور الله بافواههم ویابی الله الا ان یتم نوره ولوکره الکٰفرون ؛ اولٰئک الذین طبع الله علیٰ قلوبهم واتبعوا اهواءهم واصمهم عن الحق واعمیٰ ابصارهم ؛ وزین لهم الشیطان اعمالهم فصدهم عن السبیل فهم لا یهتدون ؛ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ؛ کیف لا وهی موافقة للنصوص الصریحة ؛ المشهورة الصحیحة ؛ فجزی الله مؤلفها عن هٰذه الامة الخیریة الجزاء الاوفی ؛ و

اس رسالہ پر مطلع ہوا جو کجی والے **کافروں گمراہوں** کے رَد میں ہے جسے عالم فاضل انسانِ کامل علامہ محقق فہامہ مدقق حضرت جناب **احمد رضاخان** نے تالیف کیا اللہ اُس کا حال اور کام اچھا کرے۔ الٰہی ایسا ہی کر۔ تو میں نے اُسے پایا کہ اُن کجرودں بیدینوں کے رَد میں شافی وکافی ہے جنہوں نے خود اللہ عزّوجل اور رب العٰلمین کے رسول پر زیادتی کی، جو یہ چاہتے ہیں کہ اپنے مُونہوں سے اللہ کا نور بجھا دیں۔ اور اللہ نہ مانے گا مگر اپنے نور کا پورا کرنا، پڑے بُرا مانا کریں کافر۔ **یہ لوگ وہ ہیں جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مُہر کردی** اور یہ لوگ اپنی خواہش نفسانی کے پیچھے ہیں اور اللہ نے انہیں حق سے بہرا کردیا اور ان کی آنکھیں پھوڑدیں اور شیطان نے اُن کی نظروں میں اُن کے کام اچھے کردکھائے تو اُنہیں راہِ حق سے روک دیا کہ وہ ہدایت نہیں پاتے۔ اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس پلٹے پر پلٹا کھائیں گے۔ کیوں نہ ہو کہ یہ رسالہ صریح ومشہور صحیح نصوص کے موافق ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے مؤلف کو اس بہترین امت سے نہایت کامل جزا عطا فرمائے اور

قربه ومن يلوذ به لديه زلفى ؛ وايد به السنة ؛ وهدم به البدعة ؛ وادام لامة محمد صلى الله تعالى عليه وسلم نفعه ؛ أمين؛

كتبه الفقير
الى الله البارى
محمد بن محمد
السوسى الخيارى؛
خادم
العلم
الشريف
؛

اُسے اور جتنے لوگ اُس کی پناہ میں ہیں اُنھیں اپنے پاس قرب بخشے اور اُس سے سنّت کو قوّت دے اور بدعت کو ڈھائے اور امّت محمّد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے لیے اُس کا نفع ہمیشہ رکھے۔ اے اللہ ایسا ہی کر۔ اسے لکھا

اللہ عزّ وجلّ خالقِ عالم
کے محتاج محمّد بن محمّد
سوسی خیاری نے
کہ علمِ شریف کا
خادم ہے
؛

(۳۱) صورة ماكتبه حائز العلوم النقلية، وفائز الفنون العقلية، الجامع بين شرف النسب و الحسب، وارث العلم والمجد اباً عن اب، المحقق الالمعی، والمدقق اللوذعی، مفتی الشافعية، بالمدينة المحمية، مولنا السيد الشريف احمد البرزنجی، عمت فيوضه كل رومی و زنجی،

(۳۱) تقریظ جامع علوم نقلیہ دا صل فنون عقلیہ جامع شرافت حسب و نسب آبا و اجدا د سے وارث علم و شرف محقق صاحب ذہن نقاد مدقق تیز ذہن مدینہ طیبہ میں شافعیہ کے مفتی مولنا سید شریف احمد برزنجی اُن کا فیض ہر سیاہ و سفید کو شامل ہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی وجب له الكمال المطلق لذاته فی ذاته وصفاته، الذی يسبح له ويقدسه عن كل نقص من فی ارضه وسماواته، وتعالت حقيقته عن الشريك والنظير، فليس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو جسے اپنی ذات سے ہر کمالِ ذاتی و صفاتی لازم ہے وہ جس کی تسبیح کرتا اور ہر نقص سے اُس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ کہ اُس کی زمین اور آسمانوں میں ہے اور اُس کی ذات شریک و مشابہ سے بلند و بالا ہے تو کوئی چیز

كمثله شئ وهو السميع البصير، كلامه
الازلى هو الصدق وعين اليقين ؛ و
قوله الفصل والحق المبين ؛ وافضل
الصلاة والتسليم ؛ واكمل الرحمة
والبركة والتكريم ؛ على سيدنا
ومولينا محمد الذى اصطفاه ربه
على العلمين ؛ واتاه علم الاولين و
الأخرين ؛ وانزل عليه القرأن المجيد،
لا ياتيه الباطل من بين يديه ولا من
خلفه تنزيل من حكيم حميد ؛ وخصه
بالكمالات التى لا تستقصى ؛ وعلمه
المغيبات التى لا تحصى ؛ فهو
افضل الخلق ذاتا وشمائل على الاطلاق؛
واكملهم عقلا وعلما وعملا
بلا شقاق ؛ وختم به النبيين
فلا رسول ولا نبي بعده ؛
وابد شريعته فلا تنسخ
حتى تقوم الساعة و
ينجز الله وعده ؛ واله
الطيبين الطاهرين ؛ واصحابه
المؤيدين بنصر الله على

اُس جیسی نہیں وہی ہے سنتا اور دیکھتا، اور اُس کا
کلام قدیم سچ اور خالص یقین ہے اور اس کا قول
حق و باطل میں فیصلہ فرما دینے والا اور صریح
حق ہے۔ اور سب سے بہتر درود و سلام اور سب سے
کامل تر رحمت و برکت و تعظیم ہمارے سردار و
مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن کو اُن کے
رب نے تمام جہان سے چُن لیا اور اُن کو سب
اگلوں پچھلوں کا علم عطا فرمایا اور اُن پر قرآن عظیم
اُتارا جس کی طرف باطل کو راہ نہیں نہ آگے
سے نہ پیچھے سے، حکمت والے سراہے گئے کا
اتارا ہوا، اور اُنہیں ایسے کمالات کے ساتھ
خاص کیا جن کا احاطہ نہیں ہو سکتا اور انہیں
اتنے غیبوں کے علم دیے جن کا شمار نہیں تو وہ
مطلقاً تمام جہان سے افضل ہیں ذات میں بھی
صفات میں بھی، اور **عقل و علم و عمل میں بلا خلاف**
تمام جہان سے **کامل تر** ہیں اور اُن پر انبیاء کو
ختم فرما دیا پس نہ اُن کے بعد کوئی رسول ہے
نہ نبی، اور اُن کی شریعت کو ابدی کیا تو قیام
قیامت تک منسوخ نہ ہوگی اور اللہ اپنا وعدہ
پورا کرے گا، اور اُن کی ستھری پاکیزہ آل اور
اُن کے اصحاب پر کہ مددِ الٰہی نے دشمنوں پر

عدوھم حتی اصبحوا ظاھرین ؛
امّابعد فیقول المحتاج الیٰ عفو ربه
المنجی ؛ السیّد احمد ابن السید اسمٰعیل
الحسینی البرزنجی ؛ مفتی السادة الشافعیة،
فی مدینة خیر البریة ؛ علیه افضل الصلاة
والتحیة ؛ انی قد وقفت ایھا العلامة
النحریر؛ والعَلَم الشھیر؛ ذوالتحقیق
والتحریر؛ والتدقیق والتحبیر؛ عالم اھل
السنّة والجماعة ؛ جناب الشیخ **احمد رضا**
خان البریلوی ادام الله توفیقه وارتفاعه،
علیٰ خلاصة من کتابك المسمّٰی بالمعتمد المستند؛
فوجدتھا علیٰ اکمل الدرجات من حیث
الاتقان والمنتقد ؛ وقد ازلتَ بھا الاذیٰ عن
طریق المسلمین ؛ ونصحتَ فیھا لِلّٰه ورسوله
ولائمة الدین ؛ واثبتَّ فیھا براھین الحق
الصحیحة ؛ وامتثلت فیھا قوله صلی الله
تعالیٰ علیه وسلم الدین النصیحة ؛
فھی وان کانت غنیّة عن الاطراء
والتبجیل ؛ والثناء الجمیل ؛ لکنی احببتُ
ان اجاریھا فی رھانھا ؛ واجلُوَ
عن بعض الوجوہ فی مضمار

جن کی تائید فرمائی یہاں تک کہ وہی غالب
ہوئے۔ حمد وصلاۃ کے بعد کہتا ہے وہ جو اپنے
رب نجات دہندہ کے عفو کی طرف محتاج ہے
سیّد احمد بن سیّد اسماعیل حسینی برزنجی کہ سرورِ عالم
صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مدینہ طیّبہ میں شافعیہ کا
مفتی ہے اے علّامہ کمال ماہر مشہور و مشتہر
صاحب تحقیق و تنقیح و تدقیق و تزیین عالم اہلِ سنّت و
جماعت جناب حضرت **احمد رضا خاں بریلوی**
اللہ تعالیٰ اُس کی توفیق اور بلندی ہمیشہ رکھے۔
میں آپ کی کتاب المعتمد المستند کے خلاصہ پر
واقف ہوا تو میں نے اُسے مضبوطی اور پرکھ کے
اعلیٰ درجے پر پایا۔ اُس کے سبب آپ نے
مسلمانوں کی راہ سے ہر تکلیف دِہ چیز ہٹادی
اور اس میں آپ نے اللہ اور رسول اور ائمۂ دین
کی خیرخواہی کی اور آپ نے اُس میں حق کی ٹھیک
دلیلوں سے ثبوت دیا اور اُس میں آپ نے
رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد
کی تعمیل کی کہ دین خیرخواہی ہے تو آپ کی تحریر
اگرچہ مداحی اور تعظیم اور اچھی تعریف سے بے نیاز ہے
مگر مجھے پسند آیا کہ اُس کی جولان گاہ میں میں بھی اس کا
ساتھ دوں اور اُس کے بیانِ روشن کے میدان میں

تبیانہا ، لکی اشارک صاحبہا فیما استوجبہ من الحظ الجمیل ، والاجر المدخر عند اللہ والثواب الجزیل

فاقول اما ماذکر عن غلام احمد القادیانی من دعواہ مماثلۃ المسیح ودعواہ الوحی الیہ والنبوۃ وتفضیلہ علی کثیر من الانبیاء وغیر ذلک من الاباطیل التی تمجہا الاسماع ، وینفر عنہا مستقیم الطباع ، فہو فی ذلک اخو مسیلمۃ الکذاب ، واحد الدجالین بلا ارتیاب ، لایقبل اللہ منہ علما ولا عملا ولا قولا ، ولا صرفا ولا عدلا ، لانہ قد مرق عن دین الاسلام مروق السہم عن الرمیۃ ، وکفر باللہ ورسولہ وایاتہ الجلیۃ ، فیجب علی کل مؤمن یخشی اللہ وعذابہ ، ویرجو رحمتہ وثوابہ ، ان یتجنبہ واحزابہ ، وان یفر منہ فرارہ من الاسد والمجذوم ،

بعض اور وجوہ ظاہر کروں تاکہ میں مصنف رسالہ کا شریک ہو جاؤں اُس اچھے حصہ میں جو اس نے اپنے لیے واجب کرلیا اور اُس اجر اور عمدہ ثواب میں جو اللہ عزّوجل کے پاس ذخیرہ ہے ۔ تو میں کہتا ہوں وہ جو غلام احمد قادیانی کے اقوال ذکر کیے کہ مثیل مسیح ہونے اور اپنی طرف وحی آنے اور نبی ہونے اور بہتیرے انبیاء سے اپنے افضل ہونے کا دعوٰی کرتا ہے اور اس کے سوا اور باطل باتیں جنہیں سُنتے ہی کان پھینکدیں اور راستی والی طبیعتیں اُن سے نفرت کریں، تو وہ ان باتوں میں مسیلمہ کذّاب کا بھائی ہے اور بلا شُبہہ دجّالوں میں کا ایک ہے اللہ تعالیٰ نہ اس کا علم قبول کرے نہ عمل نہ کوئی قول نہ فرض نہ نفل ۔ اس لیے کہ وہ دینِ اسلام سے نکل گیا جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانے سے ۔ اور اللہ اور اُس کے رسول اور اُس کی روشن آیتوں کے ساتھ کفر کیا ۔ تو واجب ہے ہر مسلمان پر جو اللہ اور اس کے عذاب سے ڈرے اور اس کی رحمت اور ثواب کا امیدوار ہو کہ اُس سے اور اُس کے گروہ سے پرہیز کرے اور اُس سے ایسا بھاگے جیسا شیر اور جذامی سے بھاگتا ہے

لان قربه داء سار وبلاء جار و
شوم ؛ وکل من رضی بشئ من
مقالاته الباطلة او استحسنه او
اتبعه علیها فهو کافر فی ضلال مبین،
اولئک حزب الشیطن الا ان
حزب الشیطن هم الخسرون ؛
لانه قد علم بالضرورة من
الدین ؛ ووقع الاجماع من
اول الامة الی اخرها بین
المسلمین ؛ علی ان نبینا محمدا صلی
اللہ تعالی علیہ وسلم خاتم النبیین
واخرهم لا یجوز فی زمانه ولا
بعده نبوة جدیدة لاحد من
البشر ؛ وان من ادعی ذلک فقد
کفر ؛ واما الفرقة المسماة بالامیریة
والفرقة المسماة بالنذیریة والفرقة
المسماة بالقاسمیة وقولهم لو فرض
فی زمنه صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
بل لو حدث بعده نبی جدید لم یخل
ذلک بخاتمیته الخ فهو قول صریح فی
تجویز نبوة جدیدة لاحد بعده و

اس واسطے کہ اُس کے پاس پھٹکنا سرایت
کر جانے والا مرض اور چلتی ہوئی بلا و نحوست ہے
اور جو کوئی اُس کی باطل باتوں میں سے کسی
بات پر راضی ہو یا اُسے اچھا جانے یا اُس میں
اُس کی پیروی کرے تو وہ بھی کافر کھلی گمراہی
میں ہے۔ یہی لوگ شیطان کے گروہ ہیں شیطان
ہی کے گروہ زیاں کار ہیں۔ اس لیے کہ دین سے
بالضرورۃ متیقن ہے اور تمام اُمّتِ اسلام کا
اوّل سے آخر تک اجماع ہے کہ ہمارے نبی
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب انبیاء کے خاتم
اور سب پیغمبروں سے پچھلے ہیں نہ اُن کے
زمانہ میں کسی شخص کے لیے نئی نبوت ممکن نہ
اُن کے بعد۔ اور جو اس کا ادّعا کرے وہ
بے شبہہ کافر ہے۔ اور رہے امیر احمد اور
نذیر حسین اور قاسم نانوتوی کے فرقے اور اُن کا
کہنا کہ "اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
زمانہ میں کوئی نبی فرض کیا جائے بلکہ اگر حضور کے
بعد کوئی نبی پیدا ہو تو اس سے خاتمیت محمدیہ
میں کوئی فرق نہ آئے گا" الخ تو اس قول سے
صاف ظاہر ہے کہ یہ لوگ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے بعد کسی کو نبوتِ جدیدہ ملنی جائز مان رہے ہیں اور

لاشك ان من جوز ذلك فهو كافر باجماع علماء المسلمين ۔ وهم عند الله من الخٰسرين۔ وعليهم وعلى من رضى بمقالتهم تلك ان لم يتوبوا غضبُ الله ولعنته الى يوم الدين۔ واما الفرقة الوهابية الكذابية اتباع رشيد احمد الكنكوهى القائل بعدم تكفير من يقول بوقوع الكذب من الله بالفعل تعالى الله عما يقولون علوا كبيرا فلاشك ايضاً ان من يقول بوقوع الكذب من الله تعالى كافر معلوم كفره من الدين بالضرورة ومن لا يكفره فهو شريكه فى الكفر لان القول بوقوع الكذب من الله تعالى يؤدى الى ابطال جميع الشرائع المنزلة على نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم و على مَنْ قبله من الانبياء والمرسلين لان القول بذلك مستلزم لعدم الوثوق بشئ من الاخبار التى اشتملت عليها كتب الله المنزلة فلا يتصور مع ذلك ايمان وتصديق جازم بشئ منها مع ان شرط الايمان وصحته التصديق الجازم

کچھ شک نہیں کہ جو اسے جائز مانے وہ باجماعِ علمائے امت کافر ہے اور اللہ کے نزدیک زیاں کار۔ اور ان لوگوں پر اور جو ان کی اس بات پر راضی ہو اُس پر اللہ کا غضب اور اُس کی لعنت ہے قیامت تک، اگر تائب نہ ہوں۔ اور وہ جو طائفہ وہابیہ کذابیہ رشید احمد گنگوہی کا پیرو ہے جس کا قول ہے کہ " اللہ تعالیٰ سے وقوعِ کذب بالفعل ماننے والے کو کافر نہ کہنا چاہیے"۔ اللہ نہایت بلند ہے اُن کی باتوں سے۔ تو کوئی شبہہ نہیں کہ جو باری تعالیٰ سے وقوعِ کذب بالفعل مانے کافر ہے اور اُس کا کفر دین کی اُن بدیہی باتوں سے ہے جو خاص وعام کسی پر مخفی نہیں اور جو اُسے کافر نہ کہے وہ کفر میں اُس کا شریک ہے کہ اللہ عزّ وجلّ سے وقوعِ کذب ماننا اُن سب شریعتوں کے ابطال کا باعث ہوگا جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن سے اگلے انبیاء و مرسلین پر اتاری گئیں کہ اس سے لازم آئے گا کہ دین کی کسی خبر پر اعتبار نہ کیا جائے جن پر اللہ کی اتاری ہوئی کتابیں مشتمل ہیں اور اس حالت میں نہ ایمان معقول نہ ان میں کسی کی یقینی تصدیق متصور حالانکہ ایمان اور صحتِ ایمان کی شرط یہی ہے کہ پورے یقین کے

بجمیع ذلك قال الله تعالیٰ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳۷﴾ ولان الرسل کلهم اجمعین قد اتفقوا علی صدقه سبحٰنه وتعالیٰ فی جمیع کلامه فحینئذ یکون القول بوقوع الکذب من الله تعالیٰ تکذیبا لجمیع الرسل ولا شك فی کفر من یکذبهم ولا یلزم فی ذلك دور بین تصدیق الرسل لله

ساتھ اُن سب خبروں کی تصدیق کی جائے۔ اللہ عزوجل اپنے بندوں سے فرماتا ہے یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اُس پر جو ہماری طرف اتارا گیا اور جو اُتارا گیا ابراہیم واسمٰعیل و اسحٰق ویعقوب اور بنی اسرائیل کی شاخوں کی طرف اور اُس پر جو کچھ عطا کیے گئے موسیٰ اور عیسیٰ اور جو کچھ اور نبی اپنے رب کے پاس سے دیے گئے ہم اُن میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے اور ہم اُس کے حضور گردن رکھے ہوئے ہیں تو یہ یہود ونصاریٰ وغیرہم تمہارے مخالفین اگر اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم لائے جب تو راہ پاگئے اور اگر مُنہ پھیریں تو وہ بڑے جھگڑالو ہیں تو اے نبی قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے اُن کے شر سے کفایت کرے گا۔ اور وہی ہے سُننے اور جاننے والا۔ اور اس لیے کہ تمام انبیائے کرام علیہم الصّلاۃ والسّلام کا اتفاق ہے کہ اللہ سبحٰنہٗ وتعالیٰ اپنے جمیع کلام میں سچا ہے تو حق سبحٰنہٗ وتعالیٰ سے وقوع کذب ماننا اللہ تعالیٰ کے تمام رسولوں کی تکذیب ہوگا۔ اور انبیاء علیہم الصّلاۃ والسّلام کے جھٹلانے والے کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ اور اس میں اس بنا پر کہ رسولوں نے اللہ تعالیٰ کی

تعالیٰ وتصدیق اللہ للرسل بالمعجزات لان التصدیق بالمعجزات تصدیق بالفعل وتصدیق الرسل للہ تعالیٰ تصدیق بالقول فانفکت الجھتان کما وضحہ صاحب المواقف واما استناد ھٰذہ الفرقۃ الضالۃ فی تجویز الکذب علی اللہ سبحٰنہ وتعالیٰ عما یقولون علوا کبیرا الیٰ تجویز بعض الائمۃ الخُلفَ فی وعید اللہ لِلعُصاۃ فھو استناد باطل لان کل اٰیۃ ونص شرعی مشتملٍ علی وعید لبعض العصاۃ اذا کان ذٰلک الوعید فی تلک الاٰیۃ او النص مطلقا فھو مقید بمشیۃ اللہ تعالیٰ بلا ریب لقولہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ اما بالنظر الیٰ کلامہ النفسی الازلی فلانہ

تصدیق کی اور اللہ عزّوجلّ نے معجزات عطا فرما کر اُن کی تصدیق فرمائی، کسی شئی کا اپنے نفس پر موقوف ہونا لازم نہ آئے گا اس لیے کہ اللہ عزّوجلّ نے جو انبیاء علیہم الصّلاۃ والسّلام کی تصدیق معجزات سے فرمائی وہ ایک فعل کے ساتھ تصدیق ہے (کہ اظہار معجزہ فعلِ الٰہی ہے) اور رسولوں کا اللہ عزّوجلّ کی تصدیق کرنا قول سے ہے تو جہتیں جُدا ہوگئیں جیسا کہ صاحبِ مواقف نے اس کی توضیح کی۔ اور وہ جو اس گمراہ فرقے نے مسئلہ امکانِ کذب میں جس سے اللہ پاک و برتر اور بہت بلند ہے، اِس کی سند لی ہے کہ بعض ائمہ جائز رکھتے ہیں کہ گنہگار کو بخش دے اور عذاب نہ کرے، اُن کی یہ سند باطل ہے اس لیے کہ ہر آیت یا نص شرعی کہ بعض گنہگاروں کے لیے کسی وعید پر مشتمل ہو اگر وہ وعید اُس آیت یا نص میں بظاہر مطلق بھی چھوڑی گئی ہو تو بلا شبہ وہ حقیقۃً مشیّتِ الٰہی کے ساتھ مقید ہے کہ اللہ عزّوجلّ خود فرماتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ کفر کو نہیں بخشتا اور اس کے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے گا بخش دے گا۔ اگر اللہ عزّوجلّ کے کلام نفسی قدیم کی طرف دیکھو تو وہاں تو اِس

عہ پ ۵ ع ۴، پ ۵ ع ۱۵-

صفة واحدة فالقيد والمقيد فيها مجتمعان
ازلا وابدا لا يفترقان واما بالنظر للوحي
المنزل فالاطلاق والقيد يفترقان بحسب
تعدد الأيات وافتراقها وكل مطلقٍ فيها
محمول على المقيد منها كما هي القاعدة الاصولية
فكيف يُتصور مع هذا لزوم القول بالكذب
على الله جلّ شأنه عند من يقول بجواز
خُلف الوعيد والله المستعان على ما يصفون
واما قول رشيد احمد الكنكوهي المذكور
في كتابه الذي سماه بالبراهين القاطعة
ان هذه السعة في العلم ثبتت
للشيطان وملك الموت بالنص واي نص
قطعي في سعة علم رسول الله صلى الله
تعالى عليه وسلم حتى تُردّ به النصوص
جميعا ويُثبت شرك الخ فهو كفر
من وجهين الوجه الاول انه
صريح في ان ابليس واسع
العلم دونه صلى الله
تعالى عليه وسلم
وهذا استخفاف صريح
به صلى الله تعالى عليه

مطلق کا مقید ہونا یوں ظاہر ہے کہ وہ ایک
صفت بسیط ہے تو اُس میں قید و مقید
ازل تا ابد ہمیشہ مجتمع ہیں جن میں کبھی جدائی نہیں
اور اگر اُس اُتاری ہوئی وحی کی طرف نظر کرو تو
اُس میں از آنجا کہ آیات متعدد و جُدا جُدا ہیں
قید و اطلاق الگ الگ ہوں گے مگر اُن میں جو
مطلق ہے مقید پر محمول ہے جیسا کہ اصول کا
قاعدہ ہے۔ ان وجوہ کے ہوتے ہوئے
کس طرح متصور ہو سکتا ہے کہ اللہ عزوجل کے
کذب کا قول خلفِ وعید جائز ماننے والوں پر
لازم آئے۔ اور اللہ عزوجل سے مدد مطلوب ہے
اِن لوگوں کی باتوں پر۔ اور وہ جو رشید احمد
گنگوہی نے اپنی کتاب براہین قاطعہ میں لکھا ہے
کہ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے
ثابت ہوئی فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے
کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک
ثابت کرتا ہے۔ تو رشید احمد مذکور کا یہ کہنا
دو وجہ سے کفر ہے۔ ایک یہ کہ اس میں اس کی
تصریح ہے کہ ابلیس کا علم وسیع ہے نہ کہ حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا۔ اور یہ صاف صاف
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان

وسلم والوجه الثانی انه جعل اثبات
سعة العلم لرسول الله صلی الله تعالیٰ
علیه وسلم شرکا وقد نص ائمة
المذاهب الاربعة علی ان من استخف
برسول الله کافر وان من جعل ماهو
من الایمان شرکا وکفرا کافر واما
قول اشرفعلی التانوی ان صح الحکم
علی ذات النبی المقدسة بعلم
المغیبات کما یقول به زید
فالمسئول عنه انه ماذا اراد بهذا
ابعض الغیوب ام کلها فان اراد
البعض فای خصوصیة فیه لحضرة
الرسالة فان مثل هذا العلم حاصل
لزید وعمرو بل لکل صبی ومجنون
بل لجمیع الحیوانات والبهائم الخ
فحکمه ایضا انه کفر صریح بالاجماع
لانه اشد استخفافا برسول الله صلی
الله تعالیٰ علیه وسلم من مقالة رشید احمد
السابقة فیکون کفرا بطریق الاولیٰ وموجبا
لغضب الله ولعنته الی یوم الدین
فهم جدیرون بقوله تعالیٰ قل

گھٹاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ اُس نے حضور
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کی
وسعت ماننے کو شرک ٹھہرایا۔ اور چاروں مذہب
کے اماموں نے تصریحات فرمائی ہیں کہ نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس
گھٹانے والا کافر ہے اور یہ کہ جو کوئی ایمان کی
کسی بات کو شرک و کفر ٹھہرائے وہ کافر ہے۔
اور وہ جو اشرفعلی تھانوی نے کہا کہ آپ کی
ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ
زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس
غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب۔ اگر بعض
علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا
تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید و عمرو بلکہ
ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے
حاصل ہے تو اُس کا حکم بھی یہی ہے کہ **وہ
کھلا ہوا کفر ہے بالاتفاق**۔ اس لیے کہ
اس میں رشید احمد کے اُس قول سے بھی زیادہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیصِ شان ہے
تو بدرجۂ اولیٰ کفر ہوگا اور قیامت تک اللہ تعالیٰ
کے غضب اور لعنت کا موجب۔ **تو یہ لوگ
اس آیۂ کریمہ کے سزاوار ہیں** کہ اے نبی!

اَبِاللّٰہِ وَاٰیٰتِہٖ وَرَسُوْلِہٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ[ط] هٰذا حكم هؤلاء الفرق والاشخاص ان ثبتت عنهم

هٰذه المقالات الشنيعة

فنسأل الله الحنان المنان ؛ ان يُثَبِّتَنَا على الايمان ؛ والتمسك بسنّة سيد وُلْدِ عدنان ؛ وان يحفظنا من نزغات الشيطان ؛ ووساوس النفوس واوهامها الباطلة مدى الازمان ؛ وان يجعل ماوىنا فى فسيح الجنان ؛ وصلى الله تعالى وسلّم وبارك على سيدنا محمّد سيّد الانس والجان ؛ والحمد لله رب العٰلمين ؛ امر بكتابته المحتاج الى عفو ربه المنجي ؛ السيد احمد ابن السيد اسمٰعيل الحسيني البرزنجي ؛ مفتي السادة الشافعية ؛ بمدينة خير البرية ؛ عليه افضل الصلاة والتحية ؛

(مہر: البرزنجی احمد السید)

ان سے فرمادے کیا اللہ اور اُس کی آیتوں اور اُس کے رسول کے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے۔ بہانے نہ بناؤ۔ تم کافر ہوچکے اپنے ایمان کے بعد۔ یہ حکم ہے اِن فرقوں اور اِن شخصوں کا اگر اُن سے یہ **شنیع باتیں** ثابت ہوں تو اللہ بڑے رحم والے بڑے احسان والے سے ہم سوال کرتے ہیں کہ ہمیں ایمان پر قائم رکھے اور سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنّت کا دامن ہمارے ہاتھ سے کبھی نہ چھڑائے اور شیطان کے جھٹکوں اور نفس کے وسوسوں اور اُس کے باطل وہموں سے ہمیں ہمیشہ محفوظ رکھے ہمارا ٹھکانا وسیع جنّت میں کرے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمّد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرور انس وجان پر درود بھیجے۔ اور سب خوبیاں خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے اس کے لکھنے کا حکم دیا اُس نے جو اپنے رب نجات دہندہ کے عفو کا محتاج ہے سید احمد ابن سید اسمعیل حسینی برزنجی جو حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے مدینہ شریف میں شافعیہ کا مفتی ہے

(مہر: البرزنجی احمد السید)

ع۔ پ۱۰ ع۱۴۔ التوبة۔

۳۲

صورۃ ما رقمہ الفاضل الشہیر، من ھو فی بلاد الفہم کامیر، وسلطان العلم مثل وزیر، مولنا الشیخ محمد العزیز الوزیر، المالکی المغربی الاندلسی ؛ المدنی التونسی ؛ حفظہ اللہ تعالیٰ عن کل مایسیٔ ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ المنعوت بصفات الکمال ؛ الواجب تقدیسہ وتنزیھہ عما لایلیق فی الاعتقاد والمقال ؛ والصلاۃ والسلام علیٰ نبیہ ومصطفاہ ؛ وحبیبہ وخیرتہ من خلقہ ومجتباہ ؛ المبرء من کل ما یشین ؛ المستوجب من ینقصہ کل ھوان ثم عذاب مھین ؛ وعلیٰ الہ وصحبہ ھداۃ الانام ؛ الناقلین من دینہ القویم ما تندفع بہ النزغات وترھات الاوھام ؛ وکل ذلک

۳۲

تقریظ فاضلِ نامور جو کشورِ فہم میں مثل حاکم ہیں اور سلطانِ علم کے لیے بجائے وزیر مولنا حضرت محمد عزیز وزیر مالکی مغربی اندلسی مدنی تونسی۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہر بدی سے محفوظ رکھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد اُس خدا کو جو صفات کمال کے ساتھ موصوف ہے۔ دل کے اعتقاد اور زبان کے قول میں ہر ناسزا باتوں سے اُس کی شان کو منزہ جاننا اور پاکی بولنا فرض ہے۔ اور اللہ تعالیٰ درود بھیجے اپنے نبی اور اپنے چُنے ہوئے اور اپنے پیارے اور تمام مخلوق میں سے اپنے پسندیدہ اور اپنے برگزیدہ پر جو ہر عیب سے منزہ ہیں۔ جو اُن کی تنقیصِ شان کرے دنیا میں ہر خواری اور آخرت میں ذلت دینے والے عذاب کا مستحق ہے۔ اور اُن کے آل و اصحاب رہنمایانِ خلق پر کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دینِ صحیح سے اُن باتوں کی روایت کرنے والے ہیں جن سے شیطانی جھگڑے اور وہموں کی بناوٹیں دفع ہو جائیں۔ یہ سب

ع۔ اندلس بفتح الہمزۃ وبضم الدال واللام ق صفحہ ۱۹۷ ۔ تونس : بالضم وکسر النون : قاعدۃ بلاد افریقیۃ ق صفحہ ۲۱۸ ۱۲ ن

من معجزاته علی ممر الدهور والاعوام ؛ امّابعد فقد طالعت ماحرر فی هاته الرسالة السنيّة ؛ من فضائح هاته الفرق وضلالاتهم الابليسية؛ وقضيت من ذلك العجب ؛ كيف زخرف لهم الشيطان ما اراد وبلغ منهم الارب ؛ واختلق لهم انواعا من الكفر فهم فيها يعمهون ؛ وتفننوا فی سلوكها فهم من كل حدب ينسلون ؛ حتی اعتدوا علی جانب الرب الكريم وسلكوا مسلكا خبيثا ؛ ومن اصدق من الله حديثا ؛ وتجرءوا علی خاتم رسله المنتخب من صميم الصميم ؛ المنزل عليه وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ؛ وما سطر بعدها من الفتاوی والاجوبة المرضية المجتثة لتلك الاباطيل من اصلها ؛ الطاعنة بسنان الحق ورماح الفصل

حضورِ اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے معجزوں سے ہیں کہ زمانوں اور برسوں کے گزرنے تک رہیں گے۔ حمد وصلاۃ کے بعد جو کچھ اس رسالۂ پرنور میں اُن فرقوں کی رسوائیاں اور اُن کی شیطانی گمراہیاں لکھی ہیں میں نے دیکھیں۔ مجھے اس سے سخت ہی اچنبا ہوا کہ شیطان نے اپنی خواہشوں کو اُن کے سامنے کیسا کچھ آراستہ کیا اور اُن میں اپنی مراد کو پہنچ گیا اور طرح طرح کے کفر اُن کے لیے گڑھے تو وہ اُن میں اندھے ہو رہے ہیں اور وہ اُن کفروں کی راہ میں قسم قسم کے ہو گئے تو وہ ہر اونچی طرف سے ڈھال کی طرف ڈھلک رہے ہیں یہاں تک کہ خود ربِّ کریم کی بارگاہ میں حملہ کر بیٹھے اور نہایت گندی راہ چلے۔ اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچّی ہے۔ اور اُن پر جرأت کی جو سب رسولوں کے خاتم اور خالص در خالص سے چُنے ہوئے ہیں جن پر یہ خطاب اترا کہ بیشک تم عظیم خُلق پر ہو۔ نیز میں نے وہ فتاویٰ اور پسندیدہ جواب دیکھے جو اُس رسالہ کے اخیر میں لکھے گئے جنہوں نے اُن باطل اقوال کو جڑ سے اُکھیڑ کر پھینک دیا اور حق کے بھالے اور ٹھیک فیصلے کے نیزے

فی اعناقها ونحرها ؛ فذهبت هباء منثورا لا یذکر ؛ وانی لظلام الدیجور بقاء مع الصبح المنیر الابهر ؛ سیما مانقحه وهذبه صاحب الرایة العِلمیة ؛ حامل لواء مذهب ابن ادریس بالدیار الطیبة الزکیة ؛ مفتی الانام ؛ قدوة العلماء الاعلام ؛ الاتی من البراعة والبلاغة فی کل منزَع لطیف ؛ شیخنا واستاذنا سیّدی احمد البرزنجی الشریف ؛ جزی الله جمیعهم خیر الجزاء ؛ ومنحهم بِرّه الجزیل الاوفی ؛ فلم یبق لمثلی مقال ؛ وانی لا اذکر مع الرجال ؛ وهل یذکر مع الصقر الفراش ؛ او یقاس مرأی الفرس بنظر الخُفّاش ؛ لکن خشیت من عدم الاجابة لهذا الشان ؛ وان کنت بعید الشأو عن فُرسان هذا المیدان ؛ ورجوت ان تنالنی مع هؤلاء الفحول بهم صُبابة ؛ وافوز بالقِدْح المُعلّٰی فی زمرة تلك العِصابة ؛ وانتظم فی سِلك من انتضی سیفه نصرة للدین ؛ والله یهدی

اُن باطل باتوں کی گردنوں اور سینوں پر مارے کہ وہ تباہ و برباد گئیں جن کا نام نشان نہ رہا ۔ اور اندھیری رات کی تاریکی صبح روشن درخشندہ کے سامنے کہاں ٹھہر سکتی ہے خصوصًا وہ تحریر جسے مہذب و منقح کیا علم کے نشان بردار پاکیزہ ستھرے شہروں میں مذہب امام شافعی کے علم بردار مفتی جہاں پیشوائے علمائے مشاہیر نے جو متحیر کر دینے والے کمال اور رسائی کلام میں ہر پاکیزہ مقصد کو پہنچے ہمارے شیخ اور استاذ سید احمد برزنجی شریف ۔ اللہ تعالیٰ اُن سب کو سب سے بہتر جزا عطا فرمائے اور انہیں اپنا احسانِ کثیر نہایت کامل بخشے ۔ تو اب مجھ جیسے کے لیے کیا کہنے کے لیے رہ گیا ہے کہ مردانِ میدان میں میرا شمار نہیں اور کیا باز کے ساتھ پتنگا ذکر کیا جائے گا یا گھوڑے کی صورت چمگادڑ کی نظر سے قیاس کی جائے گی ۔ مگر مجھے اس معاملہ میں جواب نہ دینے سے خوف آیا اگرچہ میں اس میدان کے سواروں کی تیز گامی سے دور ہوں اور میں نے امید کی کہ ان مردانِ میداں کے ساتھ مجھے بھی بچا ہوا پانی پہنچے اور اس جماعت کے گروہ میں سبقت کا بڑا حصہ پاؤں اور اُن لوگوں کی لڑی میں گندھوں جنھوں نے دین کی مدد کو اپنی تلوار کھینچی ۔ اور اللہ حق کی راہ

ع ۔ لہ القدح المعلی : الحظ الاوفی ۱۲ منہ

للحق وبه استعين ؛ فاقول مُقتفيا سبيل شيخنا المذكور ؛ ضاعف الله للجميع الاجور ؛ فيما نقّحه من التحرير و التاصيل ؛ وهذّبه من التفريع و التفصيل ؛ اِن انطباق الكليات على الجزئيات وادخال هٰؤلاء الفرق تحت قواعد الشريعة المطهرة وتنزيلَ الاحكام بمقتضاها قد حرّره سادتنا بالاجوبة المذكورة بما لامزيد عليه ولا ارتياب ولا شك فيه وانما القصد جَلْبُ[ع] بعض نصوص توجب الاعتضاد ؛ وتُحكِم اَساس البُنْيان والله ولى الارشاد ؛ قال عياض من ادعى الوحى اليه اوالنبوة وما اشبه ذٰلك فهو كافر حلال[له] الدم قال ابن القاسم فيمن تنبّأ و

دکھاتا ہے اور میں اسی سے مدد چاہتا ہوں تو اپنے استاذ مذکور کی پیروی راہ کرتا ہوا کہتا ہوں اللہ تعالٰی اُن سب کے اجر دوچند کرے اُس تنقیح میں جو انھوں نے تخلیص مطلب و تقریر اصول میں کی اور نتائج اور مفصّل بیان کرنے کو آراستگی دی یہ کہ کلیات کا جزئیات پر منطبق کرنا اور ان فرقوں کا قواعدِ شرعیہ کے نیچے لانا اور احکام کا اُن کے محلِ اقتضا پر نازل کرنا یہ سب کام تو ہمارے سرداروں نے ان جوابوں میں کر دکھائے ایسے کہ نہ اُن پر افزونی کی جگہ ہے نہ اُس میں شک و شبہہ کو راہ ہے اور میرا مقصد صرف اتنا ہے کہ بعض نصوص لے آؤں جن سے تائید ہو اور عمارت کی نیو مضبوط کردیں۔ اور اللہ ہدایت کا مالک ہے۔ امام قاضی عیاض نے فرمایا جو اپنی طرف وحی آنے یا نبوت یا اس کے مثل کسی بات کا دعوٰی کرے وہ کافر ہے اُس کا خون[له] حلال۔ امام ابن القاسم نے فرمایا۔ جو نبی بنے اور

[ع] جَلْباً وجَلَباً (ض ن) ق۔ جَلَباً وجُلْباً (ن) الشیٔ: ساقه من موضع الی آخر ۱۲ ۔ ن

[له] قد تقدم مرارا ان الائمة ذكروا هذه الاحكام لسلطان الاسلام ايد الله نصره فان قتل احد او اجراء الحد عليه انما هو له واليه وعلى العلماء اظهار مكائدهم ورد مفاسدهم وابطال عقائدهم وعلى العوام الفرار منهم و الاحتراز عن مخالطتهم وسماع مغالطتهم والله الموفق اه مصححه ترجمہ بارہا گزر چکا کہ ائمہ نے یہ احکام سلطانِ اسلام کے لیے ذکر فرمائے ہیں اللہ تعالٰی اس کی مدد کو قوت دے اس لیے کہ کسی کو قتل کرنا یا اس پر حد جاری کرنا خاص بادشاہ ہی کے لیے ہے اور اُسی کو اس کا اختیار ہے۔ علماء پر یہ لازم ہے کہ اُن کے مکر کھولیں ان کے عقائد کا رد کریں ان کے فسادوں کو دور فرمائیں اور عوام پر یہ لازم ہے کہ ان سے بھاگیں ان سے میل جول نہ کریں ان کی دھوکے والی باتیں نہ سنیں اور اللہ توفیق دینے والا ہے ۱۲ مصحح

زعم انہ یوحیٰ الیہ انہ کالمرتد دعا الیٰ ذلک سرا او جھرا واستظھر ابن رشید وارتضاہ ابو المودۃ خلیل فی توضیحہ انہ یقتل دون استتابۃ حیث اسر لاما اذا جھر وقال فی المختصر عطفا علیٰ مایوجب الردۃ او اعلن بتکذیبہ او تنبأ الا ان یسر علی الاظھر وحکم من سب عیاذا باللہ الجناب النبوی الرفیع او عابہ او الحق بہ نقصا فی نفسہ او نسبہ او دینہ او شبھہ علیٰ طریق السب والازراء علیہ والتصغیر لشانہ والعیب لہ فھو ساب لہ حکمہ القتل قال ابوبکر بن المنذر اجمع عوام اھل العلم علیٰ ان

کہے کہ میری طرف وحی آتی ہے وہ مرتد کی طرح ہے، خواہ اپنی طرف لوگوں کو پوشیدہ دعوت کرے یا علانیہ۔ اور ابن رشید نے اسے ظاہر بتایا۔ اور ابو المودہ خلیل نے کتاب التوضیح میں اسے پسند کیا کہ سُلطانِ اسلام ایسے شخص کو بے توبہ لیے قتل کردے جب کہ یہ دعویٰ پوشیدہ کرتا ہو نہ جب کہ اعلان کرے اور مختصر میں اُن چیزوں کے بیان میں جو آدمی کو مرتد کردیتی ہیں اسے بھی گِنا کہ علانیہ نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرے یا نبی بنے مگر اُس حالت میں کہ اعلان نہ کرتا ہو اُس قول پر جو زیادہ ظاہر ہے۔ اور جو شخص معاذ اللہ نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ رفیع میں بدگوئی کرے یا عیب لگائے یا حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کسی نقص کی نسبت کرے حضور کی ذات خواہ نسب خواہ دین میں، یا حضور کو بُرا کہنے اور تنقیص شان کرنے اور شانِ اقدس کو چھوٹا بتانے اور عیب لگانے کے طور پر کوئی تشبیہ دے تو وہ بھی حضور کو گالی دینے والا ہے اِن سب کا حکم یہ ہے کہ سلطانِ اسلام اُنہیں قتل کرے۔ ابوبکر بن المنذر نے کہا کہ عام علماء کا اجماع ہے کہ

حکمَ السابِ لمن ذکر یقتل[1] وممن
قال بذلك مالك والليث
واحمد واسحق وهو مذهب
الشافعي وقال محمد بن سُحنُون
اجمع العلماء ان الشاتم
المتنقِّص لمن ذکر کافر
والوعيد جار عليه بعذاب
الله وحكمه عند الامّة
القتل[1] ومن شك في كفره
وعذابه كفر والنصوص
عن مالك من رواية
ابن القاسم وابي مصعب
وابن ابي اويس ومطرف
وغيرهم مشحونة بها
امهاتُ كتب المذهب ككتاب
ابن سحنون والمبسوط والعتبية
وكتاب محمّد بن الموّاز وغيرها
بان حكم من شتم اوعاب او
تنقص القتل[1] مسلما كان اوكافرا
ولا يستتاب ونص عياض ان مِمّا
يلحق في الحكم بمن ذکر ان

جو کسی نبی یا فرشتہ کی تنقیصِ شان کرے اُسے
سزائے موت دی جائے گی اور امام مالک اور
لیث اور احمد اور اسحٰق اسی قول کے قائلوں سے
ہیں۔ اور یہی مذہب امام شافعی کا ہے اور
امام محمد بن سحنون نے فرمایا کہ جو کسی نبی یا فرشتہ کو
بُرا کہے یا اُن کی شان گھٹائے وہ کافر ہے
اور اُس پر عذابِ الٰہی کی وعید نافذ ہے اور
تمام اُمت کے نزدیک اس کا حکم سزائے موت[1] ہے
**اور جو اس کے کافر اور معذّب ہونے
میں شک کرے خود کافر ہے** ۔ اور
امام مالک کے نصوص جو اُن سے ابن القاسم
اور ابو مصعب اور ابن ابی ادیس اور مطرف
وغیرہم نے روایت کیے اُن سے عمدہ ترین
کتبِ مذہب مثل کتابِ ابن سحنون اور
مبسوط اور عتبیہ اور کتاب محمد بن المواز وغیرہا
بھری ہوئی ہیں کہ جو بُرا کہے یا عیب لگائے
یا حضور کی تنقیصِ شان کرے اُس کا حکم
یہی ہے کہ سلطانِ اسلام اُسے قتل[1] کر دے گا
اور اُس سے توبہ نہ لے گا چاہے مسلمان ہو یا کافر۔
امام قاضی عیاض نے نص فرمایا کہ انہیں مذکورین
کے حکم میں یہ بھی داخل ہے کہ نبی صلّی اللہ تعالیٰ

[1] آئندہ صفحہ پر

يَنفِيَ ما يجب له مما هو في حقه نقيصة مثل ان يغُض من مرتبته او شَرَف نسَبه او وُفور علمه او زهده فحكم هذا الوجه كالاول القتل[ل] دون تَلَعْثُمٍ ثم قال اعلم ان مشهور مذهب مالك في الساب وقول السلف وجمهور العلماء قتله حدا لا كفرا ان اظهر التوبة ولهذا لا تقبل توبته ولا تنفعه استقالته وفيئته كانت توبته قبل القدرة عليه او بعدها قال القابسي يقتل بالسب ان اظهر التوبة لانه حدة مثله لابن ابي زيد وقال ابن سُحنُون لا تُزيل توبته

علیہ وسلم کے لیے جو بات لازم ہے اُس کا انکار کرے جس میں اُن کا نقصِ شان ہو جیسے اُن کے مرتبہ یا شرفِ نسب یا وفورِ علم یا زہد میں سے کچھ گھٹائے تو اُس کا حکم بھی پہلی باتوں کی مثل ہے کہ سلطان اسلام ایسے کو فوراً بلا توقف قتل[ل] کرے پھر فرمایا معلوم رہے کہ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مشہور مذہب تنقیص شانِ اقدس کرنے والے کے بارے میں اور وہی قول سلف اور جمہور علما کا ہے یہ ہے کہ اگر وہ توبہ ظاہر کرے اُس حال میں بھی اُس کا قتل[ل] کیا جانا بر بنائے سزا ہے نہ بر بنائے کفر (کہ کفر تو توبہ سے زائل ہو گیا مگر جو جرم حق العباد سے متعلق ہے اُس کی سزا توبہ سے بھی زائل نہیں ہوتی) ولہذا اُس کی توبہ قبول نہ کی جائے گی اور اُس کا معافی مانگنا اور رجوع کرنا اُسے نفع نہ دے گا۔ خواہ اُس پر قابو پانے کے بعد اُس نے توبہ کی یا قبل اس کے۔ قابسی نے کہا کہ تنقیصِ شان کرنے پر قتل[ل] کیا جائے گا اگرچہ توبہ ظاہر کرے اس لیے کہ یہ تو سزا ہے۔ اور ایسا ہی امام ابن ابی زید نے کہا۔ امام ابن سحنون نے کہا اُس کی توبہ اُس سے قتل کو دفع

[ل] هذا كله لسلطان الاسلام ايد الله نصره كما تقدم مرارا ١ه ترجمہ یہ سب سلطانِ اسلام کے لیے ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد قوی کرے جیسا کہ بارہا گزرا۔ ۱۲

عنه القتل وَ اما ما بينه و
بين الله فتوبته تنفعه
وَعلله عِياض بانه حقٌّ
للنبي صلى الله تعالى عليه
وسلم ولامته بسببه
لا تُسقطه التوبة كسائر
حقوق الآدميين وَجمع ذٰلك
العلامةُ خليل في قوله
وان سب نبيا او ملكا او
عرّض اولعن او عاب
او قذف او استخف
بحقه اوالحق به نقصا او
غضّ من مرتبته اووُفور
علمه او زهده او
اضاف له ما لا يجوز
عليه اونسب اليه
ما لا يليق بمنصبه
على طريق الذم
قُتِلَ ولم يُستتب
حدا فقال شُرّاحه
ان تاب او انكر وَالّا

نہ کرے گی ۔ یہ حکّام کے یہاں ہے ۔ ہاں وہ
معاملہ جو خاص اُس کے اور اللہ کے درمیان ہے
اُس میں اُس کی توبہ نافع ہے ۔ اور امام عیاض نے
اُس کی دلیل یہ بیان فرمائی کہ یہ نبی صلّی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلّم کا حق ہے اور اُن کے ذریعہ سے اُن کی
امت کا، تو توبہ اُسے ساقط نہ کرے گی جیسے
بندوں کے اور حقوق ۔ اور علامہ خلیل نے
اِن سب کو اپنے اس قول میں جمع کیا کہ اگر
کسی نبی یا فرشتہ کو بُرا کہے یا پہلو بچا کر اُس پر
طنز کرے یا لعنت کا لفظ منہ سے نکالے یا
عیب لگائے یا زنا کی تہمت رکھے یا اُس کے
حق کو ہلکا سمجھے یا کسی طرح کا نقصان نسبت
کرے یا اُس کے مرتبہ یا وفورِ علم یا زہد میں سے
کچھ گھٹائے یا اُس کی طرف وہ بات نسبت
کرے جو اُس پر روا نہیں یا مذمت کے طور پر
کوئی بات اُس کی طرف نسبت کرے جو اُس کی
شان کے لائق نہیں وہ براہ سزا قتل کیا جائے گا
اور توبہ نہ لی جائے گی ۔ شارحین نے کہا حاکم کا
صرف بر بنائے سزا اُسے قتل کرنا اُس حالت
میں ہے کہ وہ توبہ کرے یا حاکم کے سامنے
مکر جائے کہ میں نے ایسا کہا ہی نہیں ورنہ

قتل كفرا وقال عياض في عداد
ماهو من المقالات كفر ان منها
من جوز على الانبياء الكذب
فيما اتوا به ادعى في ذلك المصلحة
بزعمه ام لا فهو كافر باجماع
وكذلك من ادعى نبوة
احد مع نبينا صلى الله تعالى عليه
وسلم او بعده او ادعى النبوة
لنفسه او جوز اكتسابها
قال خليل او ادعى شركا
مع نبوته عليه الصلاة والسلام
او بعده او جوز اكتسابها
وكذلك من ادعى انه
يوحى اليه وان لم يدع
النبوة قال فهؤلاء كفار
مكذبون للنبي صلى الله تعالى
عليه وسلم لانه اخبر انه
خاتم النبيين وانه ارسل
كافة للناس واجمعت الامة
على ان هذا الكلام على ظاهره
وان مفهومه المراد منه

بر بنائے کفر قتل کرے گا۔ اور امام قاضی
عیاض نے کلماتِ کفر کے شمار میں فرمایا کہ وہ
بھی کافر ہے جو اُمورِ شریعت میں انبیاء علیہم
الصلاۃ والسلام کا کذب جائز مانے چاہے
اپنے زعم میں اُس میں کسی مصلحت کا ادّعا کرے
یا نہیں تو وہ باجماعِ اُمّت کافر ہے۔ ایسے ہی
جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں یا
حضور کے بعد کسی کو نبوّت ملنے کا ادّعا کرے یا
اپنی نبوّت کا دعویٰ کرے یا کہے نبوّت کسب سے
مل سکتی ہے۔ علامہ خلیل نے فرمایا جو حضور کی
نبوّت میں کسی کو شریک مانے یا حضور کے بعد
کسی کو نبی جانے یا کہے نبوّت کسی عمل سے
حاصل ہوسکتی ہے اور ایسے ہی جو اپنی طرف
وحی آنے کا دعویٰ کرے وہ بھی کافر ہے اگرچہ
مدّعی نبوّت نہ ہو۔ فرمایا کہ یہ سب کے سب
کافر ہیں، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب
کرتے ہیں۔ اس لیے کہ حضور نے خبر دی ہے کہ
وہ سب پیغمبروں کے ختم کرنے والے ہیں اور
یہ کہ وہ تمام جہان کے لیے بھیجے گئے۔ اور تمام
امت نے اجماع کیا کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر ہے
اور اس سے جو سمجھا جاتا ہے وہی مراد ہے

دون تاویل ولا تخصیص فلا شك فی كفر هؤلاء الطوائف كلها قطعاً اجماعاً وسمعاً قال سیدی ابرٰهیم اللقانی ؎

وخصّ خیرَ الخلق اَنْ قد تمّما
به الجمیعَ ربُّنا وعمّما

بعثتُه فشرعه لایُنسخ
بغیره حتی الزمان یُنسخ

وكذلك نقطع بتكفیر كل من قال قولاً یُتوصّل به الی تضلیل الامة وابطال الشریعة باسرها وكذلك نقطع بتكفیر مَنْ فضّل احداً علی الانبیاء قال مالك فی كتاب ابن حبیب وابن سُحْنُون وقال ابن القاسم وابن الماجشُون وابن عبد الحَكَم واَصْبَغ وسُحْنُون فیمن شتم احداً منهم او انتقصه قُتِل[له] ولم یُستتب وقال عیاض

نہ اُس میں کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔ تو اِن سب طائفوں کے کفر میں اصلاً شک نہیں یقین کی رُو سے اور اجماع کی رُو سے اور قرآن وحدیث کی رُو سے۔ ہمارے سردار ابراہیم لقانی نے فرمایا ؎

یہ فضل خاص سرورِ کونین کو دیا
حق نے کہ اُن کو خاتم جملہ رسل کیا

بعثت کو اُن کی عام کیا اُن کی شرع پاک
زائل نہ ہوگی دہر کو جب تک رہے بقا

اِسی طرح ہم یقین کرتے ہیں اُسے کافر کہنے پر جو ایسی بات کہے جس سے ساری اُمّت کو گمراہ ٹھہرانے یا تمام شریعت کو باطل کرنے کی طرف راہ پیدا ہو۔ اِسی طرح ہم یقین کرتے ہیں اُس کے کافر ہونے پر جو تمام جہان میں کسی کو انبیاء علیہم الصّلاۃ والسّلام سے افضل بتائے۔ امام مالک نے بروایت ابن حبیب وابن سُحنون اور ابن القاسم وابن الماجشُون وابن عبدالحکَم واَصبغ وسُحنون نے اُس کے حق میں جو انبیاء علیہم الصّلاۃ والسّلام میں سے کسی کو بُرا کہے یا اُن کی شان گھٹائے حکم دیا کہ اُسے سزائے[له] موت دی جائے اور اُس سے توبہ نہ لی جائے۔ اور امام قاضی عیاض نے

[ع] ہاں توبہ سے کفر مٹ جائے گا، مسلمان ہوجائے گا، جہنم ابدی سے نجات پائے گا اس قدر پر اجماع ہے تفصیل بحوالہ ردالمحتار وغیرہ تمہید ایمان ص۳۶ میں ہے۔ ۱۲ نوری دارالافتاء

[له] ای قتله سلطان الاسلام اید الله نصرهٗ ولم یعرض علیه التوبة وان تاب لم یسمع وامضیٰ حكمه فیه لان قتله حداً والحد لایسقط بالتوبة والحدود لایتولاها الا السلطان كما نصوا علیه اھ ترجمہ یعنی سلطانِ اسلام نصرہ اللہ تعالیٰ اُسے قتل کرے اور اس سے توبہ کو نہ کہے اور وہ توبہ کرے تو نہ سنے اور اپنا حکم اس میں جاری کرے اس لیے کہ اس کا قتل تو بطور حد ہے اور حد توبہ سے ساقط نہیں ہوتی اور حد جاری کرنے کا اختیار صرف سلطان کو ہے جیسا کہ علماء نے تصریح فرمائی۔ ۱۲

بعد تحریر عقود الانبیاء فی التوحید
والایمان والوحی وعصمتهم فی
ذلک فاما ما عدا ذلک من عقود
قلوبهم فجماعها انها مملوءة علما و
یقینا علی الجملة وانها قد احتوت
علی المعرفة والعلم بامور الدین
والدنیا مالاشیئ فوقه وقال ایضا
ومن معجزاته صلی الله تعالٰی
علیه وسلم ما اطّلع علیه من
الغیب وما یکون وذلک بحر
لایُدرَک قعرُه ولایُنزَف
غَمرُه من جملة معجزاته
المعلومة علی القطع الواصل
الینا خبرُها علی التواتر وهذا
لاینافی الآیات الدالة
علی انه لا یعلم الغیب
الا الله وَلَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ
لَاسْتَکْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ عہ
فان المنفی عِلمُهٗ من غیر
واسطة واما اطّلاعه علیه
باعلام الله له فامر متحقق

اس مسئلہ کی تنقیح کے بعد کہ انبیاء علیہم الصلاۃ
والسلام کے اعتقادات توحید وایمان ووحی کے
بارے میں ہمیشہ پاک ومنزّہ ہوتے ہیں اور وہ
اس باب میں غلط وخطا سے معصوم ہیں یہ فرمایا کہ
اِن امور کے سوا اُن کے باقی عقائد کی مجموعی
حالت یہ ہے کہ وہ ہر بات میں علم ویقین سے
بھرے ہوئے ہیں اور یہ کہ وہ تمام امورِ دین و
دنیا کی معرفت وعلم پر ایسے حاوی ہیں جس سے
بڑھ کر متصور نہیں نیز فرمایا نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ
وسلم کے معجزات سے ہے حضور کا جاننا غیب کو
اور جو کچھ ہونے والا ہے سب کو، اور یہ وہ سمندر ہے
جس کا گہراؤ معلوم نہیں ہو سکتا نہ اُس کا عظیم
پانی کھینچا جا سکے۔ اور یہ حضور کا غیب کو جاننا
حضور کے اُن معجزات سے ہے جو بالیقین
معلوم ہیں اور جن کی خبر بالتواتر ہم کو پہنچی ہے
اور یہ کچھ اُن آیتوں کے منافی نہیں جو بتاتی ہیں
کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور اگر میں
غیب جانتا تو بہت سی بھلائی جمع کر لیتا۔ کہ اِن
آیات میں نفی اِس کی ہے کہ حضور کا بغیر بتائے
غیب کو جاننا۔ رہا خدا کے بتائے سے حضور کا
غیب کو جاننا تو یہ امر تو یقینی ہے۔ اللہ تعالٰی فرماتا ہے

عہ طَلَعَ علیہ واَطْلَعَ علیہ واِطَّلَعَ علیہ بمعنی واحد ۔ صفحہ ۳۳۴ ۔ ۱۲

فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِہٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ وقال العضد فی عقائدہ ولا یجوز علی اللہ الجهل والکذب قال الدوانی والوجه فی دفع الاستناد الی جواز الخُلف فی الوعید اَنَّ اٰیاتِ الوعید مشروطة بشروط معلومة من الاٰیات الاُخر والاحادیث منها الاصرار وعدم التوبة وعدم العفو فیکون فی قوة الشرطیة فکأنه قیل العاصی اذا اصرّ ولم یتب ولم یُعْفَ عنه بالشفاعة وغیرها یکون مُعاقبا فعدمُ عقابه لعدم تحقق واحد من تلک الشرائط لا یستلزم کذبا او یقال المراد انشاء الوعید والتهدید لا حقیقة الاخبار فلا کذب ونقل عِیاض عن ابن حبیب واَصبغ

کہ اللہ اپنے غیب پر کسی کو مسلّط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ قاضی عضدالدین نے کتاب عقائد میں کہا کہ اللہ تعالیٰ کا جہل وکذب ممکن نہیں۔ علامہ دوانی نے اُس کی شرح میں کہا کہ خلف وعید جائز ہونے سے جو سند لے اُس کے دفع کی وجہ یہ ہے کہ وعید کی آیتیں اُن شرطوں سے مشروط ہیں جو اور آیتوں اور حدیثوں سے معلوم ہوتی ہیں۔ ازانجملہ یہ کہ عاصی اپنی معصیت پر جمارہے اور توبہ نہ کرے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ معاف نہ فرمائے، ان شرطوں کے ساتھ وعید ہے۔ تو وعید کے جتنے احکام ہیں معنًی قضیۂ شرطیہ ہیں۔ گویا یوں فرمایا گیا کہ عاصی اگر اصرار کرے اور تائب نہ ہو اور شفاعت وغیرہ معافی کی وجوہ بھی نہ پائی جائیں اُس حالت میں اُس پر عذاب ہوگا۔ تو ان شروطِ عذاب میں سے کسی شرط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے عذاب نہ ہو تو معاذاللہ اس سے کذب لازم نہیں آتا۔ یا یہ کہا جائے کہ اُن آیات سے مراد، وعید وتخویف کا انشا فرمانا ہے نہ حقیقۃً خبر دینا۔ تو کذب کا اصلاً دخل نہیں۔ امام قاضی عیاض نے ابن حبیب اور اصبغ

بن خلیل اثناء نازلۃ تتضمن الوقوعَ والعِیاذ باللہ فی الجناب الالٰہی مانصہ اَیُشْتَم ربٌّ عبدناہ ثم لا ننتصر لہ انا اذاً لعبیدُ سُوْءٍ ومانحن لہ بعابدین وذکر الانشریسی فی معیارہ حکی ابن ابی زید ان الرشید سأل مالکا عن رجل شتم وذکر النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وان فقہاء العراق اَفتَوْہ بجَلْدہ فغضِب مالک وقال یا امیر المؤمنین مابقاء الامۃ بعد نبیہا من شتم الانبیاء قُتِل ومن شتم الصحابۃ ضُرِب واللہ یمُنّ بحسن الاتباع ویحفظنا من الزیغ والزلل وسوء الابتداع ونرجو من فضل اللہ ووعدہٖ النجاۃَ من الوعید

بن خلیل سے ایک واقعہ کے بارے میں جس میں کسی ناپاک نے تنقیصِ شانِ الٰہی کی تھی نقل کیا کہ انھوں نے فرمایا۔ کیا وہ رب جس کی ہم عبادت کرتے ہیں گالی دیا جائے اور ہم انتقام نہ لیں جب تو ہم بہت بُرے بندے ہیں اور اُس کے پُوجنے والے ہی نہ ہوئے۔ انشریسی نے اپنی کتاب معیار میں ذکر کیا کہ ابن ابی زید نے نقل فرمایا خلیفہ ہارون رشید نے امام مالک سے اُس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے بدگوئی کی اور اُس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک لیا' اور یہ کہ فقیہانِ عراق نے اُسے کوڑے مارنے کا فتویٰ دیا ہے۔ امام مالک یہ سُن کر غضبناک ہوئے اور فرمایا امیر المؤمنین جب نبی کی تنقیصِ شان کی جائے تو پھر امّت کی زندگی کیسی۔ جو انبیاء کو بُرا کہے وہ قتل کیا جائے اور جو صحابہ کو بُرا کہے اُس کے لیے کوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اچھی پیروی دے کر احسان فرمائے۔ اور ہمیں کجی اور لغزش اور بُری بدعتوں سے بچائے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور وعدوں سے ہم اُمید کرتے ہیں کہ جو وعیدیں اُس نے اپنے عدل سے

لہ رجلُ سوء بالفتح: ای رجل عمل سوء ق ا ت صفحہ ۱۷۵ - ۱۲۱۰

بعدله ؛ بجاه المشفّع یوم
العرض والقیام ؛ خاتم الانبیاء
والرسل علیه وعلیهم افضل
الصلاة والسلام ؛ وعلیٰ
اٰله وصحبه الهادین المهدیین ؛
ومن اقتفی اثرهم الیٰ یوم الدین ؛
رقمه حلیف العجز والتقصیر ؛
المفتقر لعفو ربه القدیر ؛ عبده
محمد العزیز الوزیر ؛ الاندلسی اصلا
والتونسی مولدا ومنشأ والمدنی
قرارا ثم بفضل الله مدفنا
تحریرا فی ۵ ثانی ربیعین
سنة ۱۳۲۴ھ

مقرر فرمائی ہیں اُن سے ہمیں نجات بخشے ،
اُن کا صدقہ جو پیشی اور قیام کے دن شفاعت
قبول کیے گئے اور انبیاء و رسل کے ختم کرنے
والے ہیں ۔ اُن پر اور سب پیغمبروں پر بہتر درود
سلام اور اُن کے آل واصحاب پر کہ راہ یاب
رہنما ہیں اور قیامت تک اُن کے پیرووں پر ۔
اسے لکھا اُس نے جو عجز و تقصیر کے ساتھ
دوستی کا عہد باندھے ہے اپنے رب قدیر کی
معافی کے محتاج ، بندۂ خدا محمد عزیز وزیر نے
جس کے آبا و اجداد شہر اندلس کے ہیں اور
تونس میں پیدا ہوا اور مدینہ طیبہ کا ساکن ہے
پھر بفضل خدا یہیں دفن ہوگا ۔ مرقوم ۵ ربیع الآخر
۱۳۲۴ھ ۔

(۳۳) صورة ما سطره من فی العلم تصدره ؛
وفی الدرس تقرره ؛ ودقق النظر ؛ و
ورده وصدره ؛ بتوفیق من القادر ؛
الشیخ الفاضل عبد القادر ؛ توفیق
الشلبی الطرابلسی الحنفی ؛ المدرس
بالمسجد الکریم النبوی ؛ منحه
الله تعالیٰ من فیضه القوی ؛

تقریظ اُن کی جو علم میں صدر رہنے اور
مدرس ٹھہرے اور غور کیا اور مدارکِ
علم میں آمد و رفت کی قدرت والے کی
توفیق سے حضرت فاضل عبد القادر
توفیق شلبی طرابلسی حنفی مسجد کریم نبوی میں
مدرس اللہ تعالیٰ انہیں اپنے
فیضِ قوی سے عطا دے ۔

عه طرابلس ، بفتح الطاء وضم الباء و اللام ت ۱۳۳۸ھ ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ ؛ والصلاۃ
والسلام علی من لا نبی بعدہ ؛
وعلی آلہ وصحبہ ؛ واتباعہ
وحزبہ ؛ **اما بعد** فاذا ثبت
وتحقق ما نُسِب لھؤلاء القوم وھم
غلام احمد القادیانی وقاسم النانوتی
ورشید احمد الکنکوھی وخلیل احمد
الانبھتی واشرفعلی التانوی واتباعھم
مماھو مبیّن فی السؤال نعتقد
ذلک یحکم بکفرھم واجراء
احکام المرتدین علیھم و
ان لم تجرِ فیلزم التحذیر منھم
والتنفیر عنھم ؛ علی المنابر
وفی الرسائل ؛ والمجالس و
المحافل ؛ حسما لمادۃ شرھم ؛
وقطعا لجرثومۃ کفرھم ؛ و
خشیۃً من ان تسری روح
الضلالۃ فی العالم ؛ من مؤمنی بنی
آدم ؛ وانما قیدنا بالثبوت والتحقیق
لان التکفیر فجاجۃ خطرۃ ؛ و

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں ایک اللہ کو۔ اور درود وسلام
اُن پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں اور اُن کے
آل واصحاب وپیروان وگروہ پر۔ حمد وصلاۃ
کے بعد جب کہ ثابت ومتحقق ہوا جو ان کی
طرف نسبت کیا گیا اور وہ غلام احمد
قادیانی اور قاسم نانوتوی اور رشید احمد
گنگوہی اور خلیل احمد انبہٹی اور اشرفعلی تھانوی اور
اُن کے ساتھ والے ہیں اور وہ جو سوال میں
بیان ہوا تو **بیشک یہ اُن کے کفر پر
حکم کرتا ہے**۔ اور یہ کہ مرتدوں کا جو حکم ہے
یعنی حاکم کا ان کو قتل کرنا اُن پر جاری کیا جائے
اور اگر یہ حکم وہاں جاری نہ ہو تو واجب ہے کہ
مسلمانوں کو اُن سے ڈرایا جائے اور اُن سے
نفرت دلائی جائے منبروں پر اور رسالوں میں
اور مجلسوں اور محفلوں میں، تاکہ اُن کے شر کا
مادہ جل جائے اور اُن کے کفر کی جڑ کٹ جائے،
اس خوف سے کہ کہیں اُن کی گمراہی کی رُوح
اسلامی دنیا کی طرف سرایت نہ کرے۔ اور
ہم نے ثبوت وتحقیق کی قید اس لیے
لگا دی کہ تکفیر کی راہوں میں خطرہ ہے اور

مهايعه وَعِرة[عه] ؛ لم تسلکه ساداتنا العلماء الابنور الاثبات ؛ والاعتماد على قواطع براهين الائمة الاثبات ؛ لا بمجرد تخمين واخبار ؛ مرتقبين يوما تشخص فيه الابصار ؛ وصلى الله تعالى على سيدنا محمد و على اٰله وصحبه وسلم امر برقمه العبد الضعيف عبدالقادر توفيق الشلبي الطرابلسی ؛ المدرس الحنفی فی المسجد النبوی ۔

اُس کے راستے دشوار گزار ہیں، ہمارے سردار علماء راہ تکفیر اُس وقت چلے ہیں جب کہ نور ثبوت پایا اور ائمۂ مجتہدین کی قطعی حجتوں پر اعتماد فرمایا نہ مجرد اندازے اور خبر سے، اُس دن کا خوف کرتے ہوئے جس میں آنکھیں پھٹ کر رہ جائیں گی ۔ اور اللہ تعالےٰ درود وسلام بھیجے ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب پر۔ اس کے لکھنے کا حکم دیا بندۂ ضعیف عبدالقادر توفیق شلبی طرابلسی نے کہ مسجد نبوی میں حنفیوں کا مدرس ہے ۔

[عه] وَعِرة : وَعِر صیغۂ صفت ہے ۔ تا لگا کر جمع کے لیے استعمال ہوا ۔ جیسا کہ اسی کے ہم معنیٰ اَلْوَعْر سے تاء لاحق کر کے جمع کے لیے استعمال کئے ہیں ۔ تاج العروس میں ہے المَضَایِقُ الوَعْرة بالتسکین ۔ ۱۲ ن